دینی، دعوتی، علمی، ادبی، تحقیقی، فکری اور اصلاحی ترجمان

ماھنامہ

نقوش اسلام

نقوش اسلام کی خاص اشاعت

ہندو بھائی اور ہندو مذہب

Issue.No.1,2,3	(March.April. May 2016) مارچ/اپریل/مئی ۲۰۱۶ء	VOL.No.11

مجلس سرپرستان

مرشد الامت حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی
ولی مرتاض حضرت مولانا سید مکرم حسین سنسارپوری
عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عبدالقیوم رائے پوری
پیر طریقت حضرت مولانا محمد طلحہ کاندھلوی

مجلس مشاورت

مولانا سعید الرحمٰن اعظمی ندوی مولانا سید واضح رشید حسنی ندوی
مولانا بلال عبدالحئی حسنی ندوی مولانا محمد عامر صدیقی ندوی
مولانا محمد احمد صالح جی الحاج موسیٰ اسماعیل درسوت
مولانا حافظ محمد ایوب، مولانا حسن مرچی، مولانا محمد زکریا پٹیل
مولانا یحییٰ بام، مولانا رشید احمد ندوی، مولانا محمد منذر ندوی

مجلس ادارت

❁ مولانا سید محمود حسن حسنی ندوی ❁ مولانا محمد عمر قاسمی مجاہد پوری ❁ مولانا حمید اللہ قاسمی کبیر نگری

چیف ایڈیٹر	مدیر انتظامی	مدیر معاون
محمد مسعود عزیزی ندوی	حافظ عبدالستار عزیزی	ڈاکٹر مرغوب عالم عزیزی

شرح خریداری

ہندوستان کے لیے

یہ شمارہ............۶۰/روپے
فی شمارہ............۲۰/روپے
سالانہ............۲۴۰/روپے
خصوصی............۵۰۰۰/روپے
ایشیائی، یورپی افریقی وامریکی ممالک کے لیے ۵۰/ڈالر

ترسیل زر اور خط وکتابت کا پتہ

NUQOOSH-E- ISLAM
MUZAFFARABAD.SAHARANPUR.247129
(U.P)INDIA. Cell.09719831058
E.mail : nuqooshe_islam@yahoo.co.in
masood_azizinadwi@yahoo.co.in
www. nuqoosheislam.com , www. mifiin.org
ماہنامہ ''نقوش اسلام'' مظفرآباد، سہارنپور 247129 (یوپی) انڈیا

رسالہ کے جملہ امور سے متعلق اس نمبر پر رابطہ کریں: **09719639955**

منیجر توسیع واشاعت: قاری محمد صالحین
Mob: 09813806392

Markazu Ihyail Fikril Islami , A/C No. 30416183580,S.B.I
Monthly Nuqoosh-e-Islam, A/C No. 30557882360,S.B.I

PRINTED, PUBLISHED AND OWNED: MD FURQAN
PRINTED AT LUXMI PRINTING PRESS SAHARANPUR
EDITOR: MD FURQAN

Files\A017.TIF not found. Files\A025.TIF not found. Files\A017.TIF not found.

خصوصی اشاعت — اس شمارے میں — **ہندو بھائی اور ہندو مذہب**

عناوین	صفحہ
اداریہ	۳
ہندو بھائی اور ہندو مذہب-ایک تعارف — محمد مسعود عزیزی ندوی	
پیام انسانیت	۵
دعوتِ دین......کیسے اور کیونکر — الحاج انجینئر قمر الدین خان، ممبئی	
ہندو بھائی کون ہیں؟	۷
سناتن دھرم کی مذہبی کتابیں	۹
سناتن دھرم کی کتابوں میں توحید کا بیان	۱۳
ہندو بھائی مورتی پوجا کیوں کرتے ہیں؟	۱۶
سناتن دھرم کی کتابوں میں آخرت کا بیان	۱۸
سناتن دھرم کی کتابوں میں پیغمبروں کا بیان	۲۱
سناتن دھرم کی کتابوں میں نبی کریم ﷺ کے متعلق پیشین گوئی	۲۸
شری رام اور شری کرشن جی کون ہیں؟	۳۶
سناتن دھرم کی کتابوں میں خانہ کعبہ کا ذکر	۳۹
قرآن کریم میں ہندو قوم کا ذکر	۴۲
بھگوت گیتا کی دعوت وتبلیغ کے کام میں اہمیت	۴۴
قرآن کریم اور ویدوں کی ایک جیسی تعلیمات	۴۹
برما-ایک عبرت کا مقام	۵۳
دعوت وتبلیغ کا کام کیسے کریں؟	۵۵
دعوت وتبلیغ کے لئے کچھ اہم کتابیں	۵۷
انکشاف	۵۹
لفظ ہندو اور قوم ہندو کے بارے میں تحقیق — حمید اللہ قاسمی کبیر نگری	

ماہنامہ ''نقوش اسلام'' کے لئے شرح اشتہار

ٹائٹل صفحہ آخر رنگین	(فل سائز)	............۳۰۰۰
// // اول اندرونی	// //	............۲۵۰۰
// // آخر اندرونی	// //	............۲۰۰۰
صفحہ اندرونی	(فل سائز)	............۱۰۰۰
آدھا صفحہ اندرونی		............۶۰۰
1/4 صفحہ //		............۴۰۰

○ اس دائرے میں سرخ نشان اس بات کی علامت ہے کہ اسی رسالہ کے ساتھ آپ کی سالانہ مدت خریداری پوری ہو رہی ہے، لہٰذا آئندہ کے لیے جلد ہی زر تعاون مبلغ ۲۴۰/روپئے ارسال فرمائیں، تاکہ رسالہ کو جاری رکھا جاسکے۔ (ادارہ)

نوٹ: شائع شدہ مضامین سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں، ہر قسم کی چارہ جوئی کا حق صرف عدالت سہارنپور کو ہی ہوگا۔

پرنٹر پبلیشر: محمد فرقان نے لکشمی آفسیٹ پریس سہارنپور میں طبع کرا کے دفتر ماہنامہ نقوش اسلام مظفر آباد سے شائع کیا

کمپوزنگ: عزیزی کمپیوٹر سینٹر: مرکز احیاء الفکر الاسلامی مظفر آباد، سہارنپور، یوپی (الھند)

اداریہ

نقوش اسلام کی خصوصی اشاعت

ہندو بھائی اور ہندو مذہب ← ایک تعارف

محمد مسعود عزیزی ندوی

امت محمدیہ علی صاحبہا الصلاۃ والتسلیم امت دعوت ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی دھرتی پر جتنی بھی قومیں آباد ہیں، ان کو بیدار کرنا، ان کو صراط مستقیم کی طرف گامزن کرنا، ان کو زندگی گزارنے کے صحیح اصول سے روشناس کرانا، ان کو اپنے خالق سے مربوط کرنا، پروردگار کے حقوق سے ان کو آگاہ کرنا، اور مالکِ ارض وسماں کی بندگی کرنے پر ابھارنا، سارے جھوٹے معبودان باطل سے منھ موڑ کر ایک حقیقی اور صحیح معبود کی طرف رہنمائی کرنا، وہ معبود جو ابراہیم واسحاق اور اسماعیل علیہم السلام کا معبود تھا، جو تنہا، یکتا اور اکیلا ہے، جس کی ذات وصفات میں کوئی شریک نہیں ہے، اس حقیقی معبود اور اللہ کی طرف بلانا یہ سب کام امت محمدیہ کا ہے۔

ظاہر ہے جب خالق کون ومکاں نے امت دعوت کو اتنی بڑی ذمہ داری سونپی ہے، اور اس کو یہ عظیم اعجاز ملا ہے کہ لوگوں کو اچھائیوں کی طرف بلائے اور برائیوں سے روکے، تو اس بڑے اعجاز اور بڑی ذمہ داری کی وجہ سے اس کا مقام ومرتبہ بھی عظیم ہوا، اور اس کی یہ ذمہ داری بھی بڑی عظیم اور اہم ہوئی، امت کی اس عظمت اور مقام کی وجہ سے اس پر یہ فریضہ عائد ہوتا ہے کہ وہ اپنے مخاطب اور اپنے مدعو یعنی جس کو وہ دعوت دینے کی مکلّف کی گئی ہے، اس کے احوال وآثار، اس کے عقائد ونظریات اور اس کی کتابوں کی پیشن گوئیاں اور اس کے اصول وضوابط خود اس کی کتابوں کی روشنی اور اس کے کردار ونظریات کی روشنی میں کیا کیا ہیں؟ ان کو سمجھے، ان پر غور کرے، اور ان سے ایک حد تک واقفیت حاصل کرے، اور بلاشبہ داعی کی دعوت اس وقت زیادہ مؤثر اور اثر انگیز ثابت ہوتی ہے جب وہ اپنے مخاطب اور مدعو کے حالات اور اس کی نفسیات سے بخوبی واقف ہو، اور اپنے اخلاق وکردار اور منطقی دلائل سے مدعو کو یہ باور کرائے کہ سچی بات یہی ہے جو میں آپ سے کہہ رہا ہوں، سیدھا راستہ یہی ہے جو میں آپ کو بتلا رہا ہوں، اسی راستے میں آپ کی نجات کا راز مضمر ہے۔

داعی کیلئے سب سے پہلے ضروری ہے کہ وہ اپنے آپ کو اخلاق حسنہ سے مزین کرے، داعی اسلام حضرت مولانا الیاس رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دفعہ فرمایا کہ ''اسلامی تاریخ کے ہر صفحہ سے یہ بات بھی ثابت ہے کہ اسلام کی عمومی اشاعت اخلاق محمدیؐ کے ذریعہ سے ہوئی ہے، لہٰذا اس دور میں بھی عمومی طور پر اغیار میں دین کی کشش کیلئے اخلاق محمدی کا ہونا ضروری ہے، اور جب تک یقین اور علم نبوت کے مطابق عبادات درست نہ ہو جائیں اخلاق نہیں آتے، اور جب تک ہم میں اخلاق نہیں آئیں گے، دوسروں

میں دین کے لئے عمومی طور سے کشش پیدا نہیں ہوگی''، مزید یہ بھی فرمایا کہ ''انفرادی طور سے ہر دور میں کچھ صالح روحیں رہیں گی جو اسلام کو قبول کرتی رہیں گی، اوران صالح روحوں کے قبول اسلام کے مختلف اسباب ہوں گے''، اسی لئے جب داعی بھی اعلی کردار اور اخلاق حسنہ کا حامل ہوگا، اور مدعو کے کردار ونفسیات اوراس کے عقائد ونظریات سے بخوبی واقف ہوگا تو اس کی دعوت انشاء اللہ ضرور رنگ لائے گی اور مخاطب کے لئے اثر انگیز ثابت ہوگی، اور باری تعالی کے لطف سے کیا بعید ہے کہ وہ اس کی ہدایت کا ذریعہ بن جائے اور وہ راست پر آ کر ہمیشہ ہمیش کی جنت کی لازوال نعمتوں سے بہرہ ور ہوجائے اور دائمی آگ سے نجات پا جائے۔

اس ضرورت اور تقاضے کے پیش نظر ''نقوش اسلام'' اپنی یہ خصوصی اشاعت ''ہندو بھائی اور ہندو مذہب'' قارئین کی خدمت میں پیش کررہا ہے، اس اشاعت میں ہمارے دوست الحاج انجینئر قمرالدین خانصاحب نے برادران وطن کا تعارف کرانے کی غرض سے یہ مضامین ترتیب دئے جن کا واحد مقصد ہے کہ ایک مسلمان اپنے ہندو بھائی، اوراس کے مذہبی نظریات وعقائد سے واقفیت حاصل کرے، اوراس کو اس کی کتابوں کی روشنی میں بتلائے کہ دیکھئے آپ اصل میں کون تھے؟ آپ کا کیا مقام تھا؟ آپ کی حقیقت کیا تھی؟ مگر مرور زمانہ، گردش ایام، مذہبی رسم ورواج اور بدعات وخرافات نے آپ کو مذہب سے کتنا دور کردیا، آپ اپنا اصل چہرہ دیکھئے، آپ کی ذمہ داری کیا تھی، اور آپ کیا ہوگئے، اس طرح ان کو ان کا بھولا ہوا سبق یاد دلانے سے اور ان کو ان کا صحیح تعارف کرانے سے امید کی جاتی ہے کہ اچھے نتائج سامنے آئیں گے اور جس ضرورت کے تحت یہ خصوصی اشاعت پیش کی جارہی ہے، اس میں بھرپور کامیابی ہوگی، انشاء اللہ۔

صوفی رائے پوری کی وفات

حافظ عبدالرحیم صاحب ملا (لندن) نے اطلاع دی کہ گجرات کے ضلع نوساری کے گاؤں ''بھتائی'' میں ایک بزرگ الحاج احمد صوفی رائے پوری کے نام سے رہتے تھے، ان کا ۸/اپریل ۲۰۱۶ء بروز جمعہ کو انتقال ہوگیا ہے، انا للہ وانا الیہ راجعون، تمام قارئین سے ان کے لئے مغفرت کی اور بلندیٔ درجات کی دعا کی درخواست ہے۔

مرحوم کا تعلق خانقاہ رائے پور سے بڑا عقیدتمندانہ تھا، ان کے بارے میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رائے پوریؒ نے کہا کہ آپ بھی باہر نکل کر گھوم لیا کریں، تو انہوں نے کہا کہ حضرت! میں تو خانقاہ میں ذکر اور عبادت کرنے کیلئے آیا ہوں اِدھر اُدھر گھومنے پھرنے کیلئے نہیں آیا ہوں، اس پر حضرت رائے پوریؒ نے فرمایا کہ عجیب صوفی جی ہیں، اسی وقت سے آپ صوفی صاحب کے نام سے مشہور ہوگئے تھے، گجرات کے علاقے میں آپ صوفی رائے پوری کے نام سے جانے جاتے تھے، ابھی ۲۲/اکتوبر ۲۰۱۵ء کو حافظ عبدالرحیم صاحب ملا کے ساتھ حضرت مولانا مفتی محمد مسعود عزیزی ندوی صاحب کی معیت میں صوفی رائے پوری کی مزاج پرسی کیلئے ان کے دولت خانہ پر جانا ہوا تھا، صوفی صاحب، صاحبِ فراش تھے، صوفی صاحب کی گاڑی پر ''صوفی رائے پور'' اور مکان پر بھی ''گلشن صوفی رائے پور'' لکھا ہوا دیکھا، اللہ تعالی مرحوم کے درجات کو بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (ادارہ)

دعوت دین...... کیسے اور کیونکر

جناب الحاج انجینئر قمر الدین خانصاحب، سونا پور بھانڈوپ، ممبئی

ابن بطوطہ عالم، حافظ، انتہائی ذہین اور بہادر انسان تھا، وہ مراقش کا رہنے والا تھا، ۲۱ سال کی عمر میں اپنے گھر سے سن ۱۳۲۵ء عیسوی کو سیاحت کے مقصد سے نکلا اور ۲۸/سال تک سیاحت کرتا رہا، اس نے عرب ممالک افریقہ، مغربی یورپ، ایران، افغانستان، ہندوستان، مالدیپ اور سری لنکا سے ہوتے ہوئے چین تک سفر کیا، بالآخر اس نے اپنے وطن واپس پہنچ کر اپنا سفرنامہ لکھا، جو تاریخی معلومات کا خزانہ ہے، سبق اور عبرت حاصل کرنے والوں کیلئے ایک بہترین ذریعہ ہے، اُس سفرنامہ کے ذریعے سے جو بات آپ کو کہنا چاہتا ہوں وہ مندرجہ ذیل ہے:

آج سے سات سو سال پہلے جب ابن بطوطہ سیاحت کررہا تھا تو سفر کے دوران اُس کی آمدنی کا کوئی ذریعہ نہ تھا، مشہور ہونے سے پہلے کئی سالوں تک وہ راستے میں مسجدوں اور خانقاہوں میں قیام کرتا رہا، اپنے ۲۸/سال کے سفر میں اسے کبھی مالی پریشانی نہیں ہوئی، وہ مسلمانوں کی مہمان نوازی اور امداد کی وجہ سے کبھی کبھی امیر بھی ہوجاتا تھا، یعنی اس وقت کے مسلمان مہمان نواز اور سخی تھے۔

سات سو سال پہلے ہندوستان اور چین جیسے ممالک کے دور دراز علاقوں میں مسلمانوں کی تعداد اور آبادیاں بہت کم تھیں، مسلمان ایماندار تاجر تھے اور سماج کا بھلا کرنے والے تھے، اس لئے چین اور ہندوستان کے غیر مسلم سماج میں بھی عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے اور کوئی انہیں پریشان نہ کرتا تھا۔

مالدیپ کی پوری آبادی مسلمانوں کی تھی، اسلامی حکومت تھی اور حکومت کی اپنی کوئی فوج نہ تھی، مگر لوگ انتہائی نیک اور دین دار تھے، مالدیپ سمندر کے بیچ سیکڑوں جزیروں پر مشتمل ایک ملک ہے اور سمندری سفر کے ذریعے ہی لوگ کہیں آجا سکتے تھے، وہ زمانہ سمندری قزاقوں کے عروج کا زمانہ تھا، قزاق وہاں سے گزرنے والے اکثر جہازوں کو لوٹ لیتے تھے، مگر کبھی وہ مالدیپ کے تاجروں کا جہاز نہ لوٹتے؛ کیونکہ ان کا تجربہ تھا کہ ان کا مال لوٹنے کے بعد قزاقوں پر آسمانی مصیبتیں ٹوٹ پڑتی ہیں (اس بات کا ذکر ابن بطوطہ کے سفرنامہ میں ہے) ابن بطوطہ اپنے ۲۸ سال کے سفر میں ڈاکوؤں کے ذریعے کبھی لوٹا نہیں گیا، مگر جیسے ہی اس نے ایک ہندوستانی راجا سے مل کر مالدیپ پر حملہ کرنے کی سازش رچی، اس راجا کا بخار سے انتقال ہوگیا اور ابن بطوطہ کو اگلے ہی سمندری سفر میں قزاقوں نے پوری طرح سے لوٹ کر ساحل پر چھوڑ دیا، اس وقت اس کے جسم پر صرف ایک پائجامہ تھا، قزاقوں نے قمیص تک اُتار لی تھی، یعنی جب انسان اللہ کی مرضی پر چلتا ہے، تو وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں بھی ہوجاتا ہے اور اس کی طرف اُٹھنے والے ہاتھوں کو اللہ روکتا رہتا ہے اور حفاظت کرتا رہتا ہے اور دشمنوں کو سزا بھی دیتا ہے۔

۶۰۰ سال پہلے مسلمان عمل سے مسلمان تھے اس لئے وہ غنی، سماج میں عزت دار اور اللہ کی پناہ میں تھے، آج مسلمان صرف پیدائشی مسلمان اور اسلام سے دور ہے اس لئے غریب، ذلیل اور مصیبت کا مارا ہے، حضرت یوسف علیہ السلام جب مصر کے گورنر ہوئے تو حضرت یعقوب علیہ السلام کے ساتھ ان کی قوم بھی مصر میں آ کر بس گئی، مصر کی خوشحالی نے انھیں اسلام سے دور کر دیا تو پوری قوم کو مصریوں نے غلام بنالیا، وہ ان کے بیٹوں کو ذبح کر دیتے اور لڑکیوں کو زندہ رکھتے تا کہ خادمہ وغیرہ کا کام لے سکیں، بنی اسرائیل تعداد میں چھ لاکھ تھے اور تین سو سال تک مصریوں کے غلام رہے۔اور ظلم اور تشدّد سہتے رہے، کیا آج مسلمانوں کا حال کچھ ایسا ہی نہیں ہے، آج ایک مسلم نوجوان کو مارنا مکھی مارنے سے آسان ہے اور مسلم آبادیوں کی سیکڑوں مسلمان لڑکیاں ممبئی شہر کے شراب خانوں میں کام کرتی ہیں، اگر ہمیں کھوئی ہوئی عزت اور اللہ تعالیٰ کی حفاظت واپس چاہئے تو پھر سے اسلام پر چلنا ہوگا اور دنیا کا بھلا کرنے والا بننا ہوگا۔

ہم دنیا کا بھلا کرنے والے کیسے بنیں؟ اس کے تین طریقے ہیں: (۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ دنیا کے سارے لوگ اللہ تعالیٰ کا کنبہ (فیملی) ہیں اور وہ بندہ اللہ تعالیٰ کا محبوب بندہ ہے جو لوگوں کی خدمت کرتا ہے''۔(مشکوۃ شریف)

(۲) اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ تم ایسی قوم ہو جو لوگوں کو بھلائی کی طرف بلاتے اور برائی سے روکتے ہو۔(سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۱۰)

تو روزمرہ کی زندگی میں ہم خلوص کے ساتھ دنیا کا بھلا کرنے کی نیت کریں اور کوشش کریں اور دعوت کا وہ کام جس مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہم کو پیدا کیا تھا اس دعوت کے کام کو ہم زندگی کا مقصد بنائیں اور خلوص کے ساتھ کوشش بھی کریں، تو انشاء اللہ اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے اپنے دین کی دعوت کا کام بھی ہم سے لے گا۔

(۳) ہم دعوت کا کام تب ہی اچھی طرح کر سکتے ہیں جب ہم مدعو کو اچھی طرح جانتے ہوں، ہم ہندوستان میں رہتے ہیں تو ہندو بھائی مدعو ہوئے، یہ کتاب اس لئے لکھی گئی ہے کہ ہم مدعو یعنی ہندو بھائی کو اچھی طرح جانیں، تا کہ دعوت کا کام بہتر طریقے سے انجام دے سکیں، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے دین کی دعوت کی صحیح سمجھ عطا کرے اور تمام اُمتِ مسلمہ کو دنیا و آخرت میں کامیاب کرے۔آمین

آپ کا بھائی
قمرالدین خان
khanqs1961@gmail.com

ہندو بھائی کون ہیں؟

ایک فرانسی مصنف ڈیو بائیس نے ایک لمبے عرصے تک ہندو مذہب اوران کی تہذیب کا مطالعہ کیا اور ایک ضخیم کتاب لکھی جس کا نام ہے، ہندو مینرس کسٹمز اور سیریمنیز (Hindu Manner Customs And Ceremonies) یعنی ہندوؤں کے زندگی کا طریقہ رواج اور تہوار، اس کتاب میں انھوں نے اپنے تحقیق سے ثابت کیا ہے کہ ہندو بھائی حضرت نوح علیہ السلام کی قوم ہیں، نیز ہندو بھائیوں کے حضرت نوح علیہ السلام کی قوم ہونے کی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) ہر مذہب کے لوگوں کا سال یا سن ان کے پیغمبر سے جڑا ہوتا ہے، جیسے مسلمانوں کا سال (ہجری) نبی کریم محمد ﷺ کے ہجرت کے سال سے شروع ہوتا ہے، عیسائیوں کا سال (انکے عقیدہ کے مطابق) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات سے شمار کرتے ہیں، اس طرح ہندو قوم اپنے اہم واقعات کے وقت کو حضرت نوح علیہ السلام کے وقت آنے والے سیلاب کے اختتام سے گنتے ہیں، ہندو بھائی موجودہ یگ کو کلیگ کہتے ہیں، وہ اسی سیلاب کے بعد سے شروع ہوا ہے۔

(۲) ہر مذہب میں ان کے مذہبی قوانین کی ایک کتاب ہوتی ہے، جو انھیں ان کے پیغمبر کے ذریعے ملتی ہے، ہندو مذہب کے قوانین کی کتاب کا نام منو اسمرتی ہے اور اس کتاب کا تعلق منو (یا حضرت نوح علیہ السلام) سے ہے۔

(۳) دنیا کی تمام قوموں کو دو طرح کی نسلوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(۱) سامی نسلیں (Semetic Races)

(۲) غیر سامی نسلیں (Non- Semetic Races)

سامی نسلیں، یہودی، عیسائی اور عرب میں آباد بنی اسماعیل علیہ السلام کے لوگ ہیں، غیر سامی نسلیں آرین نسل ہے، قرآن کریم کی ایک آیت اس طرح ہے (ترجمہ): ''یہی وہ انبیاء ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے فضل وکرم کیا جو اولادِ آدم میں سے ہیں اور ان لوگوں کی نسل سے ہیں جنہیں ہم نے نوحؑ کے ساتھ کشتی میں چڑھا لیا تھا اور اولادِ ابراہیم و یعقوب سے اور ہماری طرف سے راہ یافتہ اور ہمارے پسندیدہ لوگوں میں ہیں۔ (سورۃ مریم آیت نمبر ۵۸)

اس آیت میں دو نسلوں کا ذکر ہے، پہلی نسل وہ جو حضرت نوح علیہ السلام کے ساتھ تھے اور دوسری نسل وہ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام کے ساتھ تھے، اسی طرح حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کو سامی نسلوں میں شامل نہیں کیا گیا ہے؛ بلکہ ایک الگ نسل بتایا گیا ہے، یہ دوسری غیر سامی نسل آرین ہیں، جو ہندوستان کے اکثر علاقوں میں آباد ہیں، اس بات سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام ہندوستانی علاقے میں ہی مبعوث ہوئے تھے اور ہندوستانی آرین قوم ہی آپ کی قوم ہے۔

(۴) ہندو مذہب کی مارکنڈیہ پُران (मार्कण्डेय पुराण) متسیہ پران (मत्स्य पुराण) اور کئی کتابوں میں ایک عظیم سیلاب کا ذکر ہے جس میں ساری دنیا ڈوب گئی تھی، اس عظیم سیلاب کو وہ ''جل پرلیاون'' (जलप्रलयावन) کہتے ہیں اوران کی کتابوں میں لکھا ہے کہ اس سیلاب میں صرف منو اور سات رِشی ایک کشتی میں سوار ہوکر بچ گئے تھے، تو قیامت کی طرح بربادی لانے والے سیلاب میں کشتی سے بچنے والے کو وہ جسے منو کہتے ہیں تو وہ حضرت نوح علیہ السلام کے علاوہ اور کون ہوسکتا ہے؟۔

(۵) ۱۲؍دسمبر ۲۰۰۴ء کو انقلاب اخبار میں ایک رپورٹ شائع ہوئی تھی کہ حضرت نوح علیہ السلام کی قبر ایودھیا میں ہے، اس قبر کی تصویر اور

پتہ مندرجہ ذیل ہے،اس تصویر کو اِنٹرنیٹ پر بھی دیکھا جاسکتا ہے۔
www.aulia-e-hind.com/dargah/Ayodhya.htm

حضرت نوح (علیہ السلام) کی قبر اسے ''نوگزی مزار'' بھی کہتے ہے ، یہ ۱۵ رمیٹر لمبی ہے، حضرت نوح (علیہ السلام) کی قبر کا پتہ مندرجہ ذیل ہے، حضرت نوح علیہ السلام کی قبر، تھانہ کوتوالی کے پیچھے، آیودھیا، فیض آباد (یوپی) پن کوڈ۔ ۲۲۴۱۲۵

(۶) اسلام کا اصلی نام دین قیم ہے جس کا مفہوم ہے سیدھی راہ یا درست راہ، اسلام کو ''دین القیّمہ'' بھی کہتے ہیں، جس کا مفہوم ہے مضبوط لوگوں کی راہ یا سیدھے لوگوں کی راہ، حضرت آدم علیہ السلام سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک ہر پیغمبر نے بس اسی ایک دین کی تعلیم اپنے امتیوں کو دی تھی اور ہر دور میں ہر پیغمبر کے دین کا نام بھی یہی تھا۔

'ہندو' یہ نام تو علاقے کے مطابق ایرانیوں نے ہندوستانیوں کو دیا تھا، یہ کسی مذہب کا نام نہیں ہے، دراصل ہندو بھائی جس مذہب کو مانتے ہیں، اس کا اصل نام سناتن دھرم (सनातन धर्म) ہے یا شاشوت دھرم (शाश्वत धर्म) ہے، سناتن کے معنی ہیں ''ہمیشہ سے سیدھا چلا آیا ہوا اور قدیم'' اور شاشوت کے معنی ہیں آسمان سے زمین تک سیدھا چلا آیا ہوا، کیا ان کا مفہوم دین قیم سے ملتا جلتا نہیں ہے؟۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام مکہ شہر میں رہتے تھے اور آپ کی تعلیم کے مطابق سارا علاقہ آپ کے دین پر زندگی گزارتا تھا، مگر جیسے وقت گزرا لوگ نے اپنے پیغمبر کی تعلیمات کو بھلا کر ۳۶۰ ربتوں کی پرستش کرنے لگے، کیا یہ ممکن نہیں کہ ہندوستان میں سناتن دھرم (دین قیم) کسی پیغمبر نے اس علاقے کے لوگوں کو سکھایا ہو اور پھر جیسے وقت گزرا لوگوں کو اپنے مذہب کا نام تو اچھی طرح یاد رہا، مگر وہ بھی مکہ والوں کی طرح اپنے پیغمبر کی تعلیمات کو بھلا کر درجنوں بُتوں کو پوجنے لگے اور ساتھ میں اپنے پیغمبر کو بھی بھلا دیا؟۔

(۷) بخاری شریف کی ایک حدیث اس طرح ہے، حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قیامت کے دن حضرت نوح علیہ السلام کو لایا جائے گا اور ان سے پوچھا جائے گا کہ کیا انھوں نے اپنی اُمت کو احکامِ خداوندی پہنچادیئے تھے؟ وہ عرض کریں گے، بے شک اے میرے پروردگار، پھر حضرت نوح علیہ السلام کی اُمت سے پوچھا جائے گا کہ کیا (نوحؑ نے) تم تک ہمارے احکام پہنچائے تھے؟ وہ لوگ انکار کریں گے اور کہیں گے ''ہمارے پاس تو کوئی بھی ڈرانے والا نہیں آیا تھا'' اور پھر حضرت نوح علیہ السلام سے پوچھا جائے گا، ''تمہارے گواہ کون ہیں؟'' اور وہ کہیں گے ''میرے گواہ حضرت محمد ﷺ اور ان کی اُمت کے لوگ ہیں'' اور اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تب تمھیں پیش کیا جائے گا اور تم یہ گواہی دو گے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے احکام پہنچائے تھے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ بقرہ کی آیت نمبر ۱۴۳ر تلاوت فرمائی جس میں یہی لکھا ہوا ہے''۔ (بخاری/مشکوٰۃ باب حساب والقصاص والمیز ان)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت نوح علیہ سلام کی قوم اپنے نبی کو یعنی حضرت نوح علیہ السلام کو اپنے نبی کی طرح نہیں پہچانتی ہے اور دنیا کی واحد قوم جو اپنے نبی کو نہیں پہچانتی ہے وہ ہندو قوم ہے، یہ حقیقت بھی اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ ہندو حضرت نوحؑ کی قوم ہی ہیں۔

(۸) حج الوداع کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ اسلام کے پیغام کو جو میرے ساتھ موجود ہیں وہ ان تک پہنچادیں جو موجود نہیں ہیں، صحابہ کرام تابعین وتبع تابعین اور دین کے داعیوں نے اس کام کو بہ خوبی انجام دیا اور اسی طرح اسلام ہم تک پہنچا اور اس زمانے میں ہماری اور آپ کی یہ ذمیداری ہے کہ خدا کا پیغام غافل لوگوں تک پہنچاتے رہیں۔

قیامت کے دن ہم گواہی اسی وقت دے سکیں گے جب ہم خود اسلام کے اصول پر عمل کرتے ہوئے دنیا میں اسلام کا پیغام پہنچانے کا اپنا فرض پورا کر چکے ہوں گے، اب آپ خود سوچیں کہ کیا ہم اپنی ذمہ داری پوری کر رہے ہیں؟ اور اگر ہم اپنا فرض پورا نہیں کریں گے تو قیامت کے دن گواہ کے بدلے ہم کہیں مجرموں کے کٹہرے میں نہ کھڑے ہوں!۔

سناتن دھرم کی مذہبی کتابیں

ہندو بھائی اپنی مذہبی کتابوں کو دو قسموں میں تقسیم کرتے ہیں۔

(۱) الہامی (شروتی) کتابیں، شروتی یعنی جو نازل کیا گیا، ہندو بھائیوں کا ایسا عقیدہ ہے کہ یہ کتابیں خدا کے ذریعے نازل کی گئی ہیں اوران کتابوں کا خالق کوئی انسان نہیں، ان کتابوں کو وہ آلوکِک گرنتھ (अलौकिक ग्रंथ) بھی کہتے ہیں۔

(۲) ویدوں کے علاوہ سبھی ہندو مذہب کی کتابوں کو لوکِک گرنتھ (लौकिक ग्रंथ) کہا جاتا ہے، یعنی انسانوں کی تخلیق کی گئی کتابیں۔

الہامی کتابوں کی فہرست میں صرف چار وید ہیں اور بقیہ کتابیں غیر الہامی کے درجے میں مانی جاتی ہیں۔

ہندو مذہب کی ساری کتابوں کو آسانی سے سمجھنے کے لئے ہم انھیں دس قسموں میں تقسیم کر سکتے ہیں: ان دس قسموں کی مختصر تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

پہلی قسم کی کتابیں:

وید: ویدوں کا مختصر تعارف مندرجہ ذیل ہے:

وید (वेद) سنسکرت لفظ وِد (विद) سے ماخوذ ہے جس کا مطلب ہے علم کا جاننا، وید کا مطلب لامتناہی علم یا متبرک حکمت و دانش ہے۔

وید بنیادی طور پر چار قسم کے ہیں۔

رِگ وید: اسے رشی وید ویاس جی نے تقریباً ۴۰۰ مختلف رشیوں سے پوچھ کر جمع کیا تھا، یہ بنیادی طور پر خدا کی حمد وثنا پر مشتمل نظموں کا مجموعہ ہے، اس میں دس باب ہیں جنھیں منڈل کہتے ہیں، ایک نظم یا حمد کو سوکت (सूक्त) کہتے ہیں اور ایک شعر یا مصرعہ کو منتر (मन्त्र) کہتے ہیں۔

یجر وید: یجر وید میں رگ وید کی ہی تعلیم نثر کی شکل میں لکھی ہوئی ہے، اس کے علاوہ یجر وید میں قربانی کے اصولوں کا بیان بھی ہے، ان میں چالیس ابواب ہیں جنھیں ادھیائے (अध्याय) کہتے ہیں اور ایک جملے کو منتر (मन्त्र) کہتے ہیں۔

سام وید: عبادت کے وقت گائی جانے والی نظموں سے متعلق ہے، یہ نظمیں رگ وید سے ہی لی گئی ہیں، ان میں منتروں کی کل تعداد ۱۸۷۵ ہے۔

اتھر وید: اس میں بڑی تعداد میں مشتبہات کے علوم، دوا علاج کا بیان اور دشمن سے بچاؤ کے طریقے کا بیان ہے، اس میں دس ابواب میں جنھیں کانڈ کہتے ہیں اور رِگ وید کی طرح اس میں بھی سوکت اور منتر ہیں۔

● چاروں ویدوں کا شمار قدیم ترین کتابوں میں ہوتا ہے، رِگ وید سب سے بڑا ہے اور اسکی جمع وتدوین تین مختلف اور طویل ترین زمانوں میں ہوئی ہے۔

● چاروں ویدوں کے وحی ہونے کا یا ان کے جمع وتدوین کی تاریخ کے متعلق کوئی متفق رائے نہیں ہے، آریہ سماج کے بانی سوامی دیانند کے مطابق وید تقریباً ۱۳۱۰/کروڑ سال پہلے نازل کئے گئے تھے، جبکہ دوسرے ہندو عالموں کے مطابق یہ چار ہزار سال سے زیادہ پُرانے نہیں ہیں۔

● یہ کہاں اور کس پر نازل ہوئے اس بات کا علم بھی کسی کو نہیں ہے، ہاں رِگ وید میں بہت سے سوکت (باب) کے شروع میں اس رِشی کے نام لکھے ہوئے ہیں جن کے پاس سے رِگ وید کا وہ حصّہ حاصل کیا گیا، یا جس نے اسے لکھ کر محفوظ رکھا تھا۔

ویدوں میں کل ۱۰۵۵۲/منتر ہیں اور ویدوں میں باب (منڈل یا کانڈ) حمد (سوکت) کی ترتیب رشی وید ویاس جی نے دیا ہے۔

● ویدوں کو ہندو مذہبی کتابوں میں سب سے زیادہ مستند اور ہندو مذہب کی حقیقی بنیاد سمجھا جاتا ہے، جب دو کتابوں کی تعلیمات میں تضاد ہو تو وید کی تعلیم کو ہی سچ مانا جاتا ہے۔

● چاروں وید ایک لمبے عرصے تک ایک کتابی شکل میں نہ تھے، بلکہ یہ ویدوں کو حفظ کرنے والے وید پاٹھی برہمنوں کو زبانی یاد تھے اور کچھ پتّوں یا چمڑے وغیرہ پر لکھی ہوئی شکل میں تھے جو ملک کے مختلف علاقوں میں بکھرے ہوئے تھے۔

دو سو سال قبل ایک یورپی دانشور میکس مولر نے حافظ پنڈتوں سے ویدوں کو سُن کر ایک کتابی شکل میں مرتب کیا، وید تحریری شکل میں نہ ہونے کی وجہ سے عام لوگوں کے لئے انھیں پڑھنا تو ظاہر ہے ممکن ہی نہ تھا، وید سننے کی بھی ہر ایک کو اجازت نہ تھی۔

نوٹ: اتھروو وید میں نبی کریم ﷺ اور اسلام سے متعلق بڑی تعداد میں منتر ہیں، اس لئے سناتن دھرم کے کچھ علماء نے ایک سازش کے تحت اسکو علیحدہ کر کے باقی تینوں ویدوں کو تری ویدیا (تین علوم) کا نام دیا تھا، یعنی وہ اتھروو وید کو وید ہی نہیں مانتے ہیں۔

ہندو مذہب کی دوسری غیر الہامی کتابوں کا مختصر تعارف مندرجہ ذیل ہے۔

ہر وید سے جڑی پانچ قسم کی کتابیں اور ہیں، سنہیتا (संहिता) برہمن (ब्राह्मण) آرنیک (आरण्यक)، اپنیشد (उपनिषद)، اور ویدانگ (वेदांग)، یہ کتابیں بنیادی طور سے ویدوں کو اچھی طرح سمجھنے کے لئے لکھی گئی ہیں۔

سنہیتا (संहिता): ہندو بھائیوں کا ایسا عقیدہ ہے کہ وہ باتیں جو رشیوں کے دل پر خدا کی طرف سے نازل ہوتی ہیں وہ وید ہے، اور جب انھیں نازل شدہ باتوں کو لکھ کر کتاب کی شکل دی جائے تو اسے سنہیتا کہتے ہیں، یہ بنیادی طور پر لکھی ہوئی وید کی کتاب ہی ہے، مثال کے طور پر رگ وید کے منتروں کو لکھ کر جب کتابی شکل دی جاتی ہے تو اسے رگ وید سنہیتا کہتے ہیں۔

دوسری قسم کی کتابیں:

برہمن (ब्राह्मण):

برہمن ذات کے بارے میں نہیں ہے بلکہ ایک کتاب کی قسم ہے، اس میں ویدوں کے منتروں اور عبادت کے طریقوں کی گئی تشریح ہے، اور خدا کی ذات سے جڑی معلومات ہے۔

تیسری قسم کی کتابیں:

آرنیک (आरण्यक):

آرنیک میں فلسفیانہ انداز میں اس حقیقت پر معلومات ہے کہ یہ کائنات کیسے اور کیوں قائم ہے، خدا اور کائنات کیا ہے، روح اور کائنات کا کیا تعلق ہے وغیرہ وغیرہ۔

چوتھی قسم کی کتابیں:

اُپنیشد (उपनिषद):

اپنیشد کو ویدانت بھی کہتے ہیں، یعنی ویدوں کی تکمیل، اس میں ویدوں کی تمام باتوں کا ذکر کرنے کے بعد جو نتیجہ اخذ کیا جاتا ہے اس کی معلومات ہوتی ہے، اپنیشدوں کے اندازِ بیاں میں روحانی نظریہ اور فلسفیانہ منطق دونوں ہی نظر آتا ہے۔

قریب ۲۲۰/اپنیشد ہیں جن میں ۱۲/کو مستند مانا جاتا ہے ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

१. ईषोपनिषद	२. केनोपनिषद
३. कठोपनिषद	४. पश्न
५. मुण्डक	६. माण्डूक्य
७. ऐत्रेय	८. तैत्रैय
६. छान्दोग्य	१०. बृहदारण्यक
११. कौषितकी	१२. श्वेताश्वतर

پانچویں قسم کی کتابیں:

ویدانگ (वेदांग): ویدانگ دو لفظوں سے بنا ہے، وید اور انگ، وید یہ کتاب کا نام ہے اور انگ یعنی جسم کا کوئی حصّہ، ویدانگ یعنی وید

کے جسم کا حصّہ، ویدانگ قسم کی کتابیں یہ ویدوں کو صحیح طریقے سے سمجھنے کے لئے الگ الگ مضمون پر الگ الگ گائڈ کی طرح ہیں، ان کی چھ مندرجہ ذیل قسمیں ہیں۔

(الف) شیکشا (शिक्षा): اس میں سنسکرت کے منتر اور حمد کو کیسے پڑھا جائے اس کی تعلیم ہے۔

(ب) کلپ سُتر (कल्पसुत्र): اس میں عبادت کے رسم ورواج کو کس طرح ادا کیا جائے اس کی تعلیم ہے۔

(ت) ویاکرن (व्याकरण): اس میں سنسکرت زبان کے گرامر کی تعلیم ہے، اس تعلیم کا مقصد ہے کہ الفاظ کی بنیاد پر منتروں کی غلط تشریح نہ ہو۔

(ث) نیروکت (निरूक्त): اس میں کسی زبان کے لفظ کیسے وجود میں آتے ہیں اس کا بیان ہے، کچھ قدیم الفاظ جو زمانے میں رائج نہیں ہیں ان کے غلط مطلب سے منتر کا مفہوم بدل سکتا ہے، اس لئے قدیم الفاظ کے لئے یہ ایک الگ تعلیم ہے۔

(ج) چھند (छन्द): اس میں سنسکرت کی نظمیں ہیں۔ اور ویدوں کے چھندوں (منتروں کے مجموعے) کا بیان ہے۔

(ح) جیوتش (ज्योतिष): اس میں علمِ نجوم کا بیان ہے، مذہبی طور سے علم نجوم کو صحیح مہینے اور دِن جاننے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے تا کہ مہینوں اور دِنوں کو صحیح طور سے پہچان کر ان میں عبادت کی جا سکے۔

چھٹی قسم کی کتابیں:

اُپ وید (उपवेद):

اس قسم کی کتابوں کا نام تو اُپ وید ہے، مگر ان کا چاروں ویدوں سے کوئی تعلق نہیں ہے، یہ چار قسم کے ہیں۔

- آیور وید (आर्युवेद): اس میں طب (Medicine) کی معلومات ہے۔
- دھنوروید (धर्नुवेद): اس میں جنگ کے متعلق معلومات ہے۔
- گندھروید (गंधर्ववेद): اس میں موسیقی سے جُڑی معلومات ہے۔
- ارتھ شاستر (अर्थशास्त्र): اس میں سماجی زندگی اور معاشیات (Political Science & Economy) سے معلومات ہے۔

ساتویں قسم کی کتابیں:

اِتہاس (इतिहास): اتیہاس کا مفہوم تاریخ ہے، اس قسم کی کتابوں میں قدیم دور کی تاریخ ہوتی ہے، اس قسم کی کتابوں میں پُران بھی ہیں مگر دو کتابیں بہت مشہور ہیں: (۱) رامائن (۲) مہا بھارت۔

رامائن (रामायण) میں شری رام چندر جی کی سیرت اور راون سے جنگ کے بارے میں واقعات ہیں۔

مہابھارت (महाभारत) میں کورَو اور پانڈو جو چچازاد بھائی تھے، ان کی آپسی سیاست اور خانہ جنگی کے بارے میں لکھا ہے، مہابھارت کی جنگ میں شری کرشن جی کا بہت اہم رول ہے۔

بھگوت گیتا (भगवद्‌गीता): مہابھارت کتاب میں سو سے زیادہ ابواب ہیں، بھگوت گیتا یہ مہابھارت کتاب کے مضمون (باب) نمبر ۲۵ سے مضمون نمبر ۴۲ پر مشتمل ہے، یعنی ان ابواب کو ایک الگ کتاب کی شکل میں بھی شائع کیا جاتا ہے، جسے بھگوت گیتا کہتے ہیں۔

آٹھویں قسم کی کتاب:

پُران (पुराण): پُران کا مفہوم ہے قدیم، اس میں قدیم تاریخ، رسم ورواج اور مذہب کے بارے میں معلومات ہے۔

اٹھارہ مشہور پُرانوں کے نام اس طرح ہیں۔

१. श्रीमद्‌भागवत	२. मत्स
३. भविष्य	४. मारकण्डेय
५. ब्रम्ह	६. ब्रम्हाण्ड
७. ब्रम्हवैवर्त	८. अग्नि
९. स्कन्ध	१०. विष्णु
११. शिव	१२. नारद
१३. कूर्म	१४. वामन
१५. वराह	१६. गरूड

१७. पद्म   १८. लिंग

نویں قسم کی کتاب:

منوسمرتی (मनु स्मृति): اس میں ویوسوت منو (वैवस्वत मनु) کے ذریعے بتائے گئے مذہبی قوانین ہیں۔

منواسمرتی کے ۶۲/شلوک منو کے نام سے ہیں، ۶۳/ویں شلوک سے تمام شلوک بھر گورشی سے منصوب ہیں۔

دسویں قسم کی کتابیں:

درشن (दर्शन): یہ فلسفوں کی کتابیں ہیں، مشہور فلسفیوں نے اپنے اپنے دور میں جو اپنے مشہور نظریات اور فلسفے لکھے تھے یہ اس قسم کی کتابیں ہیں۔

کچھ مشہور فلسفوں کی کتابیں اور ان کے مصنف کے نام مندرج ذیل ہیں۔

लेखक-कणाद	पुस्तक-वैशेषिक
लेखक-कपिल	पुस्तक-सांख्य
लेखक-गौतम	पुस्तक-न्याय
लेखक-पंतजलि	पुस्तक-योग
लेखक-जेमिनि	पुस्तक-पूर्व मीमांसा
लेखक-जेमिनि	पुस्तक-उत्तर मीमांसा
लेखक-वादरायण	पुस्तक-वेदांत

● ان کے علاوہ بھی ہندو مذہب کی درجنوں کتابیں ہیں جنھیں آپ انٹرنیٹ پر Wikipedia میں List Of Hindu Scripture میں پڑھ سکتے ہیں۔

نوٹ:

ہندو علماء کا ایسا نظریہ ہے کہ شری کرشن جی ہی خدا ہیں (اللہ ہمیں معاف کرے) اور انسان کو اس کے گناہوں کی سزا اسی دنیا میں بار بار جنم لے کر کاٹنی پڑتی ہے، اس لئے جب وہ بھگوت گیتا کے شلوکوں کی تشریح کرتے ہیں تو اپنے نظریے کی روشنی میں ہی کرتے ہیں، یا اپنے نظریے کو سچ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اسے لئے ان کے ذریعے کئے گئے ترجموں میں شرک کی تعلیم ہی نظر آتی ہے۔

ڈاکٹر ساجد صدیقی صاحب نے قرآن اور حدیث کی روشنی میں گیتا کا ترجمہ کیا ہے، جس سے بھگوت گیتا کی صحیح تعلیم سمجھ میں آتی ہے، آپ کے ترجمے کی مندرجہ ذیل دانشوروں نے تعریف کی ہے:

مولانا محفوظ الرحمٰن شاہین جمالی (چتر ویدی)۔

علامہ مولانا حافظ جلال الدین قاسمی (میسور یونیورسیٹی)۔

محمد فاروق خان صاحب (جماعتِ اسلامی ہند، دہلی)۔

ان کے علاوہ سنسکرت کے ماہروں نے بھی اُن کے ترجمے کو صحیح قرار دیا ہے، وہ سنسکرت کے ماہروں کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) ڈاکٹر ریکھا ویاس (Phd/ M.A سنسکرت) چاروں ویدوں کی مترجم۔

(۲) پروفیسر ہیمنت دتا ترے کھیر نار (M.Ed/ M.A سنسکرت)

اس لئے اس کتاب میں ہم نے ڈاکٹر ساجد کے ذریعے کئے گئے بھگوت گیتا کے شلوکوں کا حوالہ دیا ہے۔

حکم الٰہی کے خلاف فیصلہ

حاکم نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً نقل کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص دس آدمیوں پر حاکم مقرر کیا گیا، پھر اس نے ان لوگوں کے موافق یا مخالف فیصلہ کیا ہوگا تو قیامت کے دن ایسے حاضر کیا جائے گا کہ اس کا داہنا ہاتھ گردن میں بندھا ہوگا، تو اگر اس حاکم نے انصاف کیا ہو اور رشوت نہ لی ہو اور فیصلہ میں اللہ کے حکم کے خلاف نہ کیا ہو (تو چھوڑ دیا جائے گا) اور اگر حکم الٰہی کے خلاف فیصلہ کیا ہوگا اور رشوت لی ہوگی تو اس کا بایاں ہاتھ بھی داہنے ہاتھ کے ساتھ جکڑ دیا جائے گا، پھر اس کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا، جس کی تہہ پانچ سو برس میں بھی نہ پہنچ سکے گا۔ (مستدرک حاکم: جلد ۴، صفحہ ۱۰۳)

سناتن دھرم کی کتابوں میں توحید کا بیان

بھگوت گیتا میں شرک کی ممانعت:

بھگوت گیتا کیا ہے؟ ہندو مذہب کے سب سے بڑے عالم کا نام ہے 'ویدویاس' انھوں نے چاروں ویدوں کو ترتیب دیا ہے، ۱۸/پُران لکھے ہیں اور دنیا کی سب سے بڑی رزمیہ (نظم) مہابھارت لکھی ہے، ہندو بھائی مانتے ہیں کہ مہابھارت سچا واقع ہے، جو تقریباً آٹھ لاکھ سال پہلے واقعہ ہوا تھا، مگر اس زمانے میں زمین انسانوں کے رہنے لائق نہ تھی اور نہ انسان کا وجود تھا، میرا اپنا نظریہ ہے کہ یہ صرف ایک کہانی ہے جو اس لئے لکھی گئی کہ لوگوں کو یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کرائی جائے کہ فتح ہمیشہ سچائی کی ہوتی ہے، چاہے سچائی پر چلنے والے کتنے ہی کم اور کمزور کیوں نہ ہوں۔

یہ کہانی چچازاد بھائیوں کے درمیان سیاست اور جنگ کے بارے میں ہے، کورو سو بھائی ہیں جو برائی کی مثال ہیں اور پانڈو پانچ بھائی ہیں جو سچائی پر چلنے والوں کی مثال ہیں، اس کہانی میں جب برائی اور سچائی کی بیچ فیصلہ کن جنگ شروع ہونے جارہی تھی، اس وقت پانڈوؤں کا ایک سب سے بہادر بھائی ارجن ہمت ہار کر اپنا ہتھیار رکھ دیتا ہے، شری کرشن جی جو کہ سچائی کا راستہ دکھانے والے ہیں وہ اس وقت ارجن کو ایک لمبی نصیحت کرتے ہیں، جس میں وہ جہاد کی فضیلت بتاتے ہیں اور سچائی کے راستے پر چلتے ہوئے ایک خدا کی عبادت کرتے ہوئے کیسے دنیا اور آخرت میں کامیاب ہوا جائے یہ بتاتے ہیں، ارجن بھی ان سے بہت سے سوال کر کے اپنی غلط فہمی دور کرتا ہے، بھگوت گیتا انہیں شری کرشن جی کا ارجن کو دی گئی نصیحتوں کا نام ہے، اس کتاب کے کچھ حصّے مجھے سمجھ میں نہیں آئے، ان کو چھوڑ کر اگر قرآن اور حدیث کی روشنی میں اسے پڑھا جائے تو اس میں بہت سی اسلامی واضح تعلیمات ہیں، اُن تعلیمات کو آپ میری کتاب ''بھگوت گیتا میں اسلامی تعلیمات'' میں پڑھ سکتے ہیں، اس کتاب کا وہ حصّہ جس میں توحید کا بیان ہے وہ میں یہاں نقل کرتا ہوں۔

۞ ارجن خدا سے شری کرشن کے ذریعے پوچھتا ہے کہ اے خدا! اس طرح (ظاہری شکل رکھنے والی یا دکھائی دینے والی مخلوق تصوّر کر کے) جو عابد ہمیشہ مکمل طور پر آپ کی عبادت میں لگا رہتا ہے اور بے شک، جو (عابد آپ کو) لافانی خدا یعنی اوم (مان کر) نہ دکھائی دینے والا تصور کر کے (آپ کی بندگی میں لگا رہتا ہے) ان میں سے (اے خدا!) کون سا عبادت گزار گمراہ و برباد ہوتا ہے۔ (بھگوت گیتا ادھیائے۱۲، شلوک نمبر۱)

۞ شری کرشن جی نے کہا خدا کہہ رہا ہے کہ جو لوگ مجھے مخلوق (مان کر) ایمان رکھتے ہوئے، مجھے من میں قائم کر کے، ہمیشہ میری عبادت میں لگے رہنے والے ہیں، ان لوگوں کا (اس طرح) مجھے مخلوق مان کر (میری) عبادت میں لگنا، گمراہی و بربادی ہے، یہ میرا فیصلہ ہے۔ (بھگوت گیتا، ادھیائے۱۲، شلوک نمبر۲)

۞ میری سب سے اعلیٰ اور نہ تبدیل ہونے والی اور نہ ختم ہونے والی فطرت کو نہ جان کر، بے عقل لوگ مجھ نہ دکھائی دینے والے کو، دکھائی دینے والی اور غلطی کرنے والی مخلوق یا انسان مانتے ہیں۔ (بھگوت گیتا ادھیائے ۷، شلوک نمبر۲۴)

۞ بے وقوف لوگ یہ نہیں جانتے کہ (میرا) نہ دکھائی دینا یا چھپا وا ہونا (انسانوں کا) امتحان لینے سے تعلق رکھتا ہے اور میں ہر ایک کو اپنی تجلّی بھی نہیں (دکھاتا) (اور یہ لوگ) مجھ کو دنیا میں نہ پیدا ہونے والا اور لافانی بھی نہیں مانتے۔ (بھگوت گیتا ادھیائے نمبر ۷، شلوک نمبر ۲۵)

❁ لیکن یہ بھی سچ ہے کہ دیوتاؤں یعنی فرشتوں کی خوشنودی کا عمل کر کے ان کی عبادت کرنے والے (مرنے کے بعد) دیوتاؤں کے پاس جائیں گے اور ان کم عقل والے لوگوں کا اجر اُن کی بربادی ہوگی (اور) میری عبادت کرنے والے (مرنے کے بعد جنت میں) میرے پاس ہی آئیں گے۔ (بھگوت گیتا ادھیائے ۷، شلوک نمبر ۲۳)

❁ تمام (خداؤں) کی عبادات کو چھوڑ کر مجھ ایک (خدا) کی پناہ میں آجاؤ (بہت سارے خداؤں کو چھوڑتے وقت) غم وفکر مت کرو (کیونکہ) میں تم کو پچھلے گناہوں سے آزاد کر دوں گا۔ (بھگوت گیتا ادھیائے ۱۸، شلوک نمبر ۶۶)

مندرجہ بالا شلوکوں کو پڑھ کر آپ سمجھ سکتے ہیں کہ بھگوت گیتا میں توحید کی واضح تعلیم موجود ہے، بھگوت گیتا کے علاوہ ویدوں، اپنیشدوں اور بعض پُرانوں میں بھی خدا کے ایک ہونے کا بیان ہے، اس کی کچھ مثالیں مندرجہ ذیل ہیں۔

اُپنشد میں توحید کی تعلیم:

(۱) چھاندوگیہ اُپنیشد (ادھیائے ۶، سوکت ۲، منتر نمبر ۱)

एकं एवं अद्वितीयम (छान्दोग्य उपनिषद ६-२-१) اِیکَمُ اِیْوَمُ اَدُوِتِیَمُ

ترجمہ: وہ ایک ہی ہے دوسرے کی شرکت کے بغیر۔

(۲) شویتاشواتر اُپنیشد (ادھیائے ۶، منتر نمبر ۹)

''न कास्य कश्चिज्जनिता न कधिपः''(श्वेताश्वतर उपनिषद ६:६)

نَا کَا سِیاَ کَشِ چِجُ جَانِتاَ نَا کَدِیُ پَاہُ

ترجمہ: اسکے نہ ماں باپ ہیں نہ اس کا کوئی مالک وآقا۔

(۳) ہندو ویدانت کا برھم سوتر:

ہندو ویدانت کا برھم سوتر یہ ہے:

''एकं ब्रह्म द्वितीय नास्तिः नेह ना नास्तिः किंचन''(ब्रम्हसूत्र-वेदांत)

اِیکَمُ بَرُھَمُ دُوِتِیےُ نَاسُتِے نِیُہ نَانَاسُتِے کِنُچَنُ

ترجمہ: خدا ایک ہی ہے، دوسرا نہیں، نہیں ہے، نہیں ہے، ذرا بھی نہیں۔

ویدوں میں توحید کی تعلیم:

(۴) یجر وید میں توحید کی تعلیم، یجر وید ادھیائے ۳۲، منتر نمبر ۳

न तस्य प्रतिमा अस्ति(यर्जुरवेद १०:७१:०४) نَا تَسُیہُ پَرُ تِمَاُ اَسُتِی

ترجمہ: اسکی کوئی شکل نہیں ہے۔

(۵) یجر وید (ادھیائے ۴۰، منتر نمبر ۹)

अन्धंतमः प्र विशन्ति येसंभूतिमुपासते।

ततो भुइव ते तमो यउ सम्भूत्यां रताः।। (यर्जुरवेद ४०:०६)

اَنُدھَن تَمَہُ پَرُ وِشَاُنتِی یہ اَسَمُبھُو تِیُ مُپَا سَتِے. تَتُو بھُویَہ اَ اِیُو تِے تَموُیَہ اَ اُوُ اَمُبھُو تِیام رَتَاہُ

ترجمہ: جو اسمبھوتی یعنی پرکرتی جڑ پدارتھ (فطری اشیاء جیسے آگ، مٹی، ہوا وغیرہ) کی پرستش کرتے ہیں وہ جہالت کی تاریکی میں داخل ہوتے ہیں اور جو سمبھوتی یعنی ان پرکرتی پدارتھوں سے پیدا شدہ مخلوقات (پیڑ، پودے، مورتیاں وغیرہ) کی پرستش کرتے ہیں وہ اس سے بھی زیادہ اندھیرے میں پڑتے ہیں۔

اتھروید میں توحید کی تعلیم:

(۱۱) اتھر وید کانڈ ۲۰، سوکت ۵۸، منتر ۳

अध्दा देव महा।(अथर्ववेद २०:५८:३) اَدَّھَاُ دِیو مَھَاُ

ترجمہ: خدا واقعی عظیم ہے۔

(۱۲) اتھر وید کانڈ ۶، سوکت ۷۹، منتر نمبر ۳

तस्य ते भक्तिवांसः स्याम (अथर्ववेद ०६/७६/३)

تَسَّیہ تِے بھَکُتی وَا نُساہُ سِیَاَمُ

ترجمہ: اے ایشور! ہم تیرے ہی بھگت (پرستار) ہوں۔

(۱۳) اتھر وید کانڈ ۱۳، سوکت ۴، منتر نمبر ۱۲

स एष् एक वृदेक एव (अथर्ववेद १३/४/१२)

سَہ اَیشُ اِیک وُرِدِیک اِیوُ

وہ ایشور ایک ہے اور حقیقت میں صرف وہی ایک ہے۔

(۱۴) اتھر وید کانڈ ۱، سوکت ۲، منتر نمبر ۲

एक एव नमस्या विक्ष्वीडय: (अथर्ववेद०२/२/१) ایک اِیوُنَمَسْیَہ وِکُش وِنیَاہُ

صرف ایک کے آگے ہی جھکاؤ ساری پرجائیں (مخلوقات) اللہ کی عبادت کریں۔

رِگ وید میں توحید کی تعلیم:

(٦) رِگ وید کانڈا،سوکت۱٦۴،منتر نمبر۴٦

एकं सद्विप्रा बहुधा वदन्त्यग्नि यमं मातरिश्वानमाहु:।(ऋग्वेद०१:१६४:४६)

اِیکَمُ سدُوِیپرَا بَھُو دَھَاُ وَدَنُ تِیا اَگنِی یَمَمُ مَتاُ رِشوَاُن مَاھُوُ

ترجمہ: عارفین (پڑھے لکھے دینی پیشوا) ایک خدا کو مختلف ناموں سے یاد کرتے ہیں۔

(۷) رگ وید کانڈ ۸،سوکت ا،منتر نمبرا

(ऋवेद ०८/१/१) मा चिदन्यद्विशसत مَاچِن نَیےِ دُوِی شَنُ سَتُ

ترجمہ: اسکے علاوہ کس کی حمد وثنا کرو۔

(۸) رگ وید کانڈ ۵،سوکت ۸۱،منتر نمبرا

''بلاشبہ مقدس خالق کی شان وشوکت عظیم ہے۔

(۹) رگ وید کانڈ ٦،سوکت ۴۵،منتر نمبر۱٦

(०६/४५/१६) य एक इत्तमुष्टुहि یِہ اِیکُ اِتُ مُشْٹُھِی

ترجمہ: اس ایک کی حمد کرو۔

(۱۰) رِگ وید کانڈ ۱۱،سوکت ۱۱۴،منتر نمبر ۵

इंन्द्रं मित्रं वरूमग्निमाहु रथो दिव्य: स सुपर्णो गरूत्मान्।

एकं सद्विपा बहुधा वदन्त्यग्नि यमं मातरिश्चानमाहु:। (ऋग्वेद११:११४:५)

ترجمہ: وہ ایشور جو آسمانوں میں ہیں اندر میتّر ورون اور گروتوان ہے، وہی اگنی یم اور ماتورشوا ہے، دانشور ایک خدا کو مختلف ناموں سے یاد کرتے ہیں، مہاراج وکاس نند جی نے اللہ تعالیٰ کے کچھ صفاتی ناموں کی تشریح اس طرح کی ہے۔

(۱) وہ ہر شئے پر قادر ہے تو ویدوں میں اسے پاور (Power) رکھنے والا، قدرت رکھنے والا یا ویسرج (वैसरज) کہا جاتا ہے۔

(۲) وہ رب العلمین ہے تمام جہاں والوں پر احسان کرنے والا ہے، اس لئے ویدوں میں اسے ہت کاری یا اُپکار کرنے والا یا متر (मित्र) کہا جاتا ہے۔

(۳) وہ ہر شئے پر فتح پانے والا (सर्वश्रेष्ठ) ہے اس لئے ویدوں میں اسے ورون (वरूण) کے نام سے جانا جاتا ہے۔

(۴) وہ ہر شئے کو اصول اور نظم کے ساتھ رکھنے والا (स्वंय प्रकाशक) ہے اس لئے اسے اگنی (अग्नि) کہا جاتا ہے۔

(۵) وہ ساری دنیا کو سندر رکھنے والا یا سندر پری چالن کرنے والا ہے اس لئے ویدوں میں اسے سوپرن (सुपर्ण) کہا گیا ہے۔

(٦) وہ سب سے بڑا یا کبیر ہے، اس لئے ویدوں میں اسے (गुरत्वाण) گروتوان کہا گیا ہے۔

(۷) وہ جان کو زندہ رکھنے والا ہے اس لئے ویدوں میں اسے ماتورشوا (मातोरिश्वा) کہا گیا ہے۔

اور یہ تمام خوبیاں جس میں پائی جاتی ہیں وہ ذات ایک ہی ہے یعنی وہی "وَحدَہُ لَا شَرِیْکَ لَہٗ" ہے۔

ہندو مذہب کی کتابوں میں اللہ تعالیٰ کا نام:

وید پرکاش اُپادھیائے کہتے ہیں کہ رِگ وید میں اللہ تعالیٰ کو اللہ اس نام سے بھی یاد کیا گیا ہے، وہ دو شلوک مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) رِگ وید منڈل ۹/سُکت ٦۷/اور منتر ۳۰/میں اللہ تعالیٰ کا نام اس لفظ میں بیان کیا گیا ہے۔

अलार्य्यस्य परशुर्ननाश तमा पवस्व देव सोम। (ऋग्वेद, मण्डल ६, सुक्त ६७, मन्त्र ३०)

(۲) رِگ وید منڈل ۳ سُکت ۳۰ اور منتر ۱۰ میں اللہ تعالیٰ کا نام

अलातृणो वल इन्द्र व्रृजो गो: पुरा हन्तोर्भर्यमानो व्यार।

(ऋग्वेद, मण्डल ३, सुक्त ३०, मन्त्र १०)

(ویدوں اور پُرانوں کے آدھار پر دھارمِک ایکتا کی جیوتی صفحہ نمبر ۲۲)

جب سناتن دھرم یا ہندو دھرم کی کتابوں میں اتنی واضح توحید کی تعلیمات ہیں تو ہندو بھائی مورتی پوجا کیوں کرتے ہیں؟ اس کی وجہ ہم اگلے مضمون میں پڑھیں گے۔ ❁❁❁

ہندو بھائی مورتی پوجا کیوں کرتے ہیں؟

۞ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہے، اس لئے قیامت تک اس میں ایک نقطے کی بھی تحریف نہیں ہوگی۔

۞ ہمارے بڑوں نے تین سو سال تک محنت کی، پانچ لاکھ حدیثوں کو جانچا، ۶/لاکھ راویوں کی زندگی کے بارے میں گہرائی سے تحقیق کی، تب کہیں جا کر کچھ ہزار صحیح حدیثیں ہم تک پہنچی ہیں، حدیثوں کے جمع کرنے کا کام جو ہمارے بڑوں نے کیا ہے، اس کی مثال تاریخ میں کہیں نہیں ملتی۔

۞ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''اس قرآن کو ہم نے سمجھنے کے لئے آسان کر دیا ہے''۔ (قرآن کریم سورۂ قمر آیت نمبر ۳۲)

۞ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''اگر تم حق پر ہو تب بھی آپس میں بحث و مباحثہ نہ کرو''۔ (ابوداؤد، حدیث نبوی، حدیث نمبر ۳۵۳)

اگر یہ بات ہماری سمجھ میں آجائے کہ مسلمان قوم کیوں گمراہ ہوگئی ہے تو یہ بات بھی ہمیں آسانی سے سمجھ میں آجائے گی کہ دنیا کی دوسری قومیں کیوں گمراہ ہوئی ہیں۔

۞ ۱۲/اگست ۲۰۱۵ء کو زی نیوز نے اپنے پروگرام DNA میں ایک پروگرام نشر کیا تھا، جس میں اس نے بتایا تھا کہ ہندوستان کے چار مشہور مندروں کے پاس ۲۰/لاکھ ٹن سونا ہے، اور یہ مقدار ہندوستان سرکار کے پاس موجود سونے کی مقدار سے چالیس گنا زیادہ ہے، اور امریکہ کے پاس موجود سونے کی مقدار سے ڈھائی گنا زیادہ ہے، یہ پروگرام آپ یوٹیوب کے اِس لنک پر دیکھ سکتے ہیں۔

https://youtube/gBOpnxwhjfk

ان چار مندروں کے نام اس طرح ھیں:

(۱) آندھراپردیش کا تیروپتی مندر۔

(۲) ممبئی کا سیدھی ونایک مندر۔

(۳) ناسک کا سائی بابا مندر۔

(۴) کاشی کا وشوناتھ مندر۔

بھگوت گیتا میں خدا کی عبادت کا مندرجہ ذیل طریقہ سکھایا گیا ھے:

۞ عابد کو چاہئے کہ وقت کی پابندی کے ساتھ عبادت یعنی ایک خدا میں یکسوئی کے لئے ہمیشہ اپنے آپ کو پرسکون مقام پر لے جائے اور تنہائی و یکسوئی والی جگہ میں قیام کر کے اپنے آپ کو (خالق و حاکم اور) مالک نہ مان کر کسی اور مخلوق کی طرف توجہ دیئے بغیر اپنے ذہن اور شعور کو خدا کی یاد میں لگائے۔ (بھگوت گیتا ادھیائے ۶، شلوک نمبر ۱۰)

۞ پاک زمین جو نہ بہت زیادہ اونچی ہو اور نہ بہت زیادہ نیچی ہو (اس پر) گھاس یا پتلا ملائم کپڑا یا ہرن کی کھال بچھا کر اپنے آپ کو مضبوطی سے قائم کر کے بیٹھ جائے۔ (بھگوت گیتا ادھیائے ۶/شلوک نمبر ۱۱)

۞ اس نشست پر بیٹھ کر من کی خواہشات اور اعمال کو قابو میں کر کے ذہن میں (صرف اور صرف) ایک سب سے اعلیٰ خدا کو (رکھتے ہوئے) خدا کی خوشنودی کے لئے اور نفس کو (فحش اور منکر سے) پاک کرنے کیلئے عبادت کرے۔ (بھگوت گیتا ادھیائے ۶/شلوک نمبر ۱۲)

۞ جسم سر اور گردن کو سیدھا رکھ کر ذہن کو کسی (مخلوق کی طرف) نہ بھٹکا کر ایک خدا کی یاد کو قائم رکھتے ہوئے کسی بھی سمت نہ دیکھتے ہوئے اپنی ناک کے اگلے حصّے یعنی سجدے کی جگہ پر نظر جما کر

۔(بھگوت گیتا ادھیائے ۶ شلوک نمبر ۱۳)

❁ نفسِ مطمئنہ کے ذریعے، بلا خوف، خدا کے مطابق زندگی گزارنے والے کی طرح من میں خدا پر ایمان کو قائم کرکے (اپنے آپ پر) قابو رکھتے ہوئے مجھے ہی سب سے اعلیٰ مان کر مجھ میں ہی اپنے شعور اور ذہن کو لگا کر بیٹھے۔(بھگوت گیتا ادھیائے ۶ رشلوک نمبر ۱۴)

❁ اس طرح عابد ہمیشہ ازخود ذہن کو قابو میں رکھ کر وقت کی پابندی کے ساتھ عبادت کرتے ہوئے (دنیا میں) حقیقی سکون (اور مرنے کے بعد) میری (جنت کے) سب سے اعلیٰ اور پرسکون مقام کو پاتا ہے۔(بھگوت گیتا ادھیائے ۶ رشلوک نمبر ۱۵)

❁ اگر ہر ہندو بھائی گیتا میں بتائے گئے طریقے کے مطابق عبادت کرنے لگیں تو کیا مندروں میں اتنی کثیر مقدار میں دولت جمع ہوگی؟ یا مندروں کا وجود باقی رہے گا۔

❁ اگر لوگ بھگوت گیتا کی تعلیم کے مطابق عمل کرتے اور آنکھ بند کرکے خدا کی عبادت کر لیتے تو نہ مندر ہوتے اور نہ ان میں آنے والے اتنی کثیر آمدنی ہوتی، ان کے یہاں مسجد اور مدارس کی طرح ادارے بھی نہیں ہیں جہاں ان کے علماء اپنی خدمت پیش کرکے اپنی ضروریات زندگی پوری کرسکیں، تو ان کے علماء کرام کی روزی روٹی کا ذریعہ کیا ہوتا؟ اس لئے علماء سونے اپنی آمدنی کا ذریعہ بنانے کے لئے مورتی پوجا کی تعلیم عام کی، مورتی پوجا ویدوں کی تعلیم نہیں ہے، ویدوں میں تو صرف ایک خدا کی عبادت کی تعلیم ہے۔

مورتی پوجا کی شروعات کیسے ہوئی:

ابتدا میں ایک غیر مجسم خدا پر دھیان جمانے کی مشق کے طور پر کسی نقطہ یا خالی پتّھر پر دھیان جمانے کی مشق سے مورتی پوجا کی بنیاد پڑی، بعد میں مورتیوں کو دھیان جمانے کیلئے استعمال میں لایا جانے لگا، یہ مورتی ہندو علماء نے غبی ذہن (جاہل) لوگوں کو خدا کے گنوں (صفات) کو سمجھانے کیلئے بنائی تھیں، جیسے خدا علم دیتا ہے، یہ سمجھانے کیلئے سرسوتی کی مورتی بنائی، اس کے ایک ہاتھ میں قلم اور دوسرے ہاتھ میں کتاب تھما دی، یہ طریقہ ویدوں کی تعلیمات کے برخلاف تھا، اسلئے گمراہی پیدا ہوئی، وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ لوگ حقیقت کو بھول گئے اور بعد میں عوام نے ہر ایک مورتی کو ایک آزاد خدا مان لیا، اس طرح ویدوں میں ایک خدا کے جتنے صفاتی نام موجود ہیں اتنے ہی خدا بن گئے اور بعد کے دور میں پُرانوں (पुराणों) کے اثرات نے ان صفات کو بھی تقریباً ختم کر دیا اور ایک خدا کا تصوّر ہی ختم ہو گیا۔

❁❁❁❁

ایک غیر مسلم کا اعتراف حقیقت

دنیا میں بہت سے مذاہب آئے، جو اپنی شکل کھو چکے ہیں، ان کی تعلیمات نیست و نابود ہو چکی ہیں، سوال پیدا ہوتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو مذہب لیکر آئے، اسکی تعلیمات کب تک باقی رہیں گی، اس سوال کے جواب کے لئے ہمیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت کو سامنے رکھنا ہوگا، اگر شخصیت اپنے قول وفعل کے اعتبار سے ہر دور میں قابل قبول ہے تو پھر اس شخصیت کے ذریعہ دنیا میں جو مذہب آیا، اس کی تعلیمات جاری وساری رہیں گی اور حقیقت یہ ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت اور ذات میں ایسی کشش اور جاذبیت ہے جو کسی دور میں کم نہیں ہوگی، بلکہ اس کشش اور جاذبیت میں بنی نوع انسان کے لئے اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔

آخر میں بندہ نے عرض کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہیں، اس کا ذکر آپ کی کتابوں میں بھی کیا گیا ہے، عربی میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم، سنسکرت میں نراشنس، انگریزی میں پیراکلیٹ اور فارسی میں فارقلیط کے نام سے موسوم کیا گیا، پنڈت وید پرکاش اپادھیائے جی نے ایک کتاب ویدوں کے انتم (آخری) نراشنس اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے اور کلکی اوتار نام سے کتابیں لکھی ہیں، جن میں صاف طور سے لکھا ہے کہ حضرت محمدؐ ہی آخری نبی، رسول اور پیغمبر ہیں، بندہ نے عرض کیا کہ مائیکل ایچ ہارٹ نے ''سو عظیم آدمی جو تاریخ پر اثر انداز ہوئے'' کے نام سے کتاب لکھی، جس میں سب سے پہلا نام اور مقام پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا رکھا۔(جی ڈبلیو لائیٹز)

سناتن دھرم کتابوں میں آخرت کا بیان

آخرت کسے کھتے ھیں؟

مرنے کے بعد ہم قیامت کے دن تک عالمِ برزخ (پتر لوک) میں رہیں گے، جب خدا آسمان اور زمین سب کو تباہ کردے گا اس دن کو قیامت کہتے ہیں، اس دن ہر انسان کو اپنے اعمال کا خدا کے سامنے حساب کتاب دینا ہوگا، اعمال کے مطابق خدا بندے کے حق میں جنت یا جہنم کا فیصلہ کرے گا، اس کے بعد کی جو زندگی ہوگی وہ دائمی ہوگی، جنت والے ہمیشہ خدا کی رحمت میں اور جہنم والے ہمیشہ خدا کے عذاب میں رہیں گے، اس کو آخرت کہتے ہیں۔

بھگوت گیتا میں آخرت کے بارے میں شلوک:

شری کرشن جی نے کہا، خدا کہہ رہا ہے کہ: اے قوی بازو والے! اس ادنیٰ (دنیا) کے علاوہ (میری) قدرت کی نشانی آخرت کو بھی جاننے کی کوشش کرو، (جو) میری سب سے اعلیٰ (قدرت کی نشانی ہے) جس پر اس دنیا کا اور اس دنیا کی تمام مخلوقات (کی کامیابی و ناکامی کا) انحصار ہے۔ (بھگوت گیتا ادھیائے نمبر ۷، شلوک نمبر ۵)

پھر اس (آخرت کے) مقام کو تلاش کرنا چاہیے جہاں جا کر (کوئی بھی) دوبارہ (اس دنیا میں) واپس نہیں آتا اور (جہاں جا کر) بلاشبہ اسے (اس) سب سے اوّل ذات (خدا) کی پناہ مل جاتی ہے، (یہ آخرت وہ مقام ہے) جس کی وجہ سے اس قدیم (دنیا کی) شروعات اور پھیلاؤ ہے۔ (بھگوت گیتا ادھیائے نمبر ۱۵، شلوک نمبر ۴)

لیکن اس (دنیا) سے پرے آخرت کی تخلیق ہے (جو) نہ دکھائی دینے والوں سے بھی زیادہ نہ دکھائی دینے والی ہے، وہ ہمیشہ قائم رہنے والی ہے اسی لئے یہ (آخرت) وہ (تخلیق) ہے جو تمام مخلوقات کے خاتمے پر بھی ختم نہیں ہوگی۔ (بھگوت گیتا ادھیائے ۸، شلوک نمبر ۲۰)

اس (آخرت) کو (خدا) نہ دکھائی دینے والی اور لافانی کہہ رہا ہے، اس طرح (خدا) (اسے) سب سے اعلیٰ منزل حیات (بھی) کہہ رہا ہے کہ جسے حاصل کر لینے کے بعد (انسان دنیا میں) واپس نہیں آتے (خدا یہ بھی کہہ رہا ہے کہ) وہ (آخرت کا) سب سے اعلیٰ مقام ہی میرے رہنے کی جگہ ہے۔ (بھگوت گیتا ادھیائے ۸، شلوک نمبر ۲۱)

بھگوت گیتا میں آخرت کے بارے میں اتنے واضح شلوک ہیں پھر بھی عام ہندو بھائی کا آخرت کے بارے میں کوئی تصور یا عقیدہ نہیں ہے، اس کی وجہ مندرجہ ذیل وجوہات ہیں۔

(۱) بھگوت گیتا کا ایک شلوک اس طرح ہے۔

شری کرشن جی نے کہا خدا کہہ رہا ہے کہ ''اے ارجن! خدا کے مقام کے اطراف میں جتنے بھی عالم ہیں وہاں بار بار (زندگی اور مرنے کا) چکر چلتا رہتا ہے؛ لیکن اے کُنتی کے بیٹے مجھ کو پانے کے بعد بار بار پیدائش نہیں ہوتی''۔ (بھگوت گیتا ادھیائے ۸، شلوک نمبر ۱۶)

(اس شلوک میں بار بار مرنے جینے کا مفہوم ایسا ہے کہ جہنم میں جب گنہگار کا جسم سزا کے لائق نہ ہوگا تو اسے پھر نیا جسم دیا جائے گا، یعنی گنہگار کے وجود کا جل کر راکھ ہونا اور پھر نیا جسم ملنا یہ سلسلہ بار بار چلتا رہے گا، یہی بات قرآن کریم میں ہے کہ جب چمڑی جل جائے گی تو نئی چمڑی دی جائے گی۔

(۲) گروڑ پُران کے ایک شلوک کا مفہوم ہے کہ کُل ۸۴/لاکھ جہنم ہیں اور گنہگار کو ایک جہنم سے دوسرے جہنم میں ڈالا جاتا ہے اس طرح اسے تمام ۸۴/لاکھ جہنموں سے گزرنا ہوگا۔

(۳) ویدوں اور پُران میں کئی ایسے شلوک ہیں جن میں پُنر جنم کا لفظ استعمال ہوا ہے (جس کا مفہوم دراصل آخرت میں پھر سے اُٹھایا جانا ہے نہ کہ بار بار پیدا ہونا)۔

مندرجہ بالا شلوک اور تعلیم کا ان کے علماء نے ایسا مفہوم نکالا کہ انسان گناہ کرتا ہے تو پھر اسے اپنے گناہوں کی سزا پانے کے لئے اس زمین پر بار بار پیدا ہونا ہوگا اور جب وہ گناہ سے پاک ہو جائے گا تو خدا کو پالے گا (خدا میں سما جائے گا) اور ان کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ ایک بار انسان کی نسل میں پیدا ہونے کے بعد پھر دوسرے جنم میں انسان کی طرح پیدا ہونے کے پہلے ۸۴/لاکھ بار دوسرے جاندار کی شکل میں بھی پیدا ہونا ہوگا۔

چھاندوگیہ اُپنیشد (ادھیائے ۵/کھنڈ ۱۰/اور منتر نمبر ۱۰/۱) میں پُنر جنم کی تعلیم ہے اور اسی چھاندوگیہ اُپنیشد (ادھیائے ۸/کھنڈ ۶/اور منتر نمبر ۵) میں پُنر جنم کی نفی ہے۔

اسی طرح برح دار نیک اپنیشد (बृहदारण्यक उपनिषद) کے چوتھے ادھیائے کے چوتھے کھنڈ کے منتر نمبر ۳ میں پُنر جنم کی تعلیم ہے، مگر اسی اپنیشد کے ادھیائے پانچ، کھنڈ ۱۰/اور شلوک نمبر ۱ میں پُنر جنم کی نفی ہے، دونوں اُپنیشدوں میں دونوں طرح کی تعلیم ہے، یعنی پُنر جنم ہونے کی اور نہ ہونے کی ہے، اس لئے مہاراج وکاس آنند برہمچاری نے اپنی کتاب ''پُنر جنم ایک رہسیہ'' میں لکھا ہے کہ جو تعلیم ویدوں کے مطابق ہوگی وہی مانی جائے گی اور چونکہ وید پُنر جنم کی تعلیم نہیں دیتے اس لئے پُنر جنم نہیں ہوتا ہے یہی مانا جائے گا اور جو کچھ اپنیشدوں میں پُنر جنم کے بارے میں لکھا ہے وہ تحریف ہے، ان ساری دلیلوں کے باوجود تقریباً تمام ہندو علماء آخرت کے نظریہ کو ماننے سے انکار کرتے ہیں۔

بھگوت گیتا میں پُنر جنم کی نظریے کی نفی اس طرح ہے:

مندرجہ ذیل چار شلوک سے آپ بھگوت گیتا کے پُنر جنم کے نظریہ کو سمجھ سکتے ہیں۔

شری کرشن جی نے کہا خدا کہہ رہا ہے کہ ''پھر اس (آخرت کے) مقام کو تلاش کرنا چاہئے جہاں جا کر (کوئی بھی) دوبارہ (اس دنیا میں) واپس نہیں آتا اور (جہاں جا کر) بلاشبہ اسے (اس) سب سے اوّل ذات (خدا) کی پناہ مل جاتی ہے (یہ آخرت وہ مقام ہے) جس کی وجہ اس قدیم (دنیا کی) شروعات اور پھیلاؤ ہے۔ (بھگوت گیتا ادھیائے ۱۵، شلوک نمبر ۴)

میری نہ دکھائی دینے والی مورتی، (جسم یا شکل) کے ذریعے، اس ساری دنیا کا پھیلاؤ ہے، تمام مخلوقات مجھ سے قائم ہیں اور مَیں ان سے قائم نہیں ہوں۔ (بھگوت گیتا ادھیائے ۹، شلوک نمبر ۴)

اور (میں) مخلوقات میں موجود نہیں ہوں اور مخلوقات مجھ میں موجود نہیں ہیں (ثبوت کے طور پر) میری قدرت سے جڑی ہوئی (مخلوقات) کو دیکھو (تو معلوم ہوگا کہ) میں از خود تمام مخلوقات کا (اکیلا) خالق اور تمام مخلوقات کو پالنے والا ہوں۔ (بھگوت گیتا ادھیائے ۹، شلوک نمبر ۵)

مرنے والے فطری اوصاف کے مطابق جہنم میں مندرجہ ذیل طریقے سے رکھے جاتے ہیں:

۱- (ایمان کے بغیر) نیکی کو قائم کرنے والے (جہنم میں) اوپر کی طرف (رکھے) جاتے ہیں۔

۲- بدی کی صفت پر قائم رہنے والے درمیان میں مقام کرتے ہیں۔

۳- گمراہی کی صفت والے جاہل ومنافق اور سرکش لوگ بالکل نیچے کی طرف (رکھے جاتے ہیں)۔ (بھگوت گیتا ادھیائے ۱۴، شلوک نمبر ۱۸)

ان شلوکوں سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ خدا نے سب کو بنایا ہے، خدا کی قدرت سے سب جیتے مرتے ہیں اور مرنے کے بعد پھر کوئی دوبارہ اس دنیا میں نہیں آتا ہے اور خدا نہ کسی میں سماتا ہے اور نہ کوئی روح خدا میں سماتی ہے اور گنہگار انسان کا جہنم میں جانا طے ہے، تو بار بار جنم سے کیا مقصد حل ہوگا۔

آخرت کے عقیدہ کو اس لئے نہیں مانا جاتا تاکہ بار بار جنم لینے کے عقیدہ کو تقویت ملے اور بار بار جنم لینے کے نظریے کو اس لئے عام کیا

جاتا ہے تاکہ ذات پات کے بھید بھاؤ کو جائز قرار دیا جاسکے اور ذات پات کے بھید بھاؤ کو اس لئے بڑھاوا دیا جاتا ہے تاکہ اپنے ناجائز ظلم کو جائز قرار دیا جاسکے۔

ایک اچھوت جب پوچھتا ہے کہ میرا کیا گناہ ہے کہ مجھے اچھوت مانا جاتا ہے تو جواب دیا جاتا ہے کہ یہ تیرے پچھلے جنم کے گناہوں کی سزا ہے اور ہم جو راج کر رہے ہیں وہ ہمارے پچھلے جنم کے اچھے اعمال کا نتیجہ ہے، اس لئے تم ہماری غلامی کرتے رہو اور ہم تم پر راج مذہبی حق کے ساتھ کرتے رہیں۔

بھگوت گیتا میں ذات پات کے تعلیم کی نفی:

بھگوت گیتا کے دو شلوک اس طرح ہیں:

شری کرشن جی نے کہا کہ خدا کہہ رہا ہے کہ تمام مخلوقات کو میں غیر جانبداری مساوات اور انصاف کی نظر سے دیکھتا ہوں، میرے لیے نہ کوئی قابل نفرت ہے (اور) نہ ہی قابل محبت ہے؛ لیکن مجھ پر ایمان رکھتے ہوئے جو شخص (میری) عبادت کرتا ہے، بلاشبہ وہ میرے لیے ہے اور میں اس کے لئے ہوں۔ (بھگوت گیتا ادھیائے ۹، شلوک نمبر ۲۹)

اگر کوئی انتہائی گنہگار شخص بھی کسی اور (مخلوق یا دیوتا) کی عبادت کئے بغیر مجھ پر ایمان لے آتا ہے (تو) بلاشبہ اسے سادھو (نیک انسان) ماننا چاہئے کیوں کہ حقیقت میں وہ مکمل (اور صحیح) ایمان اور عقیدے والا ہے۔ (بھگوت گیتا ادھیائے ۹، شلوک نمبر ۳۰)

یعنی خدا کے لئے سب برابر ہیں، مگر جو ایک خدا پر ایمان لے آئے اسے سادھو کی طرح محترم اور باعزت مانا جائے گا، سادھو یعنی نیک انسان، اسی طرح اگر سارا سماج ایک خدا کی پرستش کرنے لگے تو سماج کے سارے لوگ سادھو کی طرح باعزت اور محترم ہوں گے۔

حجۃ الوداع کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی کہا تھا کہ تم میں کوئی ادنیٰ اور اعلیٰ نہیں ہے، خدا کے نزدیک وہی عزت دار ہے جو متقی اور پرہیزگار ہے۔

مولانا قاری مفتی محمد مسعود عزیزی ندوی کی

اہم تصانیف

۱- مختصر تجوید القرآن (بروایت حفص اردو)
۲- بچوں کی تمرین التجوید (تجوید کے قواعد، مشق اور طریقہ تدریس اردو)
۳- جیب کی تجوید (تجوید کے ضروری قواعد کا پاکٹ سائز مجموعہ)
۴- ریاض البیان فی تجوید القرآن (بروایت حفص عربی)
۵- رہنمائے سلوک و طریقت
۶- مراجع الفقہ الحنفی ومیزاتہا
۷- الامامۃ فی الصلاۃ ومسائلہا واحکامہا
۸- التدخین بین الشرع والطب
۹- حیات عبدالرشید ۲۰۰ روپے
۱۰- سیرت مولانا محمد یحییٰ کاندھلویؒ
۱۱- تذکرہ مولانا سید محمد میاں دیوبندیؒ
۱۲- تذکرہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ
۱۳- تذکرہ علامہ سید سلیمان ندویؒ
۱۴- تذکرہ حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ
۱۵- چند مایہ ناز اسلاف قدیم وجدید
۱۶- مقالات ومشاہدات
۱۷- مکتوبات اکابر
۱۸- چندہ دینے، دلوانے اور لینے کے آداب واصول
۱۹- افکار دل (۳۰ تقریروں کا مجموعہ)
۲۰- تذکرہ حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب رائے پوریؒ
۲۱- مدارس کا نظام تحلیل وتجزیہ
۲۲- سیرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
۲۳- میری والدہ مرحومہ (نقوش وتأثرات)
۲۴- قادیانیت نبوت محمدیؐ کے خلاف بغاوت
۲۵- لڑکیوں کی اصلاح وتربیت
۲۶- تذکرہ حضرت حافظ عبدالرشید رائے پوری
۲۷- نقوش حیات حضرت مولانا عبدالرحیم متالا
۲۸- ملفوظات حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رائے پوریؒ
۲۹- تصوف اور اکابر دیوبند
۳۰- امامت کے احکام ومسائل
۳۱- فقہ حنفی کے مراجع اور ان کی خصوصیات
۳۲- اللہ ورسول کی محبت
۳۳- ماں باپ اور اولاد کے حقوق
۳۴- عقائد اور ارکان اسلام
۳۵- سیرۃ النبی الأکرم
۳۶- میرے شیخ ومرشد مفکر اسلام
۳۸- القادیانیۃ ثورۃ علی النبوۃ المحمدیۃ
۳۹- Rules of Raising Funds
۴۰- Beliefs and Pillars of Islam
۴۱- The Laws Pertaining to Imamat
۴۲- The Rights of Perents and children
۴۳- Guidelines for Sulook and Tareeqat

ملنے کا پتہ

مرکز احیاء الفکر الاسلامی مظفرآباد، سہارنپور (یوپی)

Mob: 09719831058 - 09719639955

سناتن دھرم کی کتابوں میں پیغمبروں کا بیان

چاروں ویدوں میں حضرت آدم، حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت اسماعیل علیہم السلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ملتا ہے، اپنیشد اور پُرانوں میں بھی حضرت آدم، حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت عیسیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہے۔

پہلے تو ہندو علماء نے ان کتابوں میں کسی بھی پیغمبر کے ذکر کا انکار کیا یا یہ بات چھپائے رکھی اور چونکہ عوام سنسکرت نہیں جانتے تھے، اس لئے ایک لمبے عرصے تک کسی کو اس کا علم نہ تھا، آج کے دور میں جب حکومت خود سنسکرت زبان کو اسکول اور کالجوں میں عام کرنے کی کوشش کر رہی ہے اور کچھ کھُلے ذہن کے سنسکرت زبان کے ماہرین نے بھی ویدوں اور پُرانوں میں موجود پیغمبروں کے ذکر کو لوگوں میں عام کر دیا تو ان کے علماؤں نے وہ کتابیں ہی غائب کر دی ہیں جن میں ان کا ذکر تھا، سنگرام پُران، بھویشیہ پُران اور الوپنیشد وغیرہ، یہ کتابیں اب دُکانوں پر اور لائبریریوں میں دستیاب نہیں ہیں، یا کتابیں اگر مل بھی جائیں تو وہ شلوک ان میں نہیں ہوتے ہیں جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کا ذکر تھا، ان کتابوں کو پڑھ کر سنسکرت کے ماہرین نے جو کتابیں لکھی تھیں صرف وہی کتابیں اب دستیاب ہیں، اس زمانے میں سنسکرت کے ماہرین میں ڈاکٹر وید پرکاش اُپادھیائے کا نام سب سے نمایاں ہے، یہ پنجاب یونیورسٹی (چنڈی گڈھ) کے پروفیسر تھے، انہوں نے کئی کتابیں لکھی ہیں، جس میں آپ نے یہ ذکر کیا کہ ویدوں میں جسے نراشنس کہا جاتا ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں، کلکی پُران میں جس کلکی اوتار کی پیشین گوئی کی گئی ہے وہ بھی نبی کریم ﷺ ہی ہیں، آپ کی ایک کتاب کا نام ہے ''ویدوں اور پُرانوں کے آدھار پر دھارمک ایکتا کی جیوتی'' اس میں انھوں نے بھویشیہ پُران کے حوالے سے بہت سے پیغمبروں کا ذکر کیا ہے، میں یہ کتاب ڈاکٹر وید پرکاش اُپادھیائے کی کئی کتابیں اور مولانا شمس نوید عثمانی کی کتاب ''اگر اب بھی نہ جاگے تو'' کو پڑھ کر ہی لکھ رہا ہوں، ڈاکٹر وید پرکاش اُپادھیائے کی کتابیں آپ میرے ویب سائٹ سے مفت ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں۔

اوتارواد کے نظریہ کی بنیادی وجہ:

ہمارے پاس احادیث کا عظیم ذخیرہ ہے، جس کی وجہ سے قرآن کریم کی تمام آیتوں کی تشریح ہم بغیر کسی غلطی اور گمراہی کے کرتے ہیں، مگر ہندو بھائیوں کے پاس احادیث جیسا کوئی علم نہیں ہے اس لئے ویدوں کے کچھ شلوک کی تشریح کرنا ان کے لئے سخت دشوار ہوتا ہے اور اس کام میں وہ غلطی بھی کرتے ہیں، ان کی مشکلات کی کچھ مثالیں مندرجہ ذیل ہیں، رِگ وید کا پہلا منتر ہے ''ساری عبادتیں اور تعریفیں اگنی کے لئے ہیں''۔ (رِگ وید ۱۔۱۔۱)

یہاں پر اگنی سے مراد اللہ تعالیٰ ہیں، یہ قرآن کریم کی پہلی آیت الحمد اللہ ربِ العالمین کی طرح ہے، جس کا مفہوم ہے کہ سب طرح کی تعریف خدا کو ہی سزادار ہے جو تمام مخلوقات کا پروردگار ہے۔

اب رِگ وید کے اس منتر کو پڑھ کر دیکھئے، اگنی وہ انسان (ہے) جو عبادت گزاروں سے خوش ہوتا ہے''۔ (رگ وید: ۱۔۳۱۔۱۵)

اب اس منتر کی تشریح کس طرح کریں؟

سورۂ توبہ کی آیت نمبر ۱۲۸/ اس طرح ہے، تمہاری تکلیف ان کو گراں معلوم ہوتی ہے اور وہ تمہاری بھلائی کے بہت خواہشمند ہیں اور مؤمنوں پر نہایت شفقت کرنے والے (رؤف) اور مہربان (رحیم) ہیں۔

ہم احادیث کے بنیاد پر یقین کے ساتھ کہتے ہیں کہ اس آیت میں خدا کا نام (رؤف اور رحیم) ہونے کے باوجود یہ بات صرف اور صرف

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے اور اس کا دوسرا کوئی مفہوم ہو ہی نہیں سکتا، مگر ہندو بھائیوں کے پاس احادیث کا ذخیرہ جیسا کوئی علم نہیں ہے اس لئے بہت سے شلوکوں کی تشریح میں وہ دھوکا کھا جاتے ہیں اور مندرجہ بالا شلوک کا وہ ایسا مفہوم سمجھتے ہیں کہ خدا ہی ہے جو انسانوں کی شکل میں زمین پر ظاہر ہوتا ہے۔

جبکہ یہاں پر اگنی سے مراد نبی کریم ﷺ ہیں اور اس شلوک میں آپ روح احمد کی کیفیت میں ہیں (احمد، محمدؐ اور محمود یہ نبی کریم ﷺ کی تین کیفیتیں ہیں، ان کے بارے میں زیادہ معلومات کے لئے میری کتاب ''خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ کے نور کی حقیقت'' کا مطالعہ کریں)۔

تو ہندو بھائی اس لئے گمراہ ہوئے کہ ان کے علماء نے خدا اور خدا کے رسولوں کی باتیں ان سے چھپا کر رکھیں اور وہ اس لئے بھی گمراہ ہوئے کہ خود ان کے علماء کو اس بات کا علم نہیں تھا کہ کبھی کبھی خدا اپنے پیغمبروں کو بھی اپنے نام سے مخاطب کرتا ہے، اس لئے ان کی کتابوں کو پڑھتے وقت ہم اس بات کو ذہن میں رکھیں گے کہ ان کی کتابوں میں برہما، اگنی وغیرہ نام خدا کے ساتھ کئی پیغمبروں کیلئے بھی استعمال ہوا ہے، اس لئے شلوک پڑھتے وقت دھوکہ نہ کھائیں اور یہ سمجھنے کی کوشش کریں کہ یہ لفظ خدا کیلئے ہے یا یہاں کسی پیغمبر کا ذکر ہے اور ایک بات یاد رکھیں کہ جیسے ہم اسلام میں رسول کو رسول پیغمبر یا نبی کہتے ہیں ویسے ہندو مذہب میں پیغمبروں کو منو، آچاریہ اور رِشی بھی کہتے ہیں، مثال کے طور پر نبی کریم ﷺ کی پیشین گوئی میں آپ کو آچاریہ اور مَامِہَے رِشی کہا گیا ہے اور حضرت آدمؑ کو رِگ وید میں منو بھی کہا گیا ہے۔

ہندو مذہب کی کتابوں میں رسول بھیجنے کی وجہ:

شری مد بھاگوت پُران کا ایک شلوک اس طرح ہے: جب بھی بھلائیاں کم ہو کر گناہ بہت بڑھ جاتے ہیں، تو ہری جو تمام خداؤں کا خدا ہے وہ یقیناً (رہنمائی کیلئے) ایک جان پیدا کرتا ہے۔ (شری مد بھاگوت پُران ۹:۲۴:۵۶/ بحوالہ اگر اب بھی نہ جاگے تو)

تو زمین پر گناہ جب بڑھ جاتے ہیں تو بُرائی کو ختم کرنے اور بھلائی کو بڑھانے کیلئے خدا رسول پیدا کرتا ہے، اس شلوک میں جس جان کو پیدا کرنیکی بات کہی گئی ہے وہ پیغمبروں کی دنیا میں پیدائش کی طرف اشارہ ہی ہے۔

بھگوت گیتا کا ایک شلوک اس طرح ہے: شری کرشن جی نے کہا خدا کہہ رہا ہے کہ بلاشبہ میں سب سے اوّل ذات ہوں، اس لئے تمام دیوتاؤں (فرشتوں) کے اور عظیم رِشیوں کے متعلق سب کچھ جانتا ہوں اور میری شروعات کو یا میرے ظاہر ہونے کو نہ ہی دیوتا (فرشتے) جانتے ہیں اور نہ ہی بڑے بڑے رِشی جانتے ہیں۔ (۹:۲)

اس شلوک میں جنھیں دیوتا کہا گیا ہے وہ فرشتے ہیں اور جنھیں رِشی کہا گیا ہے وہ رسول ہیں کیونکہ انسانوں کو دنیا میں بھیجنے کے پہلے فرشتے تھے اور پیغمبروں کی روحیں بھی موجود تھیں جن سے اللہ تعالیٰ نے وعدہ لیا تھا، یہاں رِشی سے مراد پیغمبر ہی ہیں نہ کہ عالم یا ولی، مگر چونکہ ہندو بھائیوں کے یہاں رسالت کا تصوّر رہی نہیں ہے اس لئے وہ ہمیشہ رشی اور آچاریہ سے مراد انسانی نسل کے عالم عابد یا زاہد وغیرہ ہی لیتے ہیں۔

بھگوت گیتا کا ایک شلوک اس طرح ہے: شری کرشن جی نے کہا، خدا کہہ رہا ہے کہ ''قدیم زمانے کے سات بڑے رِشی اور منو کی نسل سے بھیجے جانے والے چودہ، دل و دماغ سے غور و فکر کرتے ہوئے میری رضا پر چلنے والے تھے، اس دنیا میں یہ سب انسان سب سے پہلے تخلیق کئے جانے والے انسان (آدم) سے اور ان (منو کی نسل) سے ہی پیدا ہوئے ہیں''۔ (بھگوت گیتا ادھیائے ۱۰، شلوک نمبر ۶)

ان چودہ منو کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

१. स्वायंभव मनु	२. स्वारोचिष मनु
३. उत्तम मनु	४. तामस मनु
५. रैवत मनु	६. रौच्य मनु
७. मौत्य मनु	८. चाक्षष मन
९. दक्ष या मेरूसावीर्ण मनु	१०. ब्रम्हसावीर्ण (कश्यप) मनु
११. धर्म सावीर्ण मनु	१२. रूद्रसावीर्ण मनु
१३. वैवस्वत मनु	१४. सावीर्ण मनु

اس میں स्वायंभव मनु حضرت آدمؑ ہیں اور वैवस्वत मनु حضرت نوحؑ ہیں، حضرت آدمؑ کو स्वायंभव یعنی خود سے پیدا ہونے والا اس لئے کہا گیا کیوں کے آپ بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے تھے۔

ہندو بھائیوں کا ایسا عقیدہ ہے کہ منو اور ان کی نسل سے پیدا ہونے والے چودہ لوگ یہ خدا کا اوتار نہیں تھے نہ یہ دیوتا تھے اور نہ یہ کوئی روحانی مخلوق تھے، یہ لوگ انسان ہی تھے اور خدا کا حکم انسانوں تک پہنچانے کیلئے پیدا ہوئے تھے، جب تیرہویں ویوسوت منو (वै वस्वत मन) (حضرت نوحؑ) اس دنیا سے گزر گئے تو انھوں نے جو خدا کے احکام لوگوں کو دیئے تھے وہ لوگوں نے یاد رکھا اور کتابی شکل میں لکھ لیا، اسی کتاب کو منو سمرتی کہتے ہیں اور یہ ہندو بھائیوں کے مذہبی قانون کی کتاب ہے۔

یہ ساری حقیقت صرف پیغمبروں پر ہی فٹ ہوتی ہے، پھر بھی ہندو بھائیوں کی رسالت پر عقیدہ نہیں ہے، اب ہم ہندو بھائیوں کے کتابوں میں پیغمبروں کے ذکر کی تفصیل جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔

حضرت آدمؑ کا بیان:

حضرت آدمؑ کو رِگ وید میں منو کہا گیا ہے، وہ شلوک اس طرح ہے:

شلوک जनं मनुजातं। (رِگ ویدا:۱:۴۵)

یعنی سب منو کی اولاد ہیں۔

بھگوت گیتا میں حضرت آدمؑ کو پہلا انسان کہا گیا ہے، وہ شلوک اس طرح ہے:

ارجن نے کہا: اے خدا! آپ سب سے پہلے پیدا ہونے والے انسان (آدم) کے حاکم ہیں ہوا، آگ، پانی اور چاند کے منتظم ہیں، سب سے پہلے باپ (آدم) کے عظیم (خدا)! آپ کو میں سجدہ کرتا ہوں، آپ کے آگے سر جھکا تا ہوں۔ (ادھیائے ۱۱، شلوک نمبر ۳۹)

بھویشیہ پُران میں حضرت آدمؑ کا ذکر اس طرح ہے:

आदमो नाम पुरूषः पत्नी **हव्यवती** स्मृता।

विष्णुकर्दमतो जातो म्लेच्छवंशप्रवर्घनौ।।

द्विशताष्टसहस्त्रे द्वे शेषे तु द्वापरे युगे।

म्लेच्छदेशस्य या भूमिर्भविता कीर्तिमालिनी।।

इन्द्रियाणि दमित्वा यो ह्यात्मध्यान परायणः।

तस्मादादनामासों पत्नी हव्यवती स्मृता।।

प्रदाननगरस्यैव पूर्वभागे महावनम्।।

इश्वरेण कृतं रम्यं चतुः क्रोशायंत स्मृतम्।

पापवृक्षतले गत्वा पत्नीदर्शनतत्परः।

कलिस्तत्रागतस्तूर्ण सर्परूपं हि तत्कृतम् ।।

वंचिता तेन धूर्तेन विष्ण्वाज्ञा भगंतांगता।

खादित्वा तत्फलं रम्यं लोकमार्गप्रदं पतिः।।

उदुम्बरस्थ पत्रैश्च ताम्यां वाय्वशनं कृतम।

सुताः पुत्रास्ततो जाताः सर्वे म्लेच्छा वभूविरे।।

त्रिशोत्तरं नवशतं तस्यायुः परिकीर्तितम्।

फलानां हवनं कुर्वन्पत्न्या सह दिवं गतः।।

(भविष्य पुराण, प्रतिसर्ग पर्व, प्रथम खण्ड, चतुर्थ अध्याय)

पुस्तकः-वेद व पुराणों के आधार पर धार्मिक एकता की ज्योति,

लेखकः डॉ.वेद प्रकाश उपाध्याय

’’آدمؑ اور حوّا وشنو کی گیلی مٹی سے پیدا ہوئے، جنت (प्रदान नगर) کے مشرقی حصہ میں پرمیشور کے ذریعے بنایا گیا خوبصورت چار کوس کے رقبہ کا بہت بڑا جنگل تھا، گناہ والے درخت کے نیچے جا کر بیوی کو دیکھنے کی بیتابی سے آدمؑ حوّا (हव्यवती) کے پاس گئے، تبھی سانپ کی شکل بنا کر وہاں فوراً شیطان (कलि) نمودار ہوا، اس چالاک دشمن کے ذریعے آدمؑ اور حوا ٹھگ لیے گئے اور وشنو کے حکم کو توڑ ڈالا اور دنیا کا راستہ دکھانے والے اس پھل کو شوہر نے کھا لیا، ان دونوں کے ذریعے گولر کے پتّوں سے حوا کی غذا حاصل کی گئی تب ان دونوں سے بہت سی اولادیں پیدا ہوئیں سب ملیچھ کہے گئے، آدمؑ کی عمر نو سو تیئیس سال ہوئی۔ (بھویشیہ پُران، پرتی سنگ پُرو پہلا کھنڈ، چھوتھا ادھیائے/ بحوالہ اگر اب بھی نہ جاگے تو)

ہری ونش پُران میں حضرت آدمؑ کا ذکر اس طرح ہے: برہما نے

اپنے جسم کے دوٹکڑے کئے، جس میں ایک حصّہ مرد اور دوسرا عورت کا بن گیا، ہندو بھائی حضرت آدمؑ کی اس کیفیت کو اردھ ناریشور کہتے ہیں اور مورتی بنا کر پوجتے ہیں، ہندو بھائی اس بات سے غافل ہیں کہ یہ ایک پیغمبر کا واقعہ ہے، وہ اسے (خدا) برھما ہی سمجھتے ہیں)۔

حضرت آدم علیہ السلام کی نسل کا ذکر:

حضرت آدم علیہ السلام کے بعد ان کی نسل کا بھویشیہ پُران میں اس طرح ذکر ہے:

حضرت آدمؑ کے بڑے بیٹے شویت (श्वेत) نام سے مشہور ہوئے ان کی عمر نوسو (۹۰۰) سال ہوئی، ان کا جانشین انوح (अनुह) ہوئے جو پیغمبری کے عہدے پر سو سال سے کچھ کم مدت تک رہے، ان کے جانشین کناش कीनाश ہوئے جنھوں نے حضرت آدمؑ کی طرح پیغمبری کا عہدہ سنبھالا، ان کا بیٹا محلّل महल्लल ہوئے، جنھوں نے ۸۹۵/ سال حکومت کی، ان سے مانگر (मानगर) بسا، ان کے بیٹے کا نام ورد विरद تھا، جنھوں نے ۹۰۸/سال تک حکومت کی، انھوں نے اپنے نام سے شہر بسایا، ان کا بیٹا حنوک हनुक خدا کی عبادت میں غرق رہتا تھا، انھوں نے ۳۶۵/سال تک حکومت کی، ملیچھ مذہب کو قائم کرکے انھوں نے جنت کی طرف کوچ کیا، حنوک کے بیٹے کا نام ماتوچل मतोच्छिल تھا، انھوں نے ۹۷۰/سال حکومت کی، ان کے بیٹے کا نام تومک तोमक تھا، انھوں نے ۷۷۷/سال حکومت کی، ان کے بیٹے کا نام نیوح न्यूह تھا۔

तस्माज्जातः सुतः श्रेष्टः श्वेतनामेति यिश्रुतः ।

द्वादशोत्तरयर्ष च तस्यायुः परिकीर्तितम।।

अनुहस्तस्य तनयः शतहीनं कृतं पदम।

कीनाशस्तस्तस्य सुतः पंचहीनं शतं नय।

तेन राज्यं कृतं तत्र तस्मान्मानगरं स्मृतम।।

तस्माच्च विरदो जातो राज्यं षष्ट् युत्तरं समाः।

ज्ञे यं नवशतं तस्य स्यनाम्ना नगरं स्मतम।।

हनूकस्तस्य तनयो विष्णुभक्तिपरायणः।

फलानां हवनं कुर्वन् 'तत्व ह्यसि' जयन सदा।।

त्रिशतं पंचषष्टिश्च राज्यं वर्षाणि तत्समतम।

सदेहः स्वर्गमायातो म्लेच्छधर्मपरायणः ।।

राज्यं नवशतं तस्य सप्ततिश्च स्मृताः समाः ।।

लोककस्तस्य तनयो राज्यं सप्तशतं समाः।

सप्तसप्ततिरेवास्य तत्पश्चात्स्वर्गतिंगतः।

(भविष्य पुराण, प्रतिसर्ग पर्व, प्रथम खण्ड, चतुर्थ अध्याय)

पुस्तकः-वेद व पुराणों के आधार पर धार्मिक एकता की ज्योति,

लेखकः डॉ.वेद प्रकाश उपाध्याय

حضرت نوحؑ کا بیان:

ویدوں میں حضرت نوح علیہ السلام کو منو کہا گیا ہے۔

ویدوں میں حضرت نوحؑ کا ذکر اس طرح ہے: ''اے اگنی نوحؑ آپ کی رسالت کی تصدیق کرتے ہیں''۔(رِگ وید: ا۔۱۳۔۴)

مندرجہ بالا منتر کے ذیل میں ویدوں کے مترجم گرفتھ نے اپنے انگریزی ترجمے میں نوٹ لکھا ہے کہ نوحؑ لاجواب شخصیت اور انسانوں کے نمائندے تھے، تمام نسل انسانی کے باپ (سیلاب کے بعد آدم ثانی کی حیثیت) اور پہلی شریعت کے شروع کرنے والے تھے۔

چاروں ویدوں میں حضرت نوحؑ کا نام ۷۵/ جگہ آیا ہے، ۵۱/ مقامات پر رِگ وید میں، ۲/جگہ یجروید میں، ۱۴/جگہ اتھروید میں اور ۸/ مقامات پر سام وید میں حضرت نوحؑ کا نام منو کے نام سے موجود ہے۔

پُرانوں میں حضرت نوحؑ کا ذکر اس طرح ہے:

तस्माज्जतः सुतो न्युहो निर्गतस्तूह एव सः।

तस्मान्न्यूहः स्मृतः प्राज्ञैः राज्यं प्त्र् चशतंकृतम।।

सीमः शमश्च भावश्च त्रय पुत्रा बभूविरे।

न्यूहः स्मृतां विष्णु भक्तस्सोऽहं ध्यानपरायणः।।

एकदा भगवान विष्णुस्तंत्स्वप्ने तु समागतः।

वत्स न्यूह श्रृणुष्वेदं प्रलयः सप्तमेऽहनि।

भविता त्वं जनैस्साध्र्द नावमारूह्य सत्वरम।

जीवनं कुरू भक्तेन्द्र सर्वश्रेष्ठो भविष्यसि।।

तथेति मत्वा स मुनिर्नावं कृत्वा सुपुष्ठिताम।

हस्तत्रिशतलम्बां च प्ञ् चाशद्धस्तविस्तृताम।।

त्रिशद्वस्तोच्छतां रम्यां सर्वजीवसमन्विताम।

आरूह्य स्वकुलैस्सार्द्ध विष्णुध्यानपरोऽभवत्।।

(भविष्य पुराण, प्रतिसर्ग पर्व, प्रथम खण्ड, चतुर्थ अध्याय)

पुस्तकः-वेद व पुराणों के आधार पर धार्मिक एकता की ज्योति,

लेखकः डॉ.वेद प्रकाश उपाध्याय

بھویشیہ پُران میں حضرت نوح علیہ السلام کو نیوح (न्यूह) کے نام سے یاد کیا ہے، وہ ذکر اس طرح ہے: ''اس سے نوحؑ نامی بیٹا پیدا ہوا، اس نے پانچ سو سال تک راج کیا، وشنو کا بندہ نوح علیہ السلام وحدت الوجود کے دھیان میں محو تھا، ایک بار وشنو نے اُسے خواب میں بتایا کہ اے پیارے نوحؑ سنو! ساتویں دن حشر برپا ہوگا، تم لوگوں کے ساتھ کشتی میں فوراً بیٹھ جانا، اے اندر کے بھکت اپنی جان بچاؤ، تم سربلند ہوگے، اسی طرح (وشنو کی بات) مان کر اس بزرگ ہستی نے تین سو ہاتھ لمبی پچاس ہاتھ چوڑی اور تین سو ہاتھ گہری خوبصورت کشتی ایجاد کی، سبھی جانداروں کے جوڑوں اور اپنے اہل خاندان کے ساتھ سوار ہوکر وشنو کے دھیان میں محو ہوگیا، چالیس دن تک زبردست بارش ہوئی، بھارت ورش پانی میں ڈوب گیا اور چار سمندر مل گئے اور بیکراں ہوگئے، اللہ والا برگزیدہ نوحؑ اپنے اہل خاندان کے ساتھ طوفان ختم ہونے پر وہاں رہنے لگا، نوح علیہ السلام کے بیٹے سام، حام اور یاقوت مشہور ہوگئے۔ (ترجمہ: اگر اب بھی نہ جاگے تو)

حضرت ابراھیمؑ کا بیان:

اتھرووید میں حضرت ابراہیمؑ کو برہما کہا گیا ہے، اتھرووید (کانڈ ۱۰، سُکت ۲/ اور منتر ۲۶/۲۵) میں پُرش میدھا کے نام سے کچھ شلوک ہیں، پُرش میدھا کا لفظی مفہوم ہے انسانی قربانی، دراصل اس میں حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہم السلام کے قربانی والے واقعہ کا ذکر ہے، ان شلوکوں میں حضرت اسماعیلؑ کو اتھرو کہا گیا ہے، ان میں سے ایک شلوک مندرجہ ذیل ہے:

मूर्धानमस्य संसीव्याथर्वा हृदयं च यत्।

मस्तिष्कादूर्ध्वः प्रैरयत् पवमानोधि शीर्षतः ।।२६।।

اس شلوک کا مفہوم اس طرح ہے کہ اتھرو (حضرت اسماعیلؑ) نے اپنے والد برہما (حضرت ابراہیمؑ) کی بات دل وجان سے مان لی اور پاکیزگی ان کے چہرے سے جھلک رہی تھی۔

(Hazrat Mohammad in world Scripture, Page no. 137)

یہ قرآن کریم کی اس آیت کی طرف اِشارہ ہے جس میں حضرت ابراہیمؑ حضرت اسماعیلؑ سے اپنے خواب کا ذکر کرکے ان کی مرضی پتہ کرنا چاہتے ہیں اور حضرت اسماعیلؑ کہتے ہیں کہ'' آپ کو خدا نے جو حکم دیا ہے آپ اسے کر گزریئے، انشاء اللہ آپ مجھے صابروں میں پائیں گے''۔ (سورۃ الصّفّ آیت نمبر ۱۰۲)

بھویشیہ پُران میں حضرت ابراہیمؑ کو ابی رام کہا گیا ہے حضرت نوحؑ کے بیٹے سیم سے حضرت ابراہیمؑ تک نسل کا ذکر اس طرح ہے:

द्विसहस्त्रे शताब्द न्ते बुद्धा पुनरथाब्रवीत् ।

सिमवंशं प्रवक्ष्यामि सिमो ज्येष्ठः स भूपति।

राज्यं पञ् चशतं वर्ष तेन म्लेच्छेन सत्कृतम् ।।

अर्कसदरतस्य सुतश्रच्तुस्त्रिशच्च राज्यकम।।

चतुश्श्तं पुनज्ञे यं सिल्हास्ततनयोऽभवत् ।

राज्यं तस्य स्मृतं तत्र षष्ट् युत्तरचतुः शतम् ।।

इवतस्य सुतोज्ञेय यः पितुस्तुल्यं कृतं पदम् ।

कलजतस्य तनयः चत्वारि शंदद्वयं शतम् ।।

राज्यं कृतंतु तस्माच्च रऊनाम सुतः स्मृतः।

सप्तन्निशच्च द्विशतं तस्य राज्यं प्रकीतितम् ।।

तस्माच्च जूज उत्पन्नः पितुस्तुल्वं कृतं पदम् ।

नहूरस्तस्य तनयो वयः षष्ट्युत्तरंशतम् ।।

राज्य चकार नृपतिर्बहुशवून् विहिंसियन् ।

ताहरस्तस्य तनयः पितुस्तुल्यं कृतं पदम् ।।

तस्नात्पुत्रोऽविरामच्श्र नहूरो हारनस्त्रयंः।

एवं ऐषा स्मृता वंशा नाममात्रेण कीर्तिताः।।

(भविष्य पुराण, प्रतिसर्ग पर्व, प्रथम खण्ड, चतुर्थ अध्याय)

पुस्तकः-वेद व पुराणों के आधार पर धार्मिक एकता की ज्योति,

लेखकः डॉ.वेद प्रकाश उपाध्याय

حضرت نوحؑ کے تین بیٹے ہوئے: سیم، ہام اور یاقوت، سیم (सिम) نے پانچ سو سال تک حکومت کیا، اس کے بیٹے ارکسد (अर्कसद) نے چارسو چونتیس (۴۳۴) سال حکومت کیا، ان کو سینخ (सिंह) نام کا بیٹا ہوا جس نے چارسو ساٹھ (۴۶۰) سال حکومت کیا، سینخ کو اربت (इब्रत) نام کا بیٹا پیدا ہوا، اربت کو پھالیخ (फालिख) نام کا بیٹا پیدا ہوا، پھالیخ نے بھی باپ کے پیغمبری کے عہدے کو عزت بخشی، پھالیخ کے بیٹے رؤ (रऊ) نے دوسو تیس (۲۳۰) سال حکومت کیا، ان کو جوج (जूज) نام کا بیٹا ہوا، جس نے بھی باپ کے پیغمبری کے عہدے کو سنبھالا، ان کو نحور (नहूर) نام کا بیٹا ہوا، جس نے ایک سو ساٹھ (۱۶۰) سال حکومت کیا اور بہت سے دشمنوں کو زیر کیا، ان کو تاحر (ताहर) نام کا بیٹا ہوا، اس کے تین بیٹے ہوئے، اوی رام (ابراہیم) نحور اور ہارن، اس طرح وہ ملیچھوں کے سردار ہوں گئے۔

بھویشیہ پُران میں حضرت آدمؑ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام تک سلسلہ وار بیان ہے، جسے ہم نے وید پرکاش اُپادھیائے کی کتاب ویدوں اور پُرانوں کے آدھار پرا یکتا کی جیوتی سے نقل کیا ہے۔

حضرت عیسیٰؑ کا بیان:

بھویشیہ پُران میں حضرت عیسیٰؑ کا بیان اس طرح ہے:

एकदा तू शकाधीशो हिमतुगं समाययौ।२१

हूणादेशस्य मध्ये वै गिरिस्थं पुरूषं शुभम्।।

ददर्श बलवान् राजा गौरागं श्वेतवस्त्रकम।।२२

को भवानिति तं प्राह स होवाच मुदान्वितः।

(ईश पुत्रम पाठभेद) ईशपुत्र च मांविद्धि कुमारी गर्धसम्भवम।।२३

म्लेच्छधर्मस्य वक्तारं सत्यवृतपरायणम।

इति श्रुत्वा नृपः प्राह धर्मः को भवतः मतः।।२४

पुस्तकः-वेद व पुराणों के आधार पर धार्मिक एकता की ज्योति,

लेखकः डॉ.वेद प्रकाश उपाध्याय

(भविष्य पुराण, प्रतिसर्ग पर्व, प्रथम खण्ड, चतुर्थ अध्याय)

पुस्तकः-वेद व पुराणों के आधार पर धार्मिक एकता की ज्योति,

लेखकः डॉ.वेद प्रकाश उपाध्याय

"ایک مرتبہ شکادیش (یہ ایک راجا کا نام ہے) ہمالیہ سے آگے ہوڑ (हण) دیش گئے، وہاں پہاڑوں کے درمیان اس راجا نے سفید پوش گورے رنگت والے معزز شخص کو دیکھا، خوش ہوکر پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ انھوں نے کہا میں عیسیٰؑ ہوں، کنواری ماں سے پیدا ہوا ہوں، میں سچائی کی تعلیم دینے والے ملیچھ دھرم کی تعلیم دیتا ہوں، یہ سن کر راجا نے پوچھا دھرم کے بارے میں آپ کے کیا خیالات ہیں؟۔

श्रुत्वोवाच महाराज प्राप्ते सत्यस्य संक्षये।

निर्मार्यादि म्लेच्छदेशे मसीहोऽह समागतः ।।२५।।

ईशामसी च दस्यू नां प्रादुर्भूता भयंकरी।

तामहं म्लेच्छतः प्राप्य मसीहत्वमुपागतः ।।२६

म्लेच्छेषु सीापितो धर्मो मया तच्छणु भूपते

मानसंनिर्मलं कृत्वा मलं देहे शुभाशुभम।।२७

नैगम जपमास्थाय जपेत निर्मलं परम।

न्यायेन सत्यवचसा मनसैक्येन मानवः ।।२८

ध्यानेन पूजयेदीशं सूर्यमन्डलसंस्थितम।

अचलोऽयं प्रभुः साक्षात्तथा सूर्योऽचलः सदा।।२६

ईशमूतिह् र्लदि प्राप्ता नित्यशुद्धा शिवकंरी।

ईशामसीह इति च मन नाम प्रतिष्ठितम् ।३०

इति श्रुत्वा स भूषालो नत्वा तं मलेच्छपूजकम।

स्थापयामास तं तत्र म्लेच्छस्थाने हि दारूणे ।३१

(भविष्य पुराण, प्रतिसर्ग पर्व, तृतीय खण्ड द्वितीय अध्याय)

पुस्तकः-वेद व पुराणों के आधार पर धार्मिक एकता की ज्योति,

लेखकः डॉ.वेद प्रकाश उपाध्याय

یہ سن کر عیسیٰ مسیح بولے ''سچائی کے زوال پذیر ہونے اور ملیچھ دیش کے حقانیت سے دور ہوجانے پر میں مسیح یہاں آیا ہوں، اے راجا میرے ذریعے ملیچھوں میں قائم کیے ہوئے دین کی باتیں سنو، اشنان کردیا نہیں، دل کوموم کر کے خدا کی عبادت کرو، انصاف اور سچائی کے ساتھ دل کو یکسو کر کے انسان آسمانی خدا کی دھیان سے عبادت کرے، یہ خدا لازوال ہے، ایشور کی پاک اور نفع بخش اصل مورتی اس طرح روزانہ دل کے اندر حاصل ہوتی ہے، اس لیے عیسیٰ مسیح میرا نام ہے، یہ سن کر راجا وہیں عیسیٰ مسیح کا معتقد ہوگیا۔ (بھویشیہ پُران، پرتی سگ پرو، کھنڈ تیسرا، ادھیائے دوسرا، شلوک نمبر ۳۰۔۲۱/ بحوالہ اگراب بھی نہ جاگے تو)

ملیچھ کا مفہوم:

آج کے زمانے میں ملیچھ کے معنی انتہائی گندے انسان کے ہوتے ہیں، مگر ۴۰۰۰ر ہزار سال پہلے ویدویاس جی کے زمانے میں اس کے اچھے معنی تھے، ویدویاس جی نے ملیچھ کا مفہوم مندرجہ ذیل بتائے ہیں:

''اچھے اخلاق کا انسان جو ذہین ہو، جسے مذہب کی سمجھ ہو اور جو نیک ہو اور نیک لوگوں میں عزت کی نگاہ سے دیکھا جائے۔

(Ibidpp.256-25-Mohammadinworld Scripture, Pageno. 74)

- ویدویاس جی نے بھویشیہ پُران (پروIII-1-4) میں شلوک نمبر ۲۳،۲۱ر میں کہا ہے کہ ''کاشی کے سات مقدس شہروں میں رشوت خوری اور تشدّد عام ہوگیا ہے، اب ہندوستان میں راکشس، بھیل اور بے وقوف لوگ رہنے لگے ہیں، ملیچھوں کے ملک میں ملیچھ مذہب کے پیروکار سمجھدار اور بہادر ہیں، مسلمانوں میں ہر طرح کی خوبی پائی جاتی ہے اور ہر طرح کے مجرم آریہ علاقوں میں جمع ہوگئے ہیں، ہندوستان کے علاقوں پر اسلام غالب آئے گا، یہ معلوم ہونے کے بعد ائےمونی (مومن) خدا کی بڑائی بیان کرو۔

(Mohammad in world Scripture by A.H. Vidyarthi. Page-73)

اس شلوک میں ملیچھ کو سمجھدار اور بہادر کہا گیا ہے۔

ڈاکٹر وید پرکاش اُپادھیائے نے اپنی کتاب وید اور پُران کے آدھار پر دھارمِک ایکتا کی جیوتی کے پیش لفظ میں لکھا ہے کہ مسلمانوں کے لئے ملیچھ لفظ بھویشیہ پُران میں استعمال ہوا ہے، اور اسی پُران میں اس کے مندرجہ ذیل مفہوم سمجھائے ہیں:

आचारश्य विवेकश्च द्विजता देवपूजनम्।

कृतान्येतानि तेनैव तस्मान्म्लेच्छः स्मृतो बुधै।।

विष्णुभक्त्यग्रि पूजा च ह्याहिंसा च तपो दमः।

धर्माण्येतानि मुनिभिर्म्लेच्छानां हि स्मृतानि वै।।

(वेदों व पुराणों के आधार पर धार्मिक एकता की ज्योति,

लेखक-डा.वेद प्रकाश उपाध्याय)

ترجمہ: سچائی کے راستے پر چلنا، عالم ہونا، ایمان والا ہونا اور خدا کی عبادت کرنا یہ تعلیم حنوک (हनूक) نام کے پیغمبر کے ذریعے جنہیں ملی انھیں دانشوروں نے ملیچھ کہا، خدا کی عبادت امن وامان کے ساتھ رہنا، ریاضت کرنا یہ خصوصیات علماء نے ملیچھوں کے بتائی ہیں۔

ملیچھ کے مفہوم کو ایک دوسری مثال سے بھی سمجھنے کی کوشش کریں۔

Foreigner فوریز کسے کہتے ہیں؟

ہر غیر ملکی شخص کو ہم Foreigner کہہ سکتے ہیں، مگر کیا ہم نیپالی، بنگلا دیشی اور کسی افریقہ کے حبشی کو بھی فوریز کہتے ہیں؟ نہیں۔

ہم فوریز صرف گورے تہذیب یافتہ امیر ممالک کے لوگوں کو ہی کہتے ہیں، پُرانے زمانے میں ملیچھ کا مفہوم بھی اسی طرح فوریز کیلئے استعمال ہوتا تھا، جو غیر ملکی ہونے کے ساتھ خدا کو ماننے والا نیک اور بہادر انسان ہو۔

سناتن دھرم کی کتابوں میں نبی کریم ﷺ کی پیشین گوئی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر یا پیشین گوئی کو ہندو بھائیوں کی مذہبی کتابوں میں تین قسموں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے، پہلی قسم وہ ہے جس ذکر یا پیشین گوئی میں آپ کا صاف طور سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نام لیا گیا ہو، دوسری قسم وہ ہے جس میں آپ کا نام بالکل صاف طور سے نہ لیا گیا ہو بلکہ تلفّظ کچھ بدلا ہو یا ملتا جلتا ہو، اور تیسری قسم کی پیشین گوئی میں ایسے ذکر ہیں جس میں نام بالکل مختلف ہو مگر پیشین گوئی میں بیان کئے گئے اوصاف معلومات اور دوسری حقیقتیں 100% نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صحیح ثابت ہوتی ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر یا پیشین گوئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نام سے بھوشیہ پُران، سنگرام پُران، شری مد بھگوت پُران اور الوپنیشد میں ہے، یہ آپؐ کے ذکر یا پیشین گوئی کی پہلی قسم ہے۔

رِگ وید (1-27-5) میں اور اتھر وید (20-127-3) میں نبی کریم ﷺ کو مامہے سنت یا رِشی کہا گیا ہے۔

یجر وید (۱۸:۳۱) میں آپ کو احمد (अहमिद्धि) کہا گیا ہے۔

سام وید (2/6/8) میں آپ کو احمد (वेदाहमेत) کہا گیا ہے۔

ڈاکٹر وید پرکاش اُپادھیائے اور ڈاکٹر ایم، اے شری وستو نے اپنی اپنی کتابوں میں کہا ہے کہ مامہے رشی اور احمد یہ دونوں نام نبی کریم ﷺ کے لئے ہی استعمال ہوئے ہیں یہ نبی کریم ﷺ کی پیشین گوئی یا ذکر کی دوسری قسم ہے۔

رِگ وید اور اتھر وید میں آپؐ کو ''نراشنس'' کہا گیا ہے اور کلکی پُران میں آپ کو ''کلکی اوتار'' کہا گیا ہے، انھیں دونوں حضرات نے اپنی اپنی کتابوں میں یہ ثابت کیا ہے کہ یہ دونوں نام بھی نبی کریم ﷺ کے لئے استعمال ہوئے ہیں، ان دونوں نام سے پیشین گوئی نبی کریم ﷺ پر کیسے سچ ثابت ہوتی ہے یہ آپ میری کتاب پوتر وید اور اسلام دھرم میں بھی پڑھ سکتے ہیں جو کہ ہندی میں ہے اور ہندو بھائیوں کو نظر میں رکھ کر لکھی گئی ہے، یہ نبی کریم ﷺ کے ذکر یا پیشین گوئی کی تیسری قسم ہے، اب ہم تفصیل سے تینوں قسموں کی پیشن گوئی یا ذکر کا مطالعہ کرتے ہیں۔

نبی کریم کی پیشین گوئی یا ذکر کی پہلی قسم:

بھوشیہ پُران میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی:

بھوشیہ پُران میں پرو ۳/کھنڈ ۳/ادھیائے ۳/کے منتر نمبر ۵/سے ۲۷/میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے غلبے کی پیشین گوئی اس طرح ہے:

एतूस्मिन्नन्तिरे म्लेच्छ आचार्य्येराा समन्वितः ।
महामद इति रव्यातः इति रव्यातः शिष्यशाखासमन्वितः ।।५।।
नृपश्रेव महादेव मरूस्थलनिवासिनम् ।
गङ्गजलैश्च संस्नाप्य पश्रगव्यसमनिवतैः।
चंदनादिभिरभ्वर्च्य तुष्टाव मनसा हरम् ।।६।।
भोजराज उवाच-नमस्ते गिरिजानाथ मरूस्थलनिवासिने।
त्रिपुरासुरनाशाय वहुमायाप्रवर्तिने ।।७।।
म्लेच्छैर्गप्ताय शुद्धाय सच्चिदानन्दरूपिरो।
त्वं मां हि किकरं विद्धि शरराार्थमुपागतम् ।।८।।
सूत उवाच-इति श्रुत्वा स्तवं देवः शब्दमाह नृपाय तम् ।
गंतव्यं भोजराजेन महाकालेश्वरस्थले ।।९।।
म्लेच्छैंस्सुदूषिता भूमिर्वाहीका नाम विश्रुता।
आयर्यधर्मो हि नैवात्र वाहीके देशदारूरो ।।१०।।

वामूवात्र महामायी याऽसौ दग्धो मया पुरा।

त्रिमुरो वलिदैत्येन प्रेषितः पुनरागतः ।।११।।

अयोनिः स वरो मत्तः प्राप्तवान्दैत्यवर्द्धनः

महामद इति ख्यातः पैशाचकृनिततपरः ।।१२।।

नागन्तव्यं त्वया भूप पैशाचे देशधूर्तके।

मत्प्रसादेन भूपाल तव शुद्धि प्रजायते ।।१३।।

इति श्रुत्वा नृपश्चैव स्वदेशानपु नरागमतः ।

महामदश्च तैः सार्ध्दे सिंधुतीरमुपाययौ ।।१४।।

उवाच भूपतिं प्रेम्रा मायामदविशारदः ।

तव देवो महाराजा मम दासत्वमागतः ।।१५।।

ममाच्ष्टिं सभुंजीयाद्यथा तत्पश्य भो नृप।

इति श्रुत्वा तथा दृष्ध्वा पर विस्मयमागतः ।।१६।।

’’اسی دوران اپنے پیروؤں کے ساتھ محمدؐ نامی مقدس ملیچھ وہاں آئیں گے، راجا بھوج ان سے کہے گا’’اے ریگستان کے باشندے، شیطان کو شکست دینے والے، معجزوں کے مالک، برائیوں سے پاک و صاف، برحق، باخبر اور خدا کے عشق ومعرفت کی تصویر، تمہیں نمسکار ہے، تم مجھے اپنی پناہ میں آیا ہوا غلام سمجھو، راجا بھوج کے پاس رکھی ہوئی پتھر کی مورتی کے لیے محمدؐ کہیں گے کہ وہ تو میرا جھوٹا کھا سکتی ہے، یہ کہہ کر راجا بھوج کو ایسا ہی معجزہ دکھا دیں گے، یہ سن اور دیکھ کر راجا بھوج بہت متعجب ہوگا اور ملیچھ دھرم میں اس کا اعتقاد ہو جائے گا۔ (بھویشیہ پُران، پرتی سگ پرو، کھنڈ۳، ادھیائے۳، منتر ۵۔۱۶/بحوالہ اگر اب بھی نہ جاگے تو، صفحہ نمبر ۱۲۸)

म्लेच्छधर्मे मतिश्चासीत्तस्य भूपस्य दारूरो ।।१७।।

तच्छ्रुत्वा कालिदासस्तु रूषा प्राह महामदम् ।

माया ते निर्मिता धूर्त नृपमोहनहेतवे ।।१८।।

हनिष्यामिदुराचारं वाहीकं पुरूषाधमम् ।

इत्युक्त् वा स जिद्वः श्रीमान्नवार्राजपततपरः ।।१६।।

जप्त्वा दशसहरवंच तदशांशं जुहाव सः।

भस्म भूत्वा स मायावी म्लेच्छदेवत्वमागतः ।।२०।।

भयभीतास्तु तच्छिष्या देशं वाहीकमाययुः ।

गृहीत्वा स्वगुरोर्भस्म मदहीनत्वामागातम् ।।२१।।

स्थापितं तैश्च भूमध्येतत्रोषुर्मदतत्पराः ।

मदहीनं पुरं जातं तेषां तीर्थं समं स्मृतम् ।।२२।।

रात्रौ स देवरूपश्च वहुमायाविशारदः ।

पैशाचं देहमास्थाय भोजराजं हि सोऽत्रवीत् ।।२३।।

आर्म्यधर्मो हि ते राजन्सर्वधर्मोत्तमः स्मृतः ।

ईशाझया करिष्यामि पैशाचं धर्मदारूराम ।।२४।।

ملیچھوں نے عرب کی مشہور سرزمین کو (گناہوں سے) برباد کر دیا، آریہ مذہب (حضرت نوحؑ کا مذہب) اس (عرب) سرزمین پر نہیں پایا جاتا ہے، اس کے پہلے سخت گمراہ قسم کے لوگ وہاں پیدا ہوئے (جیسے ابراہا وغیرہ) جسے میں (خدا) نے ختم کر دیا، اب پھر سے گمراہ سر اُبھار رہے ہیں، ان گمراہوں کو صحیح راستے پر لانے کے لئے میں (خدا) نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو برھم کا لقب دے کر بھیجا ہے، جو گنہگاروں (پشاچوں) کو سیدھے راستے پر لانے میں مصروف ہیں۔

اے راجا! تم کو گنہگاروں کی سرزمین پر جانے کی ضرورت نہیں ہے، تم جہاں ہو وہیں میرے ذریعے ہدایت ملے گی۔

رات میں ایک فرشتے نے قدیم عربوں (پشاچوں) کے روپ میں راجا بھوج سے کہا۔

اے راجا اگر چہ تمہارا آریہ دھرم (حضرت نوح کا مذہب) سبھی دھرموں سے بہتر ہے، پھر بھی اسی دھرم کو پیشاچ دھرم نام سے ایشور کے حکم سے میں نافذ کروں گا۔ (بھویشیہ پُران، پرو۳، کھنڈ۳، ادھیائے۳، منتر نمبر ۲۴۔۱۷/بحوالہ محمد ان ولڈ اسکرپچر، صفحہ نمبر ۱۷)

लिङ्गच्छेदी शिखाहीनः श्मश्रु धारी स दूषकः।

उच्चालापी सर्वमक्षी भविष्यति जनो मम ।।२५।।

विना कौलं च पशवस्तेषां भक्षया मता मम ।

मुसलेनैव संस्कारः कुशैरिव भविष्यति ।।२६।।

तस्मानमुसलवन्तो हि जातयो धर्मदूषकाः ।

इति पैशाचधर्मश्च भविष्यति मया कृतः ।।२७।।

''ہمارے لوگوں کا ختنہ ہوگا، ان کے سر پر چوٹی نہیں ہوگی، وہ داڑھی رکھیں گے، اونچی آواز میں بات کریں گے (یعنی اذان دیں گے) شاکاہاری (سبزی خور) اور مانساہاری (گوشت خور) دونوں ہوں گے؛ لیکن ان کے لئے بغیر قول یعنی منتر سے پاک کیے بغیر کوئی جانور کھانے کے لائق نہ ہوگا (وہ حلال گوشت کھائیں گے) اس طرح ہمارے عقیدے کے مطابق ہمارے شاگردوں کے مسلم تہذیب واخلاق ہوں گے، ان ہی سے مُسلوَنت یعنی مخلصین کا دھرم پھیلے گا اور ایسا میرے کہنے سے بددینوں کا خاتمہ ہوگا''۔ (بھوشیہ پُران پر۳، کھنڈ۳، ادھیائے۳، منتر نمبر ۲۶/۲۷/۲۸/ بحوالہ حضرت محمد اور ہندوستانی مذہبی کتابیں صفحہ نمبر ۲۰)

سنگرام پُران میں نبی کریم ﷺ کی پیشین گوئی:

سنگرام پُران کا شمار پُرانوں میں کیا جاتا ہے، اس پُران میں بھی خدا کے آخری رسول اور پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کی پیشگی اطلاع ملتی ہے، پنڈت دھرم ویر اُپادھیائے نے اپنی مشہور کتاب ''انتم ایشوردُوت'' (یہ کتاب ۱۹۲۷ء میں نیشنل پرنٹنگ پریس، دریا گنج، نئی دہلی سے سب سے پہلے شائع ہوئی تھی) میں لکھا ہے: ''کاگ بھُسنڈی اور گروڑ دونوں رام کی خدمت میں لمبے عرصے تک رہے، وہ ان کی نصیحتوں کو نہ صرف سنتے ہی رہے بلکہ لوگوں کو سناتے بھی رہے، ان نصیحتوں کا ذکر تُلسی داس جی نے سنگرام پُران کے اپنے ترجمے میں کیا ہے، جس میں شنکر جی نے اپنے بیٹے 'کھن مُکھ' (چھ منہ والا) کو آنے والے دھرم اور اوتار (پیغمبر) کے بارے میں پیشگی اطلاع دی ہے۔''

منظوم ترجمہ اس طرح ہے:

यहां न पक्षपात कछु राखहुं

वेद पुराण, संत मत भाखहुं

सवंत विक्रम दोऊ अनङा।

महाकोक नस चतुर्पतङा

राजनीति भव प्रीती दिखावै

आपन मत सबका समझावै

सुरन चतुसुदर सतचारी।

तिनको वंश भयो अति भारी

तब तक सुन्दर मद्दिकोया।

बिना महामद पार न होया।

तबसे मानहु जन्तु भिखारी।

समस्थ नात एहि व्रतधारी।

हर सुन्दर निर्माण न होई

तुलसी वचन सत्य सच होई

संग्राम पुराण, स्कन्द १२, कांड ६: पद्यानुवाद, गोस्वामी (तुलसीदास

پنڈت دھرم ویر اُپادھیائے نے ان کا ترجمہ اس طرح کیا ہے:

''(تُلسی داس جی کہتے ہیں:) میں نے کہا یہاں کسی طرح کی طرف داری نہ کرتے ہوئے سنتوں، ویدوں اور پُرانوں کے خیال کو بیان کیا ہے، ساتویں بکرمی صدی میں چاروں سورجوں کی روشنی کے ساتھ وہ پیدا ہوگا، راج کرنے میں جیسے حالات ہوں محبت سے یا سختی سے وہ اپنا مت (دین) سبھی کو سمجھا سکے گا، اس کے ساتھ چار دیوتا (خاص مددگار) ہوں گے، جن کی مدد سے اس کے ماننے والوں کی تعداد کافی ہو جائے گی، جب تک کلام احسن (قرآن مجید) دھرتی پر رہے گا (اس کے) اور محامد (حضرت محمد ﷺ) کے بغیر مُکتی (نجات) نہیں ملے گی، انسان، بھکاری، کیڑے مکوڑے اور جانور اس برت دھاری کا نام لیتے ہی خدا کے فرماں بردار ہو جائیں گے، پھر کوئی اس کی طرح کا پیدا نہ ہوگا (یعنی کوئی رسول نہیں آئے گا) تُلسی داس جی ایسا کہتے ہیں کہ ان کی بات سچی ثابت ہوگی۔ (بحوالہ حضرت محمد اور ہندوستانی مذہبی کتابیں، صفحہ نمبر ۲۲۔۲۱)

شری مد بھگوت پُران میں نبی کریم ﷺ کی پیشن گوئی:

अज्ञान हेतु कृत मोहमदान्धकार नाशं विद्यायं हित दो दयते

विवेक। (श्रीमद् भागवत पुराण २/७२)

(अन्तिम सन्देष्टा कब कहां और कौन?

ترجمہ: محمدؐ کے ذریعے (جہالت) کا اندھیرا دور ہوگا اور (مذہبی) علم اور فرقان کی روشنی پھیلے گی، فرقان یعنی صحیح اور غلط کو پرکھنے کی خدا کی طرف سے دی ہوئی صلاحیت۔

الوپنیشد میں نبی کریم ﷺ کا تذکرہ:

ناگیندر ناتھ بَسو کے ایڈٹ کئے ہوئے ہندی دائرۃ المعارف (Encyclopaedia) کے دوسرے حصے میں اُپ نیشدوں کے وہ شلوک دئے گئے ہیں جو اسلام اور نبی کریم ﷺ سے تعلق رکھتے ہیں، اس میں الوپنیشد کے مندرجہ ذیل شلوک ہیں، الوپنیشد یہ اتھروید کا اپنیشد ہے، اس میں دس شلوک ایسے ہیں جن میں خدا کو صاف طور سے اللہ کہا گیا ہے اور نبی کریم ﷺ کی پیشن گوئی ہے۔

अस्माल्लां इल्ले मित्रावरूणा दिव्यानि धत्त।

इलल्ले वरूणो राजा पुनर्दुदः।

हयामित्रो इल्लां इल्लल्ले इल्लां वरूणो मित्रस्तेजस्कामः।।१।।

होतारमिन्दो होतारमिन्द्र महासुरिन्द्राः।

अल्लो ज्येष्ठं श्रेष्ठं परमं पूर्ण ब्रम्ह्राणं अल्लाम्।।२।।

अल्लो रसूल महामद रकबरस्य अल्लो अल्लाम् ।।३।।

(अल्लोपनिषद् १,२,३)

’’اس دیوتا کا نام اللہ ہے، وہ ایک ہے، مِتر، وَرُن وغیرہ اس کی صفات ہیں، حقیقت میں اللہ وَرُن ہے جو تمام مخلوقات کا بادشاہ ہے، دوستو! اُس اللہ کو اپنا معبود سمجھو، وہ وَرُن ہے اور ایک دوست کی طرح وہ تمام لوگوں کے کام سنوارتا ہے، وہ اِندر ہے عظیم اِندر، اللہ سب سے بڑا، سب سے بہتر، سب سے زیادہ مکمل اور سب سے زیادہ پاک ہے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے عظیم تر رسول ہیں‘‘۔ (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ہندوستانی کتابیں، ڈاکٹر ایم، اے، شری واستو، صفحہ نمبر ۳۷)

● आदल्ला बूक मेककम

अल्लबूक निखादम ।।४।।

اس شلوک کا ترجمہ نہیں ہوسکا۔

● अला यज्ञन हुत हुत्वा अल्ला

सुर्य्य चंद्र सर्व नक्षत्रा ।।५।।

اللہ تعالیٰ کی عرصہ دراز سے عبادت کی جاتی ہے، سورج چاند اور ستارے سب اللہ تعالیٰ کی تخلیق ہیں۔

● अल्लो ऋषीणां सर्व दिव्या

इन्द्रायपूर्व माया परमन्तरिक्षा ।।६।।

اللہ تعالیٰ عابدوں کا محافظ ہے، وہ عظیم ہے، اللہ تعالیٰ سبھی مخلوق سے پہلے تھا اور اس کا وجود اس کائنات سے زیادہ عجیب ہے۔ (انسانی سوچ کے باہر ہے۔)

● अल्लः पृथिव्या अन्तरिक्षं

विश्वरूपम् ।।७।।

اللہ تعالیٰ کی عظمت کا ظہور زمین و آسمان اور نظامِ شمسی کی سبھی تخلیق شدہ چیزوں سے ہوتا ہے۔

● इल्लांकबर इल्लांकबर इल्ला

इल्लल्लेति इल्लल्ला ।।८।।

اللہ تعالیٰ سب سے بڑے ہیں اللہ تعالیٰ سب سے بڑے ہیں، اللہ تعالیٰ جیسا کوئی نہیں۔

● ओम अल्ला इल्लल्ला अनदि

दे स्वरूपाय अथर्वण श्यामा

اوم کا مفہوم ہے اللہ تعالیٰ، ہم اللہ تعالیٰ کی ابتداء اور انتہا نہیں

معلوم کر سکتے، ساری بُرائیوں سے پناہ کے لئے ہم ایسے خدا کی عبادت کرتے ہیں۔

● हुह्री जनान पशून सिद्धान

।।६।। जलवरान् अदृश्टं कुरू कुरू फट

اے اللہ ! بڑے گنہگار اور لوگوں کو گمراہ کرنے والے مذہبی رہنماؤں کو تباہ کردے اور پانی کے نقصان پہنچانے والے کیڑوں (جراثیم) سے ہماری حفاظت کر۔

● असुरसंहारिणी हुं हीं अल्ला

रसुल महमदरकबरस्य अल्लो

اللہ تعالیٰ شیطانی طاقتوں کا خاتمہ کرنے والا ہے، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے پیغمبر ہیں۔

● इल्लल्ला इल्लल्लेति अल्लाम ।।१०।।

اللہ تعالیٰ تو اللہ تعالیٰ ہیں، ان کے جیسا کوئی نہیں۔ (بحوالہ الوپنیشد منتر نمبر ۱۰-۴۔ بحوالہ حضرت محمد اور ہندوستانی مذہبی کتابیں، صفحہ نمبر ۳۸)

نبی کریم ﷺ کی پیشین گوئی یا ذکر کی دوسری قسم:

اس دوسری قسم کی پیشین گوئی یا ذکر میں آپ کو احمد (अहमद) یا احمید (अहमिद) یا مامہے رشی کہا گیا ہے۔

رِگ وید منڈل ۸ سُکت ۶، اور منتر نمبر ۱۰

اتھر وید کانڈ ۲۰ سُکت ۱۱۵، منتر ۱

اور سام وید منتر نمبر ۱۵۲، اور ۱۵۰۰ میں آپؐ کو

अहमिद نام سے یاد کیا گیا ہے۔ (ویدوں اور پُرانوں کے آدھار پر دھارمِک ایکتا کی جیوتی صفحہ نمبر ۲۲)

اس طرح کی پیشین گوئی کی دو مثالیں مندرجہ ذیل ہیں:

● ''احمدؐ نے سب سے پہلی قربانی دی اور سورج جیسا ہو گیا''۔

अहमिध्दि पितुष्परि मेधामृतस्य जग्रभ।

अहं सूर्य इवाजनि।।

(رِگ وید ۸-۶-۱۱)

अहमद का अर्थ प्रशंसक या अभिमानकक्षक।

(भविष्य पुराण प्रतिसर्ग पर्व, चतुर्थ अध्याय कलिकृतविष्णुस्तुतिः)

पुस्तकः-वेद व पुराणों के आधार पर धार्मिक एकता की ज्योति,

लेखकः डॉ.वेद प्रकाश उपाध्याय

● یجر وید میں آپؐ کا اس طرح بیان ہے:

وہ تمام علوم کا سرچشمہ، احمد عظیم ترین شخصیت ہے، یہ روشن سورج کے مانند اندھیروں کو دور بھگانے والا ہے، اس سراجِ مُنیر کو جان لینے کے بعد ہی موت کو جیتا جا سکتا ہے، نجات کا اور کوئی راستہ نہیں۔

वदाहमेत पुरूष महान्तमादित्यवर्ण तमसः प्रस्तात....यनाय

(بحوالہ اگر اب بھی نہ جاگے تو، صفحہ نمبر ۱۰۰/ یجر وید ۳۱:۱۸)

نبی کریم ﷺ کی پیشین گوئی یا ذکر کی تیسری قسم:

اتھروید میں نبی کریم ﷺ کا ذکر:

اتھر وید (کانڈ ۲۰ سُکت ۱۲۷) میں کُنتاپ سوکت نام کے چودہ شلوک ہیں، جنھیں سال میں ایک بار ۱۷/ پنڈت ایک ساتھ بیٹھ کر ان منتروں کا وِرد کرتے ہیں، اس موقع پر عبادتیں اور قربانیاں کی جاتی ہیں تاکہ عوام میں خوشحالی رہے، کُنتاپ سوکت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مَامہے رشی اور نراشنس کہا گیا ہے۔

ان شلوک کا مختصر مفہوم مندرجہ ذیل ہے:

منتر نمبر ۱:

इदं जना उप श्रुत नराशंस स्तविष्यते ।

षष्टिं सहस्रा नवतिं च कौरम आ रूशमेषु दद्महे ।।१।।

وہ نراشنس ہیں، یعنی لوگوں میں ان کی تعریف بیان کی جائے گی، وہ امن کے علمبردار ہیں، وہ ہجرت کریں گے اور وہ دشمنوں کے نرغے میں بھی محفوظ رہیں گے۔ (۱-۱۲۷-۲۰ اتھروید)

منتر نمبر ۲:

डपट्रा वस्य प्रवाहिरो वधूमन्तो द्विर्दश ।

वष्मां रथस्य नि विहीषत्ते दिव ईषमारा उपस्पृशः ।।२।।

جس کی سواری میں دو خوبصورت اونٹنیاں ہیں، یا جو اپنی بارہ بیویوں کے ساتھ اونٹوں پر سواری کرتا ہے، اس کی عزت احترام کی بلندی اپنی تیز رفتار سے آسمان کو چھو کر نیچے اُترتی ہے۔ (اتھروید ۲۔۱۲۷۔۲۰/ بحوالہ حضرت محمدؐ ہندوستانی مذہبی کتابیں)

منتر نمبر ۳:

एष ऋषये मामहे शतं निष्कान् दश स्त्रजः ।

त्रीरा शतान्यर्वतां सहस्त्रा दश गोनाम् ।।३।।

وہ مامہے رشی ہیں جنھیں (خدا) دس گلے کے ہار دے گا، تین سو گھوڑے دے گا، سو سونے کے سکّے دے گا اور دس ہزار گائیں دے گا۔

اس منتر میں دس ہار عشرہ مبشّرہ صحابہ کرام ہیں، تین سو گھوڑے غزوۂ بدر میں شریک ہونے والے صحابہ کرام ہیں، سو سونے کے سکّے اصحابہ صفّہؓ ہیں اور دس ہزار گائیں یہ فتح مکّہ کے وقت آپ کے صحابہ کرام کی تعداد ہے۔

منتر نمبر ۴:

वच्यस्व रेभ वृक्षे न वचयस्व पक्वे शकुनः ।

ओष्टे जिह्ना चर्चरीति क्षुरो न भुरिजोरिव ।।४।।

نراشنس اور ان کے ساتھی ہمیشہ اپنی عبادت کا خیال رکھیں گے، جنگ کے میدان میں بھی وہ سب اپنے رب کے سامنے جھک جائیں گے۔

منتر نمبر ۵:

प्ररेभासो मनीषा वृषा गाव इवेरते ।

अमोत पुत्रका एषाममोत गा इवासते ।।५।।

وہ دنیا کو علم کا سمندر دیں گے، یعنی وہ دنیا کو قرآن دیں گے۔

منتر نمبر ۶:

प्ररेमधियं भरस्व गोविदं वसुविदम् ।

देवत्रेमां वाचं कृधीषुं नवीरो अस्ता ।।६।।

وہ دنیا کے سرتاج ہوں گے، انسانوں میں بہترین اور ساری دنیا کے رہبر ہوں گے۔

منتر نمبر ۷/اور ۸:

राज्ञो विश्ववजनीनस्य यो देवोमर्त्या अति ।

वैश्वानरस्य सुष्टुतिमा शृरोता परिक्षितः ।।७।।

परिक्षिन्नः झेममकरूत्तम आसनमाचरन् ।

कुलायं कृरावन् कौरव्यः पतिर्वदति जायया ।।८।।

وہ سماج کو محفوظ رہنے کا طریقہ دیں گے، وہ ہر ایک کے محافظ ہوں گے اور دنیا میں امن وسکون پھیلانے والے ہوں گے۔

منتر نمبر ۹ اور ۱۰:

कतरत त आ हरारि दधि मन्थां परिस्त्रुतम् ।

जाया पति वि पृच्छति राष्ट्रे राज्ञ परिज्ञितः ।।९।।

अभिव स्व १ : प्रतिहीते यवः पक्वः परो विलम् ।

जनः स भद्रमेघते राष्ट्रे राज्ञः परिक्षितः ।।१०।।

عوام ان کے سائے تلے خوشحال اور پرسکون زندگی گزاریں گے اور لوگ (ان کی سرپرستی میں) جہالت کی گہرائیوں سے نکل کر عظمت کی بلندیوں کو چھو لیں گے۔

منتر نمبر ۱۱:

इन्द्रः कारूमवू वुधदत्तिष्ठ वि चरा जनम् ।

ममेदुग्रस्य चर्कधि चर्कृधि सर्वइत ते परिरादरिः ।।११।।

نراشنس کو لوگوں کی ہدایت کے لئے اُٹھ کھڑا ہونے کے لئے کہا جائے گا۔ (خدا کا حکم ہوگا)۔

منتر نمبر ۱۲:

इह गावः प्रजायध्वमिहाश्वा इह पूरूषा ।

इहो सहस्प्रदक्षिरोपी पूषा नि षीदति ।।१२।।

وہ بہت سخی اور غنی ہوں گے۔

منتر نمبر ۱۳:

मेमा इन्द्र गावोरिषन् मो आसां गोपति रिषत ।

मासाममित्रयुर्जन इन्द्र मा स्तेन ईषत ।।१३।।

ان کے ماننے والے شیطان کے ذریعے گمراہ کرنے سے بچالئے جائیں گے۔

منتر نمبر۱۴:

उप नरं नोनुमसि सूक्तेन वचसा वयं भद्रेरा वचसा वयम् ।

चनो दधिष्व नो गिरो न रिष्येम कदाचन् ।।१४।।

آخری میں منتر پڑھنے والوں نے نراشنس سے باادب درخواست کی کہ وہ ان کے عبادت کو قبول کریں اور ان کی گمراہی اور نقصان سے حفاظت کریں۔(بحوالہ محمد ان ولڈ اسکریچر صفحہ نمبر ۱۱۷۔۱۱۵)

رگ وید میں نبی کریم ﷺ کا ذکر:

رِگ وید میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نراشنس کے نام سے یاد کیا ہے،نراشنس کے بارے میں رِگ وید میں مندرجہ ذیل پیشن گوئیاں ہیں۔

(۱) نراشنس شیریں کلام ہوگا۔

(۲) غیب کی خبر رکھنے والا ہوگا۔

(۳) بہترین شخصیت کا مالک ہوگا۔

(۴) بارہ بیویاں ہوں گی یا بارہ بیویوں کے ساتھ اونٹ کی سواری کرے گا۔

(۵) ریگستانی علاقے میں رہے گا۔(رِگ وید ۶۔۱۲۔۲/ بحوالہ حضرت محمد ﷺ اور ہندوستانی مذہبی کتابیں صفحہ نمبر ۱۲)

سنسکرت کے ماہر ڈاکٹر وید پرکاش اُپادھیائے نے اپنی کتاب نراشنس اور انتم رِشی میں یہ ثابت کیا ہے کہ یہ ساری خصوصیات صرف ایک ہی پیغمبر میں ہیں اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

کلکی پُران میں نبی کریم ﷺ کا ذکر:

سنسکرت کے عظیم عالم ڈاکٹر وید پرکاش اُپادھیائے نے ایک اور کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے ''کلکی اوتار اور محمد صاحب'' اس کتاب میں انھوں نے لکھا ہے کہ کلکی پُران میں کلکی اوتار کے جو اوصاف بتائے گئے ہیں اور جو پیشین گوئی کی گئی ہے وہ سب نبی کریم ﷺ پر 100% صحیح ثابت ہوتی ہیں،اس لئے نبی کریم ﷺ ہی کلکی اوتار ہیں۔

کلکی پُران اور بھاگوت پُران کے مطابق کلکی اوتار کے مندرجہ ذیل اوصاف ہوں گے۔

(۱) کلکی اوتار شنبھل گاؤں میں پیدا ہوگا۔

(۲) وہ موسمِ بہار کے ربیع فصل میں چاند کی بارہویں تاریخ کو پیدا ہوگا۔

(۳) ان کے والد کا نام وشنو یش اور ماں کا نام سوم وتی ہوگا۔

(۴) وہ گھوڑے کی سواری کرنے والا اور تلوار رکھنے والا ہوگا۔

(۵) وہ ظالموں کا خاتمہ کرے گا۔

(۶) وہ کائنات کا محافظ ہوگا۔

(۷) وہ چار بھائیوں کی مدد سے شیطان کو شکست دے گا۔

(۸) وہ آخری اوتار ہوگا۔

(۹) وہ پرشورام سے پہاڑی پر علم حاصل کرے گا۔

(۱۰) وہ شمال کی طرف جا کر پھر لوٹے گا۔

(۱۱) ان میں مندرجہ ذیل آٹھ قدرتی خصوصیات ہونگی:

۱-وہ بڑا عالم ہوگا۔

۲-وہ اعلیٰ نسب کا ہوگا۔

۳-وہ نفس پر کنٹرول کرنے والا اور متقی ہوگا۔

۴-وہ وحی کا علم رکھنے والا ہوگا۔

۵- وہ بہادر اور حوصلہ مند ہوگا۔

۶- وہ کم سخن ہوگا۔

۷- وہ فیاض ہوگا۔

۸- وہ شکر کرنے والا ہوگا۔

(۱۲) ان کے بدن سے خوشبو نکلے گی۔

(۱۳) وہ پرکشش شخصیت کے مالک ہونگے۔

(۱۴) وہ ویدک دھرم قائم کریں گے۔

یہ چودہ پیشین گوئی کس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سچ ثابت ہوتی ہے اس کا بیان ڈاکٹر وید پرکاش اپادھیائے اس طرح کرتے ہیں:

(۱) شنبھل کے معنی امن کی جگہ، مکّہ دارالامن ہے یعنی امن کا گھر ہے۔

(۲) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بارہ ربیع الاوّل کو پیدا ہوئے تھے۔

(۳) وشنو ویش کا عربی ترجمہ عبداللہ اور سوم وتی کا آمنہ ہے۔

(۴) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اچھے گھوڑ سوار اور تلوار چلانے کے ماہر تھے۔

(۵) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کے بعد سماج میں ظلم وستم ختم ہو گیا۔

(۶) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے رحمت للعالمین بنا کر بھیجا ہے۔

(۷) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چاروں خلفاء راشدین کے دور میں اسلام ساری دنیا میں پھیل گیا۔

(۸) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔

(۹) حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہاڑ کے اوپر غارِ حرا میں پہلی وحی پیش کی تھی۔

(۱۰) مدینہ منورہ مکّہ مکرمہ سے شمال میں ہے پہلے آپؐ نے مدینہ ہجرت کی پھر آٹھ سال بعد مکّہ مکرمہ فتح کیا۔

(۱۱) احادیث مبارکہ سے ہم یہ جانتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں وہ آٹھ صفات موجود ہیں جو کلکی پُران میں بیان کی گئی ہیں۔

(۱۲) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ میں خوشبو تھی، یہ ایک حقیقت ہے۔

(۱۳) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انتہائی خوبصورت شخصیت کے مالک تھے یہ بھی حقیقت ہے۔

(۱۴) کلکی اوتار کے بارے میں آخری پیشین گوئی یہ تھی کہ کلکی اوتار دنیا میں ویدک دھرم نافذ کریں گے۔

وید پرکاش اُپادھیائے اپنی کتاب ''ویدوں اور پُرانوں کے آدھار پر ایکتا کی جیوتی'' میں اپنے پیش لفظ (प्रस्तावना) میں لکھتے ہیں کہ بھویشیہ پُران میں کہیں کہیں اسلام دھرم کے لئے نیگم دھرم (नैगम धर्म) لفظ کا استعمال ہوا ہے، جس کا مفہوم ہے ''ویدک دھرم'' اس طرح بھویشیہ پُران میں اسلام کو ہی ویدک دھرم کہا گیا ہے۔

اس بات کی دوسری دلیل مندرجہ ذیل ہے۔

قرآن کریم (۴۲:۱۲) میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اس نے تمہارے لئے دین کا وہی راستہ مقرر کیا جس کے اختیار کرنے کا نوح کو حکم دیا تھا اور جس کی اے محمد! ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی ہے اور جس کا ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو حکم دیا تھا وہ یہ کہ دین کو قائم رکھنا اور اس میں پھوٹ نہ ڈالنا۔ (سورۃ شوریٰ آیت نمبر ۱۳)

یعنی جو مذہب حضرت نوحؑ نے ہندوستان والوں کو دیا تھا، اگر وہ اسے ویدِک دھرم کہتے ہیں، تو سارے نبیوں نے اللہ تعالیٰ کا وہی مذہب لوگوں کو سکھایا ہے اور اسلام کی بھی وہی تعلیمات ہیں، اس طرح اسلام کو بھی ہندو بھائی ویدک دھرم کہہ سکتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی یا ذکر نراشنس اور کلکی اوتار کے نام سے رِگ وید اتھر وید اور کلکی پُران میں تفصیل سے ہے، اس کتاب کو مختصر رکھنے کے لئے ہم نے یہ معلومات اس کتاب میں بغیر منتروں کے حوالے سے لکھا اور بہت مختصر لکھا، کیونکہ اس موضوع پر ڈاکٹر وید پرکاش اُپادھیائے اور ڈاکٹر ایم۔اے۔ شری واستو کی کتابیں موجود ہیں، جس میں انھوں نے بہت تفصیل سے ان پیشین گوئیوں کا ذکر کیا ہے، آپ سے درخواست ہے کہ یہ معلومات آپ ان کتابوں سے حاصل کر لیں۔

not found.

شری رام اور شری کرشن جی کون ہیں؟

شری رام جی کون تھے؟

نالند وِشال شبد ساگر میں رام لفظ کے کئی مطلب ہیں جن میں ایک مطلب خدا بھی ہے۔

رام خدا کا ایک نام ہے، یہ راجا دشرتھ جانتے تھے، اس لئے انھوں نے اپنے بڑے بیٹے کا نام رام نہیں رکھا، بلکہ رام چندر رکھا، چندر کا مطلب ہے چاند اور رام یعنی خدا، اس لئے رام چندر کے معنی ہوئے خدا کا چاند، چاند لوگ محبت سے اپنے پیاروں کو کہتے ہیں اس لئے رام چندر کا مطلب خدا کا پیارا بھی ہوسکتا ہے۔

صبح کے وقت جو منتر سب سے پہلے مندروں میں پڑھے جاتے ہیں، وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

कौसल्यासुप्रजा राम पूरवा संध् या प्रवर्तते।

उत्तष्ठि नरशार् दूल कर्त्तव्यं दैवमाह्नकिम्।।

(वाल्मिकी रामायण अध्याय नं १४, बाला कन्द १-२३-२)

اس کا مفہوم اس طرح ہے:

اے رام! کوشلیا کے ہونہار بیٹے، مشرق میں آسمان پر صبح کا اُجالا پھیل رہا ہے، اے انسانوں میں سب سے بہتر، اُٹھو! خدا کی عبادت کے لئے۔

تو شری رام چندر جی کے والدین ان کو صبح خدا کی عبادت کے لئے اٹھایا کرتے تھے۔

ہندو مذہب میں رام تارک(राम तारक) نام کا ایک منتر ہے، جس کا مطلب ہے رام چندر جی کا پار لگانے والا یا نجات دلانے والا منتر، نالند وشال شبد ساگر नालंद विशाल शब्दसागर میں صفحہ نمبر ۱۱۷۵ پر اس منتر کے بارے میں اس طرح لکھا ہے، رام تارک منتر اس طرح ہے۔

(रां-रामायनमः)

اس منتر کا مفہوم ہے کہ رام کے رام کی عبادت کرو، یعنی رام چندر جی کے خدا رام کی عبادت کرو، اس شلوک میں ایک رام لفظ شری رام چندر جی کے لئے اور دوسرا رام لفظ خدا کے لئے استعمال ہوا ہے، یعنی شری رام چندر جی نے بھی لوگوں کو صرف ایک خدا کی عبادت کے لئے ہی کہا تھا، اس تعلیم کی اور ایک مثال مندرجہ ذیل ہے:

چودہ سال کے ون واس (جنگل میں رہنے کے عرصے) میں ایک بار ہنومان جی نے شری رام چندر جی سے پوچھا کہ میں خدا کی عبادت کیسے کروں تو رام چندر جی نے مندرجہ ذیل طریقہ ہنومان جی کو سکھایا۔

प्रथमः तारकः चयवादितिय दंड मुच्यते तीतय कुंडला कारकचतुर्थ अर्धे चंन्द्रकः पंच बिल्दु संयुक्त ओउ्म मित्यज्योती रूपका। (श्री रामतत्वामृत)

پہلے سیدھے کھڑے ہو جاؤ، پھر دنڈوت (سجدہ) کرو، پھر سیدھے بیٹھ جاؤ، پھر آدھے چاند کی طرح آگے جھک جاؤ (رُکوع کرو) پھر سیدھے بیٹھ جاؤ اور خدا کی یاد میں دل لگاؤ۔

تو شری رام چندر جی کے نام سے اور ان کے ارشادات سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ وہ انسان تھے اور لوگوں کو ایک خدا کی عبادت کی دعوت دینے والے تھے۔

شری کرشن جی کون تھے؟

بھگوت گیتا کے پانچ شلوک اس طرح ہیں۔

شری کرشن جی نے ارجن سے کہا: ''لیکن (تم) اُس (خدا) کو لافانی سمجھو جس کے ذریعے اس تمام (کائنات) کا پھیلاؤ ہے، اُس لافانی (خدا کو) ختم کرنے کی طاقت کسی میں بھی نہیں ہے۔

یہ شلوک اس حقیقت کو ظاہر کرتا ہے کہ شری کرشن جی نے بھی بھگوت گیتا میں خود کو خدا نہیں کہا؛ بلکہ آپ نے بھی اس کائنات کو بنانے والے کو لافانی اور عظیم کہا۔

شری کرشن جی نے کہا خدا کہہ رہا ہے کہ اس طرح موت تک تمام (اعمال) کو (صرف) میرے سہارے پر کرنیوالے واسودیو (کرشن) کے جیسا عظیم انسان، بہت سارے پیدا ہونے والے انسانوں اور علماء دین (میں سے کوئی ایک) مشکل سے ہوتا ہے۔ (بھگوت گیتا ادھیائے ۷، شلوک نمبر ۱۹)

نوٹ: اس شلوک میں خدا شری کرشن جی کی ایک عظیم انسان کی حیثیت سے تعریف کر رہا ہے، یعنی شری کرشن بھی انسان ہی ہیں، مگر ایک عظیم انسان۔

ارجُن نے خدا کی تعریف اس طرح بیان کی: اے توقع سے بھی عظیم اے لامحدود (قدرت والے خدا!) (آپ خلق کا نظام سنبھالنے والے فرشتے) برہمّا سے بھی پہلے کے خالق ہیں، اے فرشتوں یعنی دیوتاؤں کے خدا! (آپ) کائنات کو سہارا دینے والے یا ٹھکانہ دینے والے ہیں، کیونکہ آپ قائم نہ رہنے والی دنیا اور اُس قائم رہنے والی آخرت سے بھی پرے جو کچھ ہے ان کے بھی لافانی (خالق ہو، تو پھر) آپ کو عظیم انسان یعنی شری کرشن بھی سجدہ کیوں نہ کرے؟۔ (بھگوت گیتا ادھیائے ۱۱ رشلوک نمبر ۳۷)

نوٹ: یہ شلوک بھی اسی حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ ارجن بھی اس بات کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ خدا ایک الگ اور عظیم ہستی ہے اور شری کرشن جی جو کہ خود ایک عظیم انسان ہیں، مگر ان کو بھی عظیم خدا کو سجدہ کرنا چاہئے۔

سنجئے نے دھرت راشٹر سے کہا کہ: اور اس طرح میں نے عظیم انسان واسودیو (کرشن) کی (اور) پارتھ (ارجن) کی، عجیب وغریب (اور) رونگٹے کھڑے کر دینے والی اس گفتگو کو سنا۔ (بھگوت گیتا ادھیائے ۱۸، شلوک نمبر ۷۴)

جہاں خدا سے رابطہ رکھنے والے یوگیشور یعنی کرشن ہیں اور جہاں کمان رکھنے والے پارتھ (ارجن) ہیں وہاں:

(۱) مکمل سکون، امن وسلامتی۔

(۲) فتح۔

(۳) اچھی تقدیر۔

(۴) صحیح اصول و لائحہ عمل اور صبر و استقامت ہے ایسا میرا ماننا ہے۔ (بھگوت گیتا ادھیائے ۱۸، شلوک نمبر ۷۸)

اوپر بیان کئے گئے دونوں شلوکوں میں سے ایک شلوک میں خود سنجئے جس نے پوری مہابھارت اپنی آنکھوں سے دیکھی ہے شری کرشن جی کو عظیم انسان کہہ رہا ہے اور دوسرے شلوک میں خدا سے رابطہ رکھنے والا کہہ رہا ہے۔

وِشنوپُران میں شری کرشن جی نے اپنا تعارف ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

नाहं देवो न गन्धवेनि यक्षो न च दानवः

अहं वो बान्धवो जाती नैताच्चिन्यमितोहन्यथ।

(श्री विष्णु पुराण ५/१३/१२)

میں نہ دیو ہوں نہ گندھرو ہوں، نہ فرشتہ (یکش) اور نہ شیطان (دانو) ہوں، میں تو تمہارے جیسے دوست (انسان) کے یہاں ہی پیدا ہوا ہوں، آپ لوگوں کو اس بارے میں اور کچھ فکر نہیں کرنی چاہئے۔

اب آپ خود سوچئے کہ آپ اس انسان کو کیا کہیں گے جسے لوگ عظیم مانیں، وہ لوگوں کو خدا کی عظمت سمجھائے اور اس کی عبادت کی نصیحت کرے اور خدا کے رابطے میں رہتے ہوئے خدا کے احکام لوگوں تک پہنچائے؟

شری کرشن جی کی زندگی :

ہندو بھائیوں کے عقیدے کے مطابق شری کرشن جی ۲۸ ر جولائی ۳۳۳۸ ر قبل مسیح میں متھرا میں واسودیو کے یہاں پیدا ہوئے، آپ کی والدہ کا نام دیوکی تھا، آپ ان کے آٹھویں بیٹے تھے، آپ وارنسی نسل اور یادو خاندان سے تھے، آپ کے ماما کنس کو کسی نجومی نے کہا تھا کہ تمہارا بھانجا تمہاری سلطنت کو ختم کر دے گا، کنس بہت ظالم تھا، اس نے دیوکی اور واسودیو کو جیل میں قید کر دیا اور ان کے جتنے بیٹے ہوتے ان کو قتل کر دیتا، اس طرح اس نے ان کے سات بیٹوں کو قتل کیا، جب شری کرشن جی پیدا ہوئے تو معجزاتی طور سے جیل کے دروازے کھل گئے اور آپ کے والد آپ کو راتوں رات ورِنداون اپنے رشتے دار کے یہاں چھوڑ آئے، آپ کی وہیں پرورش ہوئی اور بڑے ہو کر آپ نے کنس کو ختم کیا۔

غلطی سے ایک شکاری جس کا نام جرا تھا اُس کا تیر آپ کے پاؤں کے تلوے میں لگ گیا تھا اس زخم کی وجہ سے ۱۷ ر یا ۱۸ ر فروری ۳۱۰۲ ر قبل مسیح آپ کا انتقال ہو گیا۔

ہندو مذہبی کتاب میں جنسی بے راہ روی کی اجازت نہیں ہے، مثال کے طور پر مندرجہ شلوک میں لکھا ہے۔

چونکہ برہم (خدا) نے تمہیں عورت بنایا ہے اس لیے اپنی نظریں نیچی رکھو اوپر نہیں، اپنے پیروں کو سمیٹے ہوئے رکھو اور ایسا لباس پہنو کہ کوئی تمہارا جسم دیکھ نہ سکے۔ (رِگ وید، ۸۔۳۳۔۱۹)

جو لوگ اپنے رہنما کی بیوی کو غلط طریقے سے حاصل کرنا چاہتے ہیں، جو دوسروں کی بیویوں کو اغوا کرتے ہیں، جن کے خیالات کنواری لڑکیوں کے لئے گناہ آلود ہیں اور جو پاک دامن عورتوں پر بہتان لگاتے ہیں وہ جہنم میں جائیں گے۔ (گروڑپُران، ادھیائے ۳، منتر نمبر ۲۲)

جو بیویاں اپنے شوہروں کی بے عزتی کرتی ہیں اور دوسرے مردوں کی طرف راغب ہوتی ہیں وہ جہنم میں جائیں گی۔ (گروڑپُران، ادھیائے ۳، منتر نمبر ۳۰)

تو شری کرشن جی جو خود دوسروں کو ان تعلیمات کی نصیحت کرتے تھے وہ کس طرح خود ان گناہوں کو کر سکتے ہیں، مگر پھر بھی ہندو مذہب کے علماء اپنی جنسی بے راہ روی پر پردہ ڈالنے اور لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے شری کرشن جی کو ایک عاشق مزاج نوجوان کے طور پر لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

☆☆☆☆

﴿بقیہ صفحہ ۲۵ ر کا﴾ بہت سی نشانیاں ہیں۔ (سورۃ الروم یت نمبر ۲۱)

जाया पत्ये मधुतीं वाचं वदतु शन्तिवाम्। (अथर्ववेद ३:३०:२)

ترجمہ: بیوی شوہر سے میٹھے لہجے میں بات کرے۔

اور مومن عورتوں سے بھی کہہ دو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں اور اپنی آرائش یعنی زیور کے مقامات کو ظاہر نہ ہونے دیا کریں۔ (سورۃ النور آیت نمبر ۳۱)

अधः पश्यस्व मोपरि सन्तरां पादकौ हर। मा ते काशप्लकौ दृशन

स्त्री हि ब्रम्हा बभूविथ।। (ऋग्वेद-८:३३:१९)

ترجمہ: جب عورت ہی مرد بن گئی ہو (مردوں کی طرح گھر سے نکلنے لگے) نظریں نیچی رکھیں، قدم قریب قریب رکھیں اور ایسے کپڑے پہنے کی جسم نظر نہ آئے۔

اور تمہارے پروردگار نے ارشاد فرمایا ہے کہ اسکے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کیساتھ بھلائی کرتے رہو اگر ان میں سے ایک یا دونوں تمہارے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کو اف تک نہ کہنا اور نہ انہیں جھڑکنا اور ان سے بات ادب کے ساتھ کرنا۔ (سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۲۳)

अनुब्रतः पितुः पुत्रो माता भवतु संमनाः। (अथर्ववेद-३:३०:२)

ترجمہ: بیٹا باپ کا مددگار اور ماں کا فرمانبردار ہو۔

not found.

سناتن دھرم کی کتابوں میں خانہ کعبہ کا ذکر

ہندو مذہب کی مذہبی کتابوں میں مکّہ شہر اور کعبہ شریف کو کئی ناموں سے یاد کیا گیا ہے، ان میں سے کچھ اس طرح ہیں:

اِلا سپد، اِلا یاسپد، نابھا پرتھویا، نابھی کمل، آدی پُشکر ترتھ، دارو کابن اور مکتیشور، ان کی مختصر تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) اِلاسپد:(इलास्पद)

ایل، ایلیا، ایلا، اللہ وغیرہ یہ سب نام الگ الگ مذہبوں میں اللہ تعالیٰ کیلئے بولے جاتے ہیں، پد یعنی جگہ (Place) اس طرح الاسپد کے معنی ہوئے اللہ تعالیٰ کی جگہ۔

(۲) اِلایاسپد:(इलायास्पद)

اس کا مطلب بھی اللہ تعالیٰ کی جگہ ہے، پنڈت شری رام شرما آچاریہ نے ویدوں کے اپنے ہندی ترجمہ میں اس کا ترجمہ ''زمین کی پاک جگہ'' کیا ہے۔

(۳) نابھا پرتھویا:(नाभा पृथीव्या)

نابھی کے معنی ہیں ناف (Center/Naval) اور پرتھویا کے معنی ہیں زمین، اس طرح نابھا پرتھویا کے معنی ہوئے زمین کی ناف یا زمین کے بیچ کا حصّہ یا (Center of Earth)۔

اب ایک وید منتر دیکھئے جہاں یہ الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔

इलायास्पद पढेवयं नाभा प्रथिव्या अधि । (رِگ وید ۳:۲۹:۴)

ترجمہ: ہمارا مقام الہٰ نافِ زمین پر ہے۔

(۴) نابھی کمل:

پرم پُران میں کہا گیا ہے کہ نابھی کمل وہ عبادت کی جگہ ہے جہاں سے دنیا شروع ہوئی۔

ہری ونش پُران (پنڈت شری رام شرما آچاریہ کے ذریعہ ترجمہ کیا گیا، صفحہ نمبر ۴۹۹-۵۰۱/حصّہ ۲/ میں بھی یہی بات کہی گئی ہے اور یہی بات ''حدیث شریف'' میں بھی کہی ہے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آسمان اور زمین کی تخلیق کے دور میں زمین پر چاروں طرف پانی ہی پانی تھا، تو اس پانی کی سطح سے سب سے پہلے کعبہ کی جگہ اُبھری پھر زمین اس کے نیچے سے چاروں طرف پھیلتی گئی۔ (معرفت کعبہ، صفحہ نمبر ۵)

(۵) آدی پُشکر ترتھ:

اس کے لفظی معنی ہیں ''پرورش کرنے والے کا سب سے قدیم تیرتھ'' پدم پُران میں اس پاک جگہ کے سفر کی اہمیت کو ان الفاظ میں لکھا ہے۔

جو دل سے آدی پُشکر ترتھ جا کر خدمت کی چاہ کرتا ہے اس کے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

جو آدی پُشکر ترتھ کا صرف سفر کرتا ہے وہ بے حساب ثواب کا حقدار ہوتا ہے۔

سب ترتھوں میں آدی پُشکر ہی سب سے پُرانی عبادت کی جگہ ہے، آدی پُشکر عبادت گاہ جا کر نہانے سے نجات ملتی ہے۔ (پدم پُران نمبر اکتوبر ۱۹۴۴ صفحہ ۹۶۔ کلیان گورکھپور)

زم زم کا کنواں کعبہ شریف سے ۵۰/فٹ کی دوری پر ہے، ہوسکتا ہے یہ اس کا تذکرہ ہو۔

(۶) داروکابن:

رِگ وید میں لکھا ہے کہ ''اے خدا کی عبادت کرنے والو! دور کے ملک میں سمندری کنارے کے قریب جو داروکا بن ہے وہ انسان کا بنایا ہوا نہیں ہے، اس میں خدا کی عبادت کر کے اس کی مہربانی سے جنّت

میں داخل ہو جاؤ‘‘۔(رِگ وید۱۰۔۱۵۵۔۳)

کعبہ شریف کو پہلی بار فرشتوں نے بنایا تھا، مکّہ شہر ہندوستان سے دور اور سمندر کے کنارے سے ۴۰رکلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔

(۷) مکتیشور:

Sir M. Monier Willium کی سنسکرت، انگلش ڈکشنری میں مکتیشور کا مطلب ہے Makka/ YognaThe City یعنی مکّہ شہر اور قربانی کی جگہ، مکّہ میں خدا کا گھر تو ہے ہی اس جگہ حضرت ابراہیمؑ نے حضرت اسماعیلؑ کی قربانی دی تھی جسے اتھر وید میں ’’پُروش میدھا‘‘ کے نام سے لکھا گیا ہے اور ہر سال حج کے دن لاکھوں جانوروں کی قربانی بھی دی جاتی ہے،اوپر بیان کی گئی تفصیل ’’اگر اب بھی نہ جاگے تو‘‘ کتاب سے لی گئی ہے۔

اتھر و وید میں کعبہ شریف کی تعریف:

اتھر و وید میں کعبہ شریف کی تعریف میں ۱۰رشلوک ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

منترنمبر۲۸:

ऊर्ध्वों नु सृष्टा ३ स्तिर्यङ् नु सृष्टा ३ः सर्वादिशः पुरूष आ वभूवॉ ३।

पुरं यो ब्रह्मरो वेद यस्याः पुरूष उच्यते ।।२८।।

(اتھر و ویدادھیائے۱۰، کانڈ۲،شلوک نمبر۲۸)

مفہوم: چاہے اس (کعبہ شریف) کی دیواریں اونچی اور سیدھی ہوں (یا نہ ہوں) مگر خدا اس کی ہر سمت میں نظر آتا ہے، جو خدا کی عبادت کرتے ہیں وہ یہ جانتے ہیں۔

تشریح: کعبہ شریف Cubical نظر آتا ہے، مگر یہ Perfect Cubical نہیں ہے، اس کی ہر دیوار کا سائز الگ الگ ہے مگر یہاں خدا کا ایسا کرم ہے کہ جو اسے دیکھتا ہے وہ بس دیکھتے رہ جاتا ہے اور عبادت گزار کو اسے دیکھنے میں مزہ آتا ہے اور لوگوں کا اس کے چاروں طرف طواف کرنے کا دل چاہتا ہے اور اس میں وہ خوشی محسوس کرتے ہیں۔

منترنمبر۲۹:

यो वै तां ब्रह्मरो वेदामृतेनावृतां पुरम्।

तस्मै ब्रम्ह च ब्राह्माश्च चक्षुः प्रारां प्रजां ददुः ।।२६।।

(اتھر و ویدادھیائے۱۰، کانڈ۲،شلوک نمبر۲۹)

مفہوم: جو اس گھر کو پہچانتا ہے (اور اس کے پاس دعا کرتا ہے) اس پر خدا کا رحم و کرم ہوتا، اور حضرت ابراہیمؑ (برمہا) کی دعا اس کے ساتھ رہتی ہے، اسے خدا علم، سمجھ خوشحالی اور اولاد دیتا ہے۔

منترنمبر۳۰:

न बै तं चक्षुर्जहाति न प्रारो जरसः पुरः।

पुरं, यो ब्रह्मरो वेद यस्याः पुरूष उच्यते ।।३०।।

(اتھر و وید ۱۰۔۲۔۳۰)

مفہوم: اس گھر میں خدا کی عبادت کی جاتی ہے، جو اس مقدس گھر کو پہچانتا ہے، روحایت اور علم سے وہ آخری عمر تک آراستہ رہتا ہے۔

منترنمبر۳۱:

अष्टाचक्रा नवद्वारा देवानां पूरयोद्धा।

तस्यां हिररायय: कोशः स्वर्गो ज्योतिषवृतः ।।३१।।

(اتھر و وید۱۰۔۲۔۳۱)

یعنی فرشتوں کے رہنے کی اس جگہ کے چاروں طرف آٹھ دائرے ہیں اور نو دروازے ہیں، اسے کوئی جیت نہیں سکتا، اس میں ہمیشہ کی زندگی ہے اور نور اس کے ہر طرف پھیلتا رہتا ہے۔

تشریح: شلوک میں جسے دائرہ کہا گیا ہے وہ حقیقت میں پہاڑ ہے، کعبہ شریف کے چاروں طرف آٹھ پہاڑ ہیں ان کے نام اس طرح ہیں:

(۱) جبلِ خلیج (۲) جبلِ قیقعان (۳) جبلِ ہندی (۴) جبلِ لعلع (۵) جبلِ کدا (۶) جبلِ ابوحدیدہ (۷) جبلِ ابی قبیس (۸) جبلِ عمر

نوٹ: عربی میں ’’جبل‘‘ کے معنی پہاڑ ہیں۔

کعبہ شریف کے چاروں طرف جو قدیم عمارت تھی اس میں نو دروازے تھے، ان کے نام اس طرح ہیں:

(۱) بابِ ابراہیم (۲) بابِ الوداع (۳) بابِ صفا (۴) بابِ علی (۵) بابِ عباس (۶) بابِ نبی (۷) بابِ سلام (۸)

بابِ الزیارہ (۹) بابِ حرم۔

نوٹ: عربی میں ''باب'' کا مطلب دروازہ ہے۔

۱۹۹۲ء میں مسجد حرم کی جو توسیع ہوئی ہے اس میں اب نئی عمارت میں ۱۰۰/سے زائد دروازے ہیں۔

کعبہ شریف کو جیتا نہیں جا سکتا، ایک بار ۵۳۰/عیسوی میں یمن کے بادشاہ ابرہا نے ہاتھیوں کا لشکر لیکر مکّہ پر حملہ کر دیا تھا، تاکہ وہ کعبہ شریف کو شہید کر دے، جب وہ مکّہ شہر کے قریب پہنچا تو ابابیل نام کی بہت سی چھوٹی چڑیاں نے اپنی چونچ میں کنکری لے جا کر ان فوجیوں پر پھینکنے لگیں اور کنکری لگتے ہی فوجی اپنے ہاتھیوں سمیت بھوسے کی طرح سڑگل گئے، اس طرح پوری فوج ختم ہوگئی، اس کا پورا واقعہ آپ قرآن شریف کے ''سورۃ فیل'' میں پڑھ سکتے ہیں، اس لئے اس شہر کو جیتنا ناممکن ہے۔

منتر نمبر۳۲:

तस्मिन् हिरराययये कोशे त्र् यरे् त्रिप्रतिष्ठते।

तस्मिन् यद यक्षमात्मन्वत् तद् वै ब्रम्हविदो विदुः ।।३२।।

(اتھروویدادھیائے ۱۰/کانڈ ۲/شلوک نمبر ۳۲)

عبادت کے لائق اس خدا کے گھر میں تین ستون Column اور تین Beam ہیں اور یہ گھر ہمیشہ کی زندگی (آخرت کی کامیابی) کا مرکز ہے، خدا کی عبادت کرنے والے اس بات کو جانتے ہیں۔

مندرجہ ذیل تصویر کعبہ شریف کے اندر کی ہے، اس میں آپ تین ستون اور تین Beam دیکھ سکتے ہیں۔ You Tube پر بھی اس یہ تصویر کو دیکھا جا سکتا ہے۔

(http://youtu.be/dHTZbn30Zrw.)

منتر نمبر۳۳:

प्रभ्राजमानां हरिर्रां यशसा संपरीवृताम् ।

पुरं हिरराययीं ब्रम्हा विवेशापराजिताम् ।।३३।।

(اتھروویدادھیائے ۱۰/کانڈ ۲/شلوک نمبر ۳۳)

یعنی برمہا (حضرت ابراہیمؑ) اس جگہ رہے ہیں، یہاں خدا کا نور برستا ہے، یہاں کی عبادت سے لوگوں کو ہمیشہ کے لئے نجات مل جاتی ہے۔ (محمدان ولڈ اسکر یپچر صفحہ نمبر ۱۴۲/ ۱۳۸)

مکّہ شہر یا کعبہ شریف زمین کے مرکز پر کیسے ہے؟

इलायास्पद पढेवयं नाभा प्रथिव्या अधि ।

(رگ ویدادھیائے ۳/کانڈ ۲۹/شلوک نمبر ۴)

رگ وید کے مندرجہ بالا شلوک میں کہا گیا ہے کہ خدا کا گھر زمین کی ناف پر ہے، اس لئے ہم اس بات کا پتہ کرتے ہیں کہ زمین کی ناف کہاں ہے اور اس وقت اس ناف پر کیا ہے۔

خطِ استوا (Equater) زمین کے بالکل درمیان سے گزرتا ہے، اور زمینی علاقے جس پر انسان بستے ہیں وہ شمال میں ۸۰/ڈگری طول البلد (Longitude) اور جنوب میں ۴۰/طول البلد کے درمیان ہے، یعنی جہاں سے خطِ استوا گزرتا ہے وہ زمین کے مرکز (Centre) سے تو گزرتا ہے مگر وہ زمین جہاں انسان بستے ہیں وہاں کے مرکز سے نہیں گزرتا، اگر خطِ استوا کو آبادی والی زمین کے مرکز سے گزرنا ہے تو شمال کی طرف تقریباً ۲۰/ڈگری اوپر اُٹھنا ہوگا۔

اسی طرح صفر ڈگری عرض البلد گرین وچ مقام سے گزرتا ہے، مگر اسے بھی بسی ہوئی زمین کے مرکز سے گزرنا ہے تو مشرق کی طرف ۴۰/ ڈگری ہٹنا ہوگا، یعنی بسی ہوئی زمین کا مرکز ۲۰/ڈگری طول البلد اور ۴۰/ ڈگری عرض البلد کے پاس ہے، اگر ہم اس مقام پر کسی شہر کو تلاش کریں تو مکّہ شہر ہمیں ۲۱.۵/ڈگری طول البلد اور ۳۹ ڈگری عرض البلد پر واقع ملے گا۔

ناف جسم میں کچھ اوپر کی طرف ہوتا ہے اس لئے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ مکّہ شہر زمین کے مرکز پر تو ہے ہی مگر سچ معنوں میں ناف کی طرح کچھ اوپر ہے، یعنی زمین کی ناف پر ہے اور یہی بات رگ وید میں کہی گئی ہے۔

قرآن کریم میں ہندو قوم کا ذکر

قرآن کریم کی دو آیات اس طرح ہیں:

جو لوگ مسلمان ہیں یا یہودی یا عیسائی یا ستارہ پرست (صابئین) یعنی کوئی شخص کسی قوم و مذہب کا ہو۔ جو خدا اور روز قیامت پر ایمان لائے گا تو قیامت کے دن ان کو نہ کسی طرح کا خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہونگے۔ (سورۃ البقرہ آیت نمبر ۶۲)

جو لوگ مومن یعنی مسلمان ہیں اور جو یہودی ہیں اور ستارہ پرست (صابئین) اور عیسائی اور مجوسی اور مشرک خدا ان سب میں قیامت کے دن فیصلہ کردے گا بے شک خدا ہر چیز سے باخبر ہے۔ (سورۃ الحج آیت نمبر ۱۷)

نبی کریم ﷺ کے زمانے میں کون کون سے مذہب کے لوگ سب سے تعداد میں یا با اثر یا طاقتور یا مشہور تھے؟

یہودی: یہ ہر زمانے میں Financer اور تعلیم یافتہ رہے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی یہ لوگ سب سے زیادہ پڑھے لکھے تھے۔

عیسائی: سعودی عرب کے شمال میں روم ایک سُپر پاور ملک تھا اور ان کا سرکاری مذہب عیسائیت تھا اور یہ بڑی تعداد میں تھے۔

مجوسی: سعودی عرب کے مشرق میں ایران ایک سُپر پاور ملک تھا اور سارا ایران اس وقت مجوسی تھا۔

ہندو: ہندوستان ہمیشہ ایک خوشحال اور آباد علاقہ رہا ہے، یہاں کا ہندو مذہب چار ہزار سال پُرانا ہے اور ہندوؤں کے بہت سے قبیلے یمن، بحرین اور سعودی عرب میں آباد تھے۔

قاضی اطہر مبارک پوریؒ نے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے ''محمدؐ کے زمانے کا ہندوستان'' اس کتاب میں انھوں نے تفصیل سے ہندوؤں کی عرب میں آبادی کا ذکر کیا ہے۔

عرب ہندوستان کے جنوبی علاقے میں قدیم زمانے سے تجارت کے لئے آتے رہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی ۶۲۹ عیسوی میں مالک بن دینارؓ اور مالک بن حبیبؓ نے کیرلا کے تریچور شہر کے مٹھالا علاقے میں چرامن جامع مسجد کی بنیاد ڈالی تھی۔

یوٹیوب پر اسکی تفصیل دیکھئے، لنک اس طرح ہے:

http://youtu.be/WZEGh4hi-A.

تو ہندو نبی کریم ﷺ کے زمانے میں بھی تعداد میں بہت زیادہ تھے اور سارے عرب علاقے میں پہچانے جاتے تھے۔

مندرجہ بالا چار قوموں کا آج کیا حال ھے:

یہودی: یہ اپنے مذہب کی تبلیغ نہیں کرتے، نہ ہی کسی کا یہودی مذہب اختیار کرنا پسند کرتے ہیں، اگر کوئی یہودی مذہب اختیار بھی کرلے تو اسے ہمیشہ غیر ہی سمجھتے ہیں اور اپنی قوم کے لئے جو انھوں نے فلاحی ٹرسٹ وغیرہ بنائے ہیں ان ٹرسٹ سے صرف ان ہی لوگوں کی مدد کرتے ہیں جو پیدائش اور نسل سے یہودی ہوں۔

چونکہ یہ تعلیم یافتہ اور امیر ترین لوگ تھے اس لئے ان کی پیدائش کی شرح بھی کم رہی اور آبادی میں اضافہ نہیں ہوا، آج دنیا کی اکثر بڑی کمپنیاں اور کاروبار ان کے ہاتھ میں ہے، آج یہ جیوز (Jews) کے نام سے زیادہ مشہور ہیں اور دنیا کی آبادی کا صرف 0.22% ہیں۔

مجوسی: حضرت عمرؓ کے زمانے میں جب ایران فتح ہوا تو بہت سے امیر مجوسی سمندر کے راستے سے ہندوستان کی طرف ہجرت کر آئے اور آکر سورت اور کچھ (گجرات) کے علاقے میں آباد ہوگے، جو ایران میں رہ گئے وہ آہستہ آہستہ سب مسلمان ہوگئے، ہندوستان کے مجوسی فارس (ایران) سے آئے تھے، اس لئے وہ پہلے فارسی کہے جانے لگے

بعد میں لفظ بگڑ کر پارسی ہوگیا۔

آج بھی یہ مجوسی ہندوستان میں امیر ترین اور اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ ہیں، ان کے بڑے بڑے کاروبار ہیں جیسے Godrej, Tata وغیرہ، ان میں سے اکثر اب ہجرت کر کے امریکہ چلے گئے اور صرف ۷۰،۰۰۰ کے قریب ہندوستان میں بچے ہیں، یہ بھی اپنے مذہب کی تبلیغ نہیں کرتے اور نہ نئے لوگوں کو اپنے میں شامل کرتے ہیں، ان کی مذہبی کتابیں فارسی میں لکھی ہوئی ہیں۔

عیسائی: ۲۰۱۳ء میں عیسائی دنیا کی کل آبادی کا 31.05% ہیں، یعنی ان کی دنیا میں سب سے زیادہ آبادی ہے۔

ہندو: ان کی آبادی 13.8% ہے اور بدھ مذہب کے لوگوں کی آبادی دنیا میں 6.77% ہے۔

کل ملا کر 20.57% ٪ بدھ مذہب ہندوستان سے شروع ہوا اور ہندوؤں نے گوتم بدھ کو اپنا بھگوان مانا ہے، بدھ مذہب کے لوگ بھی ہندوستان میں عام طور پر ہندو دیوی دیوتاؤں کی پوجا کرتے ہیں اور مشرقی ایشیاء میں جیسے فلپائن، ملیشیاء، تھائی لینڈ وغیرہ میں بھی رامائن ان کی تہذیب کا ایک حصہ ہے اس لئے ہم دونوں کو ایک ہی مذہب کے لوگ مانتے ہیں۔

اسلام: آج مسلمان دنیا کی آبادی کا 22.74% ہیں، یہ سارے اعداد wikipidia سے لئے گئے ہیں۔

اوپر بیان کی گئی باتوں سے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ ہندو قوم نہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں گمنامی کے اندھیرے میں گم تھے اور نہ آج آپ ان کی تعداد کو نظر انداز کر سکتے ہیں، یہ بھی دنیا کی اہم قوموں میں سے ایک قوم ہے اور عیسائی اور مسلمانوں کے بعد ان کی تعداد دنیا میں تیسرے نمبر پر ہے، ان کے ساتھ بدھ مذہب کو شامل نہ کرو تب بھی یہ تیسرے نمبر پر ہی رہیں گے۔

قرآن کی آیت نمبر ۲:۶۲، اور ۱۷:۲۲ کو پھر پڑھ کر دیکھئے، قرآن کریم سارے عالم کی ہدایت کے لئے اور قیامت تک آنے والے زمانے کے لئے ہے، اس کی کوئی بات گئی گزری اور فرسودہ نہیں ہوسکتی ہے، اس کی باتیں کل جتنی سچی اور حالات کے مطابق تھیں وہ آج بھی اتنی ہی سچی اور حالات کے مطابق ہوں گی۔

قرآن شریف کے الگ الگ مفسرین نے صابئین قوم کی الگ الگ خصوصیات بیان کی ہیں، یعنی جتنے مفسرین ہیں اُتنی رائے ہے، مگر ان سب نے جو بھی صابئین قوم کی الگ الگ خصوصیات بیان کی ہیں وہ سب ہندو قوم میں ہیں۔

اس لئے بہت سے علمائے کرام کا ایسا ماننا ہے کہ قرآن کریم کی دونوں آیتوں میں جن بڑی بڑی قوموں کا ذکر ہے اور ان میں صابئین (ستارہ پرست) جسے کہا گیا ہے وہ ہندو قوم ہی ہیں۔

شمس نوید عثمانی اور سیّد عبداللہ طارق نے اپنی کتاب ''اگر اب بھی نہ جاگے تو'' میں اس حقیقت کا تفصیل سے ذکر کیا ہے (مضمون نمبر ۲ ہندو قوم کا نبی) انھیں حضرات نے اپنی اسی کتاب میں یہ بھی ثابت کیا ہے کہ قرآن کریم کی سورۃ طٰہٰ کی آیت نمبر ۱۳۳ر میں جسے صحفِ اولیٰ کہا گیا ہے اور سورۃ شعراء کی آیت نمبر ۱۹۶ر میں جسے زبرالاّولین اور سورۃ نحل کی آیت نمبر ۴۳،۴۴ر میں جسے بیّنات اور زُبُر کہا گیا ہے یہ سب الفاظ اور نام (غیر تحریف) ویدوں کیلئے ہی استعمال ہوئے ہیں۔ (مضمون نمبر ۵ اولین آسمانی صحائف وید)

نومسلموں کی دلجوئی

بہت سے لوگ اسلام قبول کرتے ہیں؛ لیکن کچھ ہی دنوں یا سالوں کے بعد دوبارہ اپنے پرانے مذہب میں لوٹ جاتے ہیں، اس کی کیا وجہ ہے؟ اس کی اصل وجہ اہل علم یہ بتلاتے ہیں کہ اس دور میں اسلام قبول کرنے والوں میں ایک تعداد ایسے لوگوں کی بھی رہتی ہے جو کسی وقتی جذبہ کے تحت اسلام قبول کر لیتے ہیں، اب اگر ان کو موافق حالات مل گئے تو وہ دھیرے دھیرے اسلام میں پختہ ہو جاتے ہیں، مگر جس کو اسلام قبول کرنے کے بعد اسلامی ماحول نہیں ملتا، ان کا اسلام کمزور رہتا ہے، ایسے لوگوں میں بہت سے دوبارہ اپنے سابق مذہب کی طرف لوٹ جاتے ہیں، اس کیلئے ضروری ہے کہ ہم ان نئے آنیوالے نومسلموں کی دل جوئی اور اسلامی وایمانی تربیت کریں، ساتھ ہی ساتھ ان کو اپنے معاشرے میں جذب کریں، تاکہ وہ اجنبیت محسوس نہ کریں اور اسلام انکے ذہن ودماغ میں بیٹھ جائے۔ (تذکرہ دعوت صفحہ ۲۸۹)

بھگوت گیتا کی دعوت وتبلیغ کے کام میں اہمیت

کیا ھندو مذھب کی کتابوں میں اسلامی تعلیمات ھیں؟

چونکہ ہندوقوم حضرت نوح علیہ السلام کی قوم ہےاور سارے پیغمبر مسلمان تھے اور ان کی تعلیمات بھی اسلامی تھی، اس لئے ہندوقوم کی مذہبی کتابوں میں بھی واضح اسلامی تعلیمات موجود ہیں، بھگوت گیتا میں موجود کچھ اسلامی تعلیمات کی مثال مندرجہ ذیل ہے:

(۱) خدا کون ہے؟

شری کرشن جی کہتے ہیں کہ لیکن (تم) اس (خدا) کو لافانی سمجھو جس کے ذریعے اس تمام (کائنات) کا پھیلاؤ ہے، اس لافانی (خدا کو) ختم کرنے کی طاقت کسی میں بھی نہیں ہے۔ (بھگوت گیتا، ادھیائے ۲، شلوک نمبر ۱۷)

(۲) ہم کیوں اس سنسار میں ہیں؟

شری کرشن جی نے کہا کہ خدا کہہ رہا ہے کہ بلاشبہ میرے ذریعے (تخلیق کردہ) ان (تینوں) روحانی وفطری صفات (پرمبنی) میرے امتحان کو پار کرنا بہت مشکل ہے (لیکن) جو لوگ میری پناہ میں آجاتے ہیں یعنی میری عبادت کرنے لگتے ہیں وہ اس آزمائش یا امتحان کو بلاشبہ پار کرجاتے ہیں۔ (بھگوت گیتا، ادھیائے ۷، شلوک نمبر ۱۴)

یعنی ہم اس سنسار میں اپنے اعمال کے ذریعے امتحان دینے کے لئے آئے ہیں۔

(۳) کیا کبھی انسان کا خاتمہ ہوگا؟

شری کرشن جی نے کہا خدا کہہ رہا ہے کہ جسم رکھنے والی مخلوق (انسان) کا جسم یقیناً ختم ہونے والا ہے (لیکن) اس (جسم) میں لافانی (روح) ہمیشہ ایک ہی شکل میں قائم رہنے والی اور ناقابل پیمائش ہے۔ (بھگوت گیتا ادھیائے ۲، شلوک نمبر ۱۸)

یعنی جو پیدا ہوا اس کا مرنا اٹل ہے، مگر روح فنا نہیں ہوگی؛ بلکہ باقی رہے گی، اس زندگی کے بعد ایک لامحدود زندگی اور ہے جسے آخرت کہتے ہیں، جس کے لئے ہمیں فکر کرنا چاہئے۔

(۴) کیا قیامت ہوگی؟

شری کرشن جی نے کہا: اے پارتھ! وہ خدا انسان ہونے سے پرے ہے لیکن کسی اور (مخلوق یا دیوتا) کی عبادت کے بغیر اسکی عبادت کرنے سے ہی اسے حاصل کیا جاسکتا ہے (یہ وہ خدا ہے) جس کے ذریعے تمام (مخلوقات کا) یہ پھیلاؤ ہے اور جس کے ذریعے مخلوقات کے خاتمے یعنی قیامت کا قائم ہونا ہے۔ (بھگوت گیتا، ادھیائے ۸، شلوک نمبر ۲۲)

یعنی خدا جس نے اس کائنات کی تخلیق کی ہے وہ اسے ایک دن ختم بھی کردے گا اور وہ دن قیامت کا ہوگا۔

(۵) قیامت کے بعد کیا ہوگا؟

شری کرشن جی نے کہا خدا کہہ رہا ہے کہ ''(خدا جو) مخلوق سے بالکل الگ ہے، وہ نہ ہی کسی کے نیک کاموں کا اور نا ہی گناہ کے کاموں (کے حساب لینے) کا ذمہ دار ہے'' جہالت کی وجہ سے (انسان ایسا کہتا ہے) کیونکہ بلاشبہ انسان کے غرور اور لالچ نے اس کے علم پر (پردہ ڈال کر اس کو) چھپادیا ہے۔ (بھگوت گیتا، ادھیائے ۱۵، شلوک نمبر ۵)

یعنی جو لوگ ایسا کہتے ہیں کہ ہم کو خدا کے سامنے اپنے اعمال کا حساب نہیں دینا ہے وہ جہالت کی وجہ سے کہتے ہیں قیامت کے دن خدا ہر انسان سے اس کے اعمال کا حساب لیگا۔

(۶) خدا فیصلہ کیسے کرے گا؟

شری کرشن جی نے کہا خدا کہہ رہا ہے کہ: مرنے والے فطری

اوصاف کے مطابق جہنم میں مندرجہ ذیل طریقے سے رکھے جاتے ہیں:

(۱)(ایمان کے بغیر) نیکی کو قائم کرنے والے (جہنم میں) اوپر کی طرف (رکھے) جاتے ہیں۔

(۲) بدی کی صفت پر قائم رہنے والے درمیان میں مقام کرتے ہیں۔

(۳) (اور) گمراہی کی صفت والے جاہل منافق اور سرکش لوگ بالکل نیچے کی طرف (رکھے جاتے ہیں)۔ (بھگوت گیتا، ادھیائے ۱۸، شلوک نمبر۱۴)

(اس طرح) مجھے حاصل کرکے عظیم انسان (۱) ہمیشہ قائم رہنے والی تکالیف اور دکھوں سے بھرے ہوئے (جہنم کے) مقام میں بار بار پیدا نہیں ہوتے (بلکہ) مکمل طور پر میری عبادت میں لگ کر (جنت کی) سب سے اعلیٰ منزل حیات حاصل کرتے ہیں۔ (بھگوت گیتا، ادھیائے ۱۵، شلوک نمبر ۸)

یعنی ویدوں کی تعلیم کے خلاف اپنے بنائے ہوئے عقیدوں کے مطابق جو کوئی نیک کام کرے گا وہ جہنم میں اوپر یعنی ہلکی سزا والی جگہ پر ہوگا اور جو بدی اور گمراہی میں زندگی گزارے گا وہ سب درمیان اور جہنم کے نیچے کی طرف ہوں گے، صرف ایک خدا میں عقیدہ رکھنے والا اور اس کی عبادت کرنے والا جنت میں جائے گا۔

(۷) خدا کی خوشنودی کیسے حاصل کریں؟

شری کرشن جی نے کہا خدا کہہ رہا ہے کہ:

(۱) مجھے اپنے من میں رکھ کر میرے غلام بن جاؤ۔

(۲) میری خوشنودی کے لئے اعمال صالحہ کرو۔

(۳) مجھ کو ہی سجدہ کرو بے شک اس طرح۔

(۴) اپنے آپ کو عبادت میں لگا کر۔

(۵) میرا سہارا لے کر (تم مجھے) پالوگے۔ (بھگوت گیتا، ادھیائے ۳۴، شلوک نمبر ۹)

شری کرشن جی نے کہا خدا کہہ رہا ہے کہ: جو لوگ (مجھے)

۱۔ لافانی خدا (اوم)۔

۲۔ بے مثال۔

۳۔ نہ دکھائی دینے والا۔

۴۔ ہر جگہ حاصل ہونے والا،۔

۵۔ تصور سے بالاتر مان کر مکمل طور پر عبادت کرتے ہیں۔

۶۔ اور قلب کو (ایک خدا میں) یکسو رکھ کر۔

۷۔ تمام چیزوں سے خواہشات کو یقینی طور پر قابو میں کر کے۔

۸۔ پہاڑ کی طرح (ایک خدا پر اپنے آپ کو) جما کر۔

۹۔ کسی اور (مخلوق یا دیوتا) کی طرف من کو نہ بھٹکا کر۔

۱۰۔ تمام مخلوقات کی بھلائی اور ان کی فلاح کیلئے مستقل طور (پر) مشغول رہتے ہیں، ایسے لوگ بلا شبہ، مجھے پالیتے ہیں۔ (۴۔۳:۱۲)

عبادت کیسے کریں؟

کرشن جی نے کہا خدا کہہ رہا ہے کہ جسم سر اور گردن کو سیدھا رکھ کر ذہن کو کسی (مخلوق کی طرف) نہ بھٹکا کر ایک خدا کی یاد کو قائم رکھتے ہوئے کسی بھی سمت میں نہ دیکھتے ہوئے اپنی ناک کے اگلے حصے پر نظر جما کر۔ (بھگوت گیتا ادھیائے ۶، شلوک نمبر ۱۳)

نفسِ مطمئن کے ذریعے بلا خوف خدا کے مطابق زندگی گزارنے والے کی طرح من میں خدا پر ایمان کو قائم کر کے (اپنے آپ پر) قابو رکھتے ہوئے مجھے ہی سب سے اعلیٰ مان کر مجھ میں ہی اپنے شعور اور ذہن کو لگا کر بیٹھے۔ (بھگوت گیتا ادھیائے ۶، شلوک نمبر ۱۴)

اس طرح عابد ہمیشہ از خود ذہن کو قابو میں رکھ کر وقت کی پابندی کے ساتھ عبادت کرتے ہوئے (دنیا میں) حقیقی سکون (اور مرنے کے بعد) میری (جنت کے) سب سے اعلیٰ اور پر سکون مقام کو پاتا ہے۔ (۶:۱۵)

ہماری ذمہ داری:

اوپر بیان کی گئی باتوں کو پڑھ کر آپ نے محسوس کیا ہوگا کہ اگر قرآن

اور حدیث کی روشنی میں بھگوت گیتا کو پڑھا جائے تو اس میں واضح اسلامی تعلیمات ہیں۔

بھگوت گیتا ہندو بھائیوں میں سب سے مشہور مذہبی کتاب ہے، سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہے، میرے ذاتی علم کے مطابق سب سے مختصر کتاب ہے اس میں کل ۷۰۰ رشلوک ہیں، جو کتاب اس وقت آپ کے ہاتھ میں ہے اگر اسی انداز میں گیتا لکھی جائے تو صرف ۳۵ رصفحات میں اسے شائع کیا جاسکتا ہے۔

ہندو مذہب کے علماء کا ایسا نظریہ ہے کہ شری کرشن جی خدا کا اوتار ہیں اور انسان اپنے گناہوں کی سزا بار بار اس زمین پر پیدا ہو کر بھگتتا ہے، اس لئے ان کے ذریعے کئے گئے بھگوت گیتا کے شلوکوں میں ان ہی نظریات کی جھلک نظر آتی ہے یا وہ اس طرح سے کسی شلوک کی تشریح کرتے ہیں کہ ان کے ان نظریات کو تقویت ملے۔

اس زمانے میں مسلمان قوم کا درد رکھنے والے ہزاروں داعی آج مسلمانوں کی اصلاح کی فکر کر رہے ہیں اور ان میں دعوت وتبلیغ کا کام کر رہے ہیں، ایسی ہی فکر ہمیں دنیا کی دوسری قوم کے لئے بھی کرنا چاہئے۔

اگر ہمارے داعی حضرات سنسکرت سیکھ لیں اور اس ایک کتاب بھگوت گیتا پر مہارت حاصل کر لیں، تو اسی ایک کتاب کی صحیح تشریح ہندو بھائیوں کے سامنے بیان کر کے ہندو بھائیوں کی اکثریت کو کم از کم ان کے چار ہزار سال پُرانے اسلام پر عمل کرنے کیلئے تو ضرور راضی کیا جاسکتا ہے، جو حضرت نوح علیہ السلام انھیں سکھا گئے تھے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے کہا تھا کہ اگر حضرت موسیٰ بھی اس دور میں زندہ ہوتے تو میری شریعت مانے بغیر انھیں بھی نجات نہیں ملتی۔ (ترمذی ۳۔۱۴، احمد ۴۔۳۳۸)

تو اسلام کو پوری طرح مانے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے، مگر قرآن کریم کی ایک آیت اس طرح ہے۔

کہہ دو کہ اے اہل کتاب جو بات ہمارے اور تمہارے دونوں کے درمیان یکساں تسلیم کی گئی ہے اس کی طرف آؤ، وہ یہ کہ خدا کے سوا ہم کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بنائیں، اور ہم میں کوئی کسی کو خدا کے سوا اپنا کارساز نہ سمجھے۔ (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۶۴)

تو پہلے مرحلے میں ہم انھیں ان کی کتابوں کے حوالے سے کم از کم توحید اور آخرت کا قائل تو کر لیں، تو مجھے اُمید ہے اپنی آخرت سنوارنے کے لئے وہ ضرور رسول کی اہمیت اور ضرورت کو بھی جان جائیں گے اور رسالت کے عقیدے کو بھی قبول کر لیں گے۔

نبی کریم ﷺ کی پیشین گوئی :

ایک حدیث شریف اس طرح ہے، حضرت عبدالرحمٰن بن علاء حضرمیؓ کہتے ہیں کہ مجھ سے اس شخص نے یہ حدیث بیان کی جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ آپؐ نے فرمایا "یقیناً اس اُمت کے آخری حصّہ میں ایک قوم ہوگی جس کا ثواب ابتدائی دور کے لوگوں (یعنی صحابہ کرامؓ) کے ثواب کی مانند ہوگا، وہ نیکیوں کا حکم دیں گے، برائیوں سے روکیں گے اور فتنہ پردازوں سے جنگ کریں گے"۔ (بیہقی بحوالہ مشکوۃ باب ثواب ھذہ الامتہ)

"حضرت ابوعبیدہؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یارسول اللہ کیا ہم سے بھی بہتر کوئی ہوسکتا ہے کہ ہم نے (آپؐ کے ہاتھ پر) اطاعت قبول کی اور آپؐ کے شانہ بشانہ جہاد کیا، فرمایا: ہاں تم لوگوں کے بعد ایک قوم ہوگی، وہ مجھ پر ایمان لائے گی جب کہ انھوں نے مجھے دیکھا بھی نہ ہوگا"۔ (احمد، دارمی، زرین، بحوالہ مشکوۃ باب ثواب ھذا الامتہ)

"حضرت عمر بن شعیب رحمتہ اللہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک دن صحابہؓ سے) پوچھا، ایمان کے لحاظ سے کون سی مخلوق تمہارے نزدیک سب سے عجیب ہے، صحابہؓ نے عرض کیا "فرشتے" فرمایا (ان کے ایمان میں کیا عجیب بات ہے؟) وہ ایمان کیوں نہ لائیں جب کہ وہ

اپنے پروردگار کے قریب رہتے ہیں، صحابہؓ نے کہا، پھر یا رسول اللہ وہ ہم لوگ ہیں، فرمایا تم ایمان کیوں نہ لاتے جبکہ میں تمہارے درمیان میں موجود ہوں، راوی کہتے ہیں کہ پھر رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بے شک تمام مخلوقات میں ایمان کے اعتبار سے قوی اور عجیب ترین حقیقتاً ایک قوم ہوگی، وہ میرے بعد ہوں گے، وہ کچھ صحیفے پائیں گے، ان (صحائف) میں 'کتاب' ہے، جو کچھ ان (صحائف) میں ہے اس پر وہ ایمان لائیں گے۔(بیہقی بحوالہ مشکوٰۃ باب ثواب ھذا الامتہ)

مندرجہ بالا حدیث میں 'کتاب' سے مراد قرآن ہے، یعنی ان کو ان صحائف میں قرآن نظر آئے گا، اس مفہوم کو تقویت قرآن کی مندرجہ ذیل آیت سے بھی ملتی ہے ''بے شک یہ (قرآن) اوّلین صحیفوں میں ہے''۔(سورۃ الشعراء آیت نمبر ۱۹۶)

دیکھا آپ نے احادیث بتاتی ہیں کہ یہ قوم براہِ راست قرآن پر ایمان نہیں لائے گی بلکہ پہلے وہ اپنے صحائف کو پائے گی، یعنی یہ وہ قوم ہوگی جو اپنے صحائف سے کٹی ہوگی اور گویا انہیں دوبارہ دریافت کرلے گی، ان صحائف میں اسے قرآنی تعلیمات نظر آئیں گی اور اس رُخ سے وہ اسلام قبول کرے گی اور اس طرح اس قوم کا ایمان عجیب ترین ہوگا اور اتنے مرتبہ والا ہوگا کہ ان کا ثواب صحابہؓ کی مانند ہوگا۔ (بشکرا گراب بھی نہ جاگے تو صفحہ نمبر ۱۹۹)

تو مستقبل میں شاید یہی ہوگا کہ پہلے وہ اپنی کتاب پڑھ کر اسلام کو پہچانیں گے، پھر اس میں داخل ہوں گے۔

ایسے درجنوں علماء ہیں جو اپنی قوم کی ناراضی سے خوف زدہ نہیں ہوئے اور جنھوں نے اسلام کو اپنی ہندو مذہب کی کتابیں پڑھ کر پہچانا اور ایمان لا چکے ہیں، جیسے کہ ''پنر جنم ایک رحسیہ'' کے مصنف آچاریہ وکاس نند، ڈاکٹر وید پرکاش اوپادھیائے اور احمد پنڈت وغیرہ، احمد پنڈت کے بارے میں آپ یوٹیوب پر معلومات حاصل کر سکتے ہیں، تو ہندو مذہب کی کتابیں پڑھ کر اسلام قبول کرنا یہ ایک خیالی تصور نہیں ہے؛ بلکہ حقیقت ہے۔

میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بے حد ضروری اور مبارک کام کرنے کی توفیق دے اور اس میں ہم سب کو بھی شامل کرے۔

اللہ تعالیٰ مجھے اور تمام مسلمان بھائیوں کو دین کی صحیح سمجھ دے اس پرخلوص کے ساتھ عمل کرنے کی توفیق دے اسلام کی دعوت دنیا میں عام کرنے کی توفیق دے اور ایمانِ کامل پر خاتمہ کرے۔

بھگوت گیتا کو سیکھنے کے لئے سب سے اہم کتاب ڈاکٹر ساجد کی ہی ہے، انھوں نے اس پر بہت محنت کی ہے، ان کے ذریعے کئے گئے ایک شلوک کی تشریح کی مثال میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں اس سے آپ کو خود اندازہ ہوجائے گا، یہ کتاب میری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کی جاسکتی ہے۔ (www.freeeducation.co.in)

ڈاکٹر ساجد نے بھگوت گیتا کے ادھیائے نمبر سات اور شلوک نمبر ۱۷، کا ترجمہ اس طرح کیا ہے:

तेषां ज्ञानी नित्ययुक्त एकभक्तिर्विशिष्यते।

प्रियो हि ज्ञानिनोऽत्यर्थमहं स च मम प्रियः ।।१७।।

اس شلوک میں سنسکرت کے کئی الفاظ ایک دوسرے میں ملے ہوئے ہیں اس لئے اگر کسی کو اس شلوک کے ہر لفظ کا مطلب ڈکشنری میں دیکھنا ہو تو اس کے لئے ہر لفظ کو پہچانا بہت مشکل ہوگا، اس لئے ڈاکٹر ساجد نے اسی شلوک کو پھر سے پھیلا کر مندرجہ ذیل طریقے سے لکھ دیا تا کہ ہر لفظ الگ الگ ہوجائے۔

तेषाम् ज्ञानी नित्य-युक्तः एक भक्तिः विशिष्यते। प्रियः हि ज्ञानिनः अत्यर्थम् अहम् सः च मम प्रियः ।।१७।।

اس شلوک کے ہر لفظ کا مطلب اس طرح ہے:

ان (چاروں) میں (तेषाम) جو عالم (ज्ञानी) صبر کے ساتھ (नित्य) ایک خدا کی (एक) عبادت میں (भक्ति) لگا رہتا ہے (युक्तः) وہ سب سے افضل ہے (विशिष्यत) کیونکہ (हि) اس عالم کو (ज्ञानिन) میں (अहम) سب سے زیادہ (अत्यर्थम) پیارا ہوں (प्रिय) اور (च) وہ

(بھی)(सः) مجھے (मम)(سب سے زیادہ) پیارا ہے۔(प्रियः)

اس شلوک کا مفہوم اس طرح ہے:

ان (چاروں) میں جو عالم صبر کے ساتھ ایک خدا کی عبادت میں لگا رہتا ہے وہ سب سے افضل ہے کیوں کہ اس عالم کو میں سب سے زیادہ پیارا ہوں اور وہ (بھی) مجھے (سب سے زیادہ) پیارا ہے۔

تو آپ نے دیکھا کہ ڈاکٹر ساجد نے اپنے ترجمے میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں رکھی ہے، اگر کوئی چاہے تو ہر لفظ کے مطلب کو خود ڈکشنری میں دیکھ کر شلوک کے مفہوم کو جانچ سکتا ہے۔

اس شلوک کا ترجمہ شری اے۔سی بھکتی ویدانت سوامی پربھو پاد نے اس طرح کیا ہے کہ پہلے انھوں نے شلوک لکھا پھر اس کے ہر لفظ کا مطلب لکھا پھر اس شلوک کا ترجمہ کیا، وہ سب مندرجہ ذیل درج ہیں:

तेषां ज्ञानी नित्ययुक्त एकभक्तिर्विशिष्यते।

प्रियो हि ज्ञानिनोऽत्यर्थमहं स च मम प्रियः ।।१७।।

ہر لفظ کا مطلب اس طرح ہے:

तेषाम्-उनमें से;	ان میں سے
ज्ञानी-ज्ञानवान;	عالم
नित्य-युक्तः-सदैव तत्पर;	ہمیشہ
एक-एकमात्र;	صرف ایک
भक्तिः-भक्ति में;	عبادت میں
विशिष्यते-विशिष्ट है;	خاص ہے
प्रियः-अतिशय प्रिय;	بے حد عزیز
हि-निश्चय ही;	بے شک
ज्ञानिनः-ज्ञानवान का;	عالم کا
अत्यर्थम्-अत्यधिक;	بہت زیادہ
अहम्-मैं हूँ;	میں ہوں
सः-वह;	وہ
च-भी;	بھی
मम-मेरा;	میری
प्रयः-प्रिय।	عزیز

اس شلوک کا آزاد ترجمہ اس طرح ہے:

इनमें से जो परमज्ञानी है और शुद्धभक्ति में लगा रहता है वह सर्वश्रेष्ठ है, क्योंकि मैं उसे अत्यन्त प्रिय हूँ और वह मुझे प्रिय है।

اس میں جو پرم گیانی (بڑا عالم) ہے اور شُدھ بھکتی (خالص عبادت) میں لگا رہتا ہے وہ سب سے اچھا ہے، کیونکہ میں اُسے بے حد عزیز ہوں اور وہ بھی مجھے عزیز ہے۔

(شری مد بھگوت گیتا، شری شری۔اے۔سی بھکتی ویدانت سوامی پربھو پاد، صفحہ نمبر ۲۵۷، پبلیشر بھکتی ویدانت ٹرسٹ)

سوامی جی نے سنسکرت سے ہندی میں ہر لفظ کا ترجمہ بالکل صحیح لکھا مگر جب تشریح کرنے کی باری آئی تو ایک خدا کی عبادت کا تصوّر ہی مٹا دیا اور ترجمہ ایسا کیا کہ یہ محسوس ہو کہ یہ بات شری کرشن جی ہی کہہ رہے ہیں۔

تو جو بھی بھگوت گیتا کے تراجم موجود ہیں ان سب میں اسی طرح اپنے مشرکانہ نظریہ کی تقویت دینے والے ہی ترجمے ہیں۔

اس لئے اگر ہمارے داعی حضرات سنسکرت پر مہارت حاصل کریں گے تو بس اس ایک کتاب بھگوت گیتا کے سہارے ہم ہندو بھائیوں کو ان کے بھولے ہوئے دین یعنی سناتن دھرم یا دین القیم کو پھر یاد دلا سکتے ہیں، جو حضرت نوح علیہ السلام انھیں سکھا گئے تھے۔

Files\A002.TIF
not found.

قرآن کریم اور ویدوں کی ایک جیسی تعلیمات

ہندو بھائیوں کو ایک غلط فہمی ہے کہ قرآن میں تشدّد کی بہت زیادہ تعلیم ہے، کیونکہ اسلام کے دشمن عناصر ایسے ہی پروپیگنڈوں کے ذریعے لوگوں کو اسلام سے بدظن کرتے رہتے ہیں۔

انسانیت کی فکر کرنے والوں نے دونوں مذہب کے لوگوں کو قریب لانے کے لئے اور ہندو بھائیوں کی غلط فہمی دور کرنے کے لئے وید اور قرآن کی ایسی ۸۰/آیات کو ایک ساتھ ایک کتاب کی شکل میں جمع کر دیا ہے، جس میں ایک جیسے احکام یا تعلیمات ہیں، اس کتاب کا نام ہے شانتی پیغام اور اس نیک کام کو کرنے والے حضرات ہیں سیّد عبداللہ طارق صاحب، مرحوم آچاریہ وشنو دیو پنڈت اور آچاریہ ڈاکٹر راجندر پرساد مشرا۔

اس کتاب سے کچھ شلوک اور آیتیں اس مضمون میں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں اور زیادہ معلومات کے لئے آپ شانتی پیغام یا میری کتاب پوتر وید اور اسلام دھرم کا مطالعہ کیجئے جس میں میں نے ان کے تمام شلوکوں اور آیات کو نقل کیا ہے۔

ایک جیسی آیات اور شلوکوں کو اس کتاب میں شامل کرنے کا مقصد ہمارے داعی حضرات کے دلوں کو صاف کرنا بھی ہے، ہمارے لوگوں کا ایسا عقیدہ ہے کہ ہندو مذہب کی تمام کتابوں میں صرف دیوی دیوتاؤں کی کہانیاں ہی ہیں، اس مضمون کو پڑھنے کے بعد شاید یہ نظریہ کچھ تبدیل ہو، آپ اس بات پر غور کیجئے کہ جو کچھ اس مضمون میں لکھا گیا وہ عام ہندو بھائیوں کے عقیدے کے بالکل خلاف ہے، یعنی وہ تو لاکھوں دیوی دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہیں اور یہاں ایک خدا کی عبادت اور بڑائی کا بیان ہے، تو ان کے عقیدوں کے خلاف ان کی کتابوں میں یہ باتیں کہاں سے آگئیں؟۔

خدا کی بڑائی کا بیان:

تمہیں معلوم نہیں کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت خدا ہی کی ہے، اور خدا کے سوا تمہارا کوئی دوست اور مددگار نہیں۔ (سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۰۷)

अध्दा देव महा (अथर्ववेद २०:५८:३)

ترجمہ: خدا بے شک عظیم ہے۔

اے پروردگار! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔ (سورۃ الفاتحہ آیت نمبر ۴)

मही देवस्य सवितः परिष्टुतिः (ऋग्वेद ५:८१:१)

ترجمہ: ساری تعریفیں اس کائنات کے بنانے والے کیلئے ہیں۔

سب طرح کی تعریف خدا ہی کو سزا وار ہے جو تمام مخلوقات کا پروردگار ہے۔ (سورۃ الفاتحہ آیت نمبر ۱)

वसुर्दयामान (ऋग्वेद ३:३४:१)

ترجمہ: خدا دینے والا (غنی) اور رحیم ہے۔

بھلا کس نے زمین کو قرار گاہ بنایا اور اسکے بیچ نہریں بنائیں اور اس کے لئے پہاڑ بنائے اور کس نے دو دریاؤں کے بیچ اوٹ بنائی، یہ سب کچھ خدا نے بنایا تو کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ ان میں اکثر عقل نہیں رکھتے۔ (سورۃ النمل آیت نمبر ۶۱)

यस्येमे हिमवन्तो महित्वा यस्य समुद्रं रसया सहाहुः।

यस्येमाः प्रदिशो यस्य बाहू कस्मै देवाय हविषा विधेम।(ऋग्वेद १०:१२१:४)

ترجمہ: برف سے ڈھکے پہاڑ جس کی حمد کرتے ہیں ندیوں کے ساتھ سمندر بھی جس کی حمد بیان کرتے ہیں ہر سمت جس کی گرفت میں ہے، اس کے سوا ہم کسی کی عقیدت کے ساتھ کیسے عبادت کر سکتے ہیں۔

یہ لوگ جن کو خدا کے سوا کے پکارتے ہیں وہ خود اپنے پروردگار کے ہاں ذریعہ تقرب تلاش کرتے رہتے ہیں کہ کون ان میں خدا کا زیادہ مقرب ہوتا ہے اور اس کی رحمت کے امیدوار رہتے ہیں اور اسکے عذاب سے خوف رکھتے ہیں بیشک تمہارے پروردگار کا عذاب ڈرنے کی چیز ہے۔(سورۂ بنی اسرائیل آیت نمبر ۵۷)

यो देवष्वधि देव एक आसीत्। (ऋग्वेद१०:१२१:०८)

ترجمہ: وہ سارے خداؤں کا خدا ہے۔

دعا کا بیان:

اے پروردگار! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔(سورۃ الفاتحہ آیت نمبر۴)

तस्य ते भक्तिवांसः स्याम (अथर्ववेद ०६:७८:३)

ترجمہ: اے خدا ہم تیرے ہی عبادت گزار ہیں۔

اے پروردگار! ہم نے ایک ندا کرنے والے کو سنا کہ ایمان کے لئے پکار رہا تھا یعنی اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لے آئے پروردگار ہمارے گناہ معاف فرما اور ہماری برائیوں کو ہم سے محو کر اور ہم کو دنیا سے نیک بندوں کے ساتھ اُٹھا۔(سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۹۳)

अवनो वृजिना शिषी हि (ऋगवेद १०:१०५:८)

ترجمہ: اے خدا! ہمارے گناہ ہم سے دور کردے۔

تو خدا جو سچا بادشاہ ہے عالی قدر ہے اور قرآن کی وحی جو تمہاری طرف بھیجی جاتی ہے اسکے پورا ہونے سے پہلے قرآن کے پڑھنے کے لئے جلدی نہ کیا کرو اور دعا کرو کہ میرے پروردگار مجھے اور زیادہ علم دے۔(سورۃ طہٰ آیت نمبر۱۱۴)

इन्द्र ॠतु न आ भर पिता पुत्रेभ्यो यथा। शिक्षा णो अस्मिन्
पुरूहूत यामनि जीवा ज्योतिरशीमहि।। (अथर्वेद.१८:३:६७)

ترجمہ: اے خدا! اس (صِراطِ مستقیم) کی ہم کو توفیق دے، تاکہ ہم جیتے جی روشنی (ہدایت) کو پالیں۔

اے خدا! مجھے اور زیادہ علم دے۔(سورۃ طہٰ آیت نمبر۱۱۴)

सं श्रुतेन गमेमहि (अथर्ववेद ०१:०१:४)

ترجمہ: اے خدا! ہمیں اپنی معرفت عطا فرما۔

(اے خدا!) ہمیں صِراطِ مستقیم پر چلا۔(سورۃ الفاتحہ آیت نمبر ۶)

नय सुपथा राय अस्मान (यर्जुरवेद ४०:१६)

ترجمہ: اے خدا! ہمیں ہماری فلاح کے لئے ہمیں صراطِ مستقیم پر چلا۔

خدا کی صفات کا بیان:

آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا وہی ہے، اسی نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس کے جوڑے بنائے اور چار پایوں کے بھی جوڑے بنائے اور اسی طریق پر تم کو پھیلاتا رہتا ہے، اس جیسی کوئی چیز نہیں اور سنتا دیکھتا ہے۔(سورۂ شوریٰ آیت نمبر۱۱)

न तस्य प्रतिमा अस्ति (यर्जुरवेद १०:७१:४)

ترجمہ: اس خدا کی کوئی مورتی نہیں ہے۔

اور وہ اپنے بندوں پر غالب ہے اور وہ دانا اور خبردار ہے۔(سورۃ الانعام آیت نمبر۱۸)

विश्वस्य मिषतो वशी (ऋग्वेद १०:१६०:२)

ترجمہ: اس کا ساری مخلوق پر پورا کنٹرول ہے۔

جو آسمانوں اور زمین اور جو چیزیں ان میں ہیں سب کا مالک ہے اور سورج کے طلوع ہونے کے مقامات کا بھی مالک ہے۔(سورۃ الصّف آیت نمبر۵)

पतिर्बभूथासमो जनानमेको विश्यवस्य भवनस्य राजा। (ऋग्वेद ०६:३६:०४)

ترجمہ: وہ سارے انسانوں کا خالق ہے اس جیسا کوئی نہیں اور وہی سب کا حاکم ہے۔

اور ہم ہی نے انسان کو پیدا کیا ہے اور جو خیالات اس کے دل میں گزرتے ہیں ہم ان کو جانتے ہیں اور ہم اس کی رگ جان سے بھی اس سے زیادہ قریب ہیں۔(سورۂ ق آیت نمبر۱۶)

त्वंनो अन्तम उत त्राता (ऋग्वेद०५:२४:०१)

ترجمہ: اے خدا آپ ہم سے انتہائی قریب اور ہمارے حافظ ہو۔

ان کیلئے دنیا کی زندگی میں بھی بشارت ہے اور آخرت میں بھی، خدا کی باتیں بدلتی نہیں، یہی تو بڑی کامیابی ہے۔ (سورۃ یونس آیت نمبر ۶۴)

ईश्वर के विधान नहीं बदलते। (अथर्ववेद ०१:२४:१०)

ترجمہ: خدا کے اصول نہیں بدلتے۔

خدا کے علم کا بیان:

بھلا کون خلقت کو پہلی بار پیدا کرتا، پھر اسکو بار بار پیدا کرتا رہتا ہے اور کون تم کو آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے یہ سب کچھ خدا کرتا ہے تو کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے؟ ہرگز نہیں کہہ دو کہ مشرکوں اگر تم سچے ہو تو دلیل پیش کرو۔ (سورۃ النمل آیت نمبر ۶۴)

यो नः पिता जनिता यो विधाता धामानि वेद भुवनानि विश्वा।

(ऋग्वेद१०:८२:०३)

ترجمہ: جو ہمیں پیدا کرنے اور پالنے والا ہے، جو ہماری قسمت کا مالک ہے، وہ کائنات کی ہر شئے کو اور انسانوں کو اچھی طرح جانتا ہے۔

جو چیز زمین میں داخل ہوتی اور جو اس سے نکلتی ہے اور جو آسمان سے اترتی اور جو اس کی طرف چڑھتی ہے سب اس کو معلوم ہے اور تم جہاں کہیں ہو وہ تمہارے ساتھ ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس کو دیکھ رہا ہے۔ (سورۃ الحدید آیت نمبر ۴)

र्व तद् राजा वरूणो किचष्टे यदन्तरा रोदसी यत् परस्तात

(अथर्ववेद०४:१६:०५)

ترجمہ: جو کچھ آسمان اور زمین کے بیچ ہے اور جو ان سے بھی پرے ہے خدا ان سب کو دیکھتا ہے۔

اور مشرق اور مغرب سب خدا ہی کا ہے، تو جدھر تم رخ کرو ادھر خدا کی ذات ہے، بیشک خدا صاحب وسعت اور باخبر ہے۔ (سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۱۵)

सविता पश्चातात् सविता पुरस्तात् सवितोत्तरात्तात सविता धरात्तात

(ऋग्वेद१०:३४:१४)

ترجمہ: کائنات کا خالق اوپر نیچے آگے پیچھے ہر جگہ ہے۔

विश्ववतश्चक्षुरूत विश्वतोमुखो (ऋग्वेद१०:८१:०३)

ترجمہ: خدا کی آنکھ ہر طرف ہے۔ خدا کا منہ ہر طرف ہے۔

خدا ہی تو ہے جس نے تم کو پیدا کیا پھر تم کو رزق دیا پھر تمہیں مارے گا، پھر زندہ کرے گا، بھلا تمہارے بنائے ہوئے شریکوں میں بھی کوئی ایسا ہے جو ان کاموں میں سے کچھ کر سکے، وہ پاک ہے اور اسکی شان ان کے شریکوں سے بلند ہے۔

यो मारयति प्राणयति यस्मान प्राणन्ति भुवानानि विश्वा।

(अथर्ववेद१३:०३:०३)

ترجمہ: خدا موت دیتا ہے اور زندگی دیتا ہے اور اس کے رحم و کرم سے ہی سب زندہ ہیں۔

تخلیق کائنات کا بیان:

آسمان اور زمین کی بادشاہی اسی کی ہے اور جس نے کسی کو بیٹا نہیں بنایا اور جس کا بادشاہی میں کوئی شریک نہیں اور جس نے ہر چیز کو پیدا کیا پھر اس کا ایک انداز ٹھہرایا۔ (سورۃ الفرقان آیت نمبر ۲)

प्रजा पतिर्जनयति प्रजा इमाः (अथर्ववेद ७:१६:१)

ترجمہ: خدا نے کائنات کی تخلیق کی ہے۔

اسی نے آسمانوں کو ستون کے بغیر پیدا کیا جیسا کہ تم دیکھتے ہو اور زمین پر پہاڑ بنا کر رکھ دیئے تاکہ تم کو ہلا نہ دے اور اس میں ہر طرح کے جانور دے اور اس میں ہر طرح کے جانور پھیلا دیئے اور ہم ہی نے آسمان سے پانی نازل کیا پھر اس سے اس میں ہر قسم کی نفیس چیزیں اگائیں۔ (سورۃ لقمان آیت نمبر ۱۰)

सविता यन्त्रैः पृथिवीमरम्णा दस्कम्भने सविता द्यामदृहत्।

(ऋग्वेद १०:१४४:१)

ترجمہ: خدا ہی اپنی قدرت سے زمین کو کنٹرول کرتا ہے اور بغیر سہارے کے آسمان کو قائم کرتا ہے۔

کیا کافروں نے نہیں دیکھا کہ آسمان اور زمین دونوں ملے ہوئے تھے تو ہم نے جدا جدا کر دیا اور تمام جاندار چیزیں ہم نے پانی سے

بنائیں پھر یہ لوگ ایمان کیوں نہیں لاتے۔(سورۃ الانبیاء آیت نمبر ۳۰)

व्दिता विव्रे सनजा सनीडे अयास्यः स्तवमानेभिरर्कैः।

भगो न मेने परमे व्योमन्नधारयद रोदसी सुदंसाः।।(ऋग्वेद १:१६२:७)

ترجمہ: فرشتوں کے ذریعے خدا نے ایک ساتھ جڑے ہوئے قدیم آسمان کو الگ الگ کر دیا اور اچھے کرم والوں نے (فرشتوں نے) ان دونوں کو سورج جیسے قائم ہے اسی طرح سب کو قائم کر دیا۔

اور اگر ان سے پوچھو کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا اور سورج اور چاند کو کس نے تمہارے زیر فرمان کیا تو کہہ دینگے خدا نے، تو پھر یہ کہاں الٹے جا رہے ہیں۔(سورۃ العنکبوت آیت نمبر ۶۱)

ब्रम्हा भूमिर्विहिता ब्रम्ह द्यौरूत्तरा हित।

ब्रम्हे दमृर्ध्व तिर्यक् चान्तरिक्ष व्यचो हितम।। (ऋग्वेद १०:२:२५)

ترجمہ: خدا نے ہی اس زمین کی تخلیق کی ہے اور خدا نے ہی اونچے آسمان کی تخلیق کی ہے اور خدا نے ہی وسیع اور عریض کائنات کی تخلیق کی ہے۔

احکام خداوندی:

خدا احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور تکبر کرنے والے، بڑائی مارنے والے کو دوست نہیں رکھتا ہے۔(سورۃ النساء آیت نمبر ۳۶)

ऋतस्य पथा नमसा विवासेत (ऋग्वेद १०/३१/०२)

ترجمہ: انسان صراطِ مستقیم پر عاجزی کے ساتھ چلے۔

اے محمدؐ! ہم نے تم پر قرآن اسلئے نازل نہیں کیا کہ تم مشقت میں پڑ جاؤ۔(سورۂ طٰہٰ آیت نمبر ۲)

सुगा ऋतस्य पन्थाः (ऋग्वेद०८:३१:१३)

ترجمہ: سچائی کا راستہ آسان ہے۔

دین اسلام میں زبردستی نہیں ہے، ہدایت صاف طور پر ظاہر اور گمراہی سے الگ ہو چکی ہے، تو جو شخص بتوں سے اعتقاد نہ رکھے اور خدا پر ایمان لائے اس نے ایسی مضبوط رسی ہاتھ میں پکڑ لی ہے جو کبھی ٹوٹنے والی نہیں اور خدا سب کچھ سنتا اور سب جانتا ہے۔(سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۵۶)

दृष्ट्वा रूपे व्याकरोत्सत्या नृते प्रजापतिः।

अश्रद्धा मनृतो अदधाच्छ्द्धॉं सत्ये प्रतापतिः। (यजुर्वेद१६:७७)

ترجمہ: خدا نے حق اور باطل کی کیفیت کو سمجھ کر حق کو باطل سے جدا کر دیا ہے اور حکم دیا ہے کہ اے لوگوں حق پر ایمان لاؤ اور باطل پر ایمان مت لاؤ۔

مومنوں! کوئی قوم کسی قوم سے تمسخر نہ کرے ممکن ہے کہ وہ لوگ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے تمسخر کریں ممکن ہے کہ وہ ان سے اچھی ہوں اور اپنے مومن بھائی کو عیب نہ لگاؤ اور نہ ایک دوسرے کا برا برا نام رکھو، ایمان لانے کے بعد برا نام رکھنا گناہ ہے اور جو توبہ نہ کریں وہ ظالم ہیں۔(سورۃ الحجرات آیت نمبر ۱۱)

मा भ्रातरं व्दिक्षन्मा स्वसारमृत स्वसा।।सम्यग्चः सव्रता भूत्वा वाचं वदत भद्रया। (अथर्ववेद३:३०:३)

ترجمہ: بھائی بھائی سے اور بہن بہن سے نفرت نہ کریں اور ایک روح اور جان والے ہو کر آپس میں مبارک کلام کریں۔

مومنو! تمہیں کیا ہوا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ خدا کی راہ میں جہاد کے لئے نکلو تو تم کاہلی کے سبب سے زمین پر گرے جاتے ہو یعنی گھروں سے نکلنا نہیں چاہتے کیا تم آخرت کی نعمتوں کو چھوڑ کر دنیا کی زندگی پر خوش ہو بیٹھے ہو، دنیا کی زندگی کے فائدے تو آخرت کے مقابل بہت ہی کم ہیں۔(سورۃ التوبہ آیت نمبر ۳۸)

अन्वार भेथामनुसरं भथामेतं लोकं श्रद्दधानाः सचन्ते।

(अथर्ववेद६:१२२:३)

ترجمہ: ایمان والے لوگ آخرت کی فکر کرتے ہوئے اعمالِ صالح مسلسل مل کر کرتے ہیں۔

اور اسی کے نشانات اور تصرّفات میں سے ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس کی عورتیں پیدا کیں تا کہ انکی طرف مائل ہو کر آرام حاصل کرو اور تم میں محبت اور مہربانی پیدا کر دی، جو لوگ غور کرتے ہیں ان کیلئے ان باتوں میں ﴿بقیہ صفحہ ۳۸ / پر﴾

برما......ایک عبرت کا مقام

۱۹۶۱ء میں رنگون (برما) میں ایک دینی اجتماع ہوا تھا، جس میں مولانا ابوالحسن علی میاں ندویؒ نے کچھ پیشین گوئیاں کی تھیں، جو ۵۴؍سال بعد ۲۰۱۵ء میں بالکل سچ ثابت ہوئیں، یہ تقریر تقریباً ۳۰؍منٹ کی ہے، شروع کے صرف دومنٹ کی تقریر میں یہاں نقل کرتا ہوں، بقیہ آپ یوٹیوب پر مندرجہ ذیل لنک پر دیکھ لیجئے!

(https://www.youtube.com//watch?=VEHPXC27qqA)

میرے دوستو یہ زندگی فانی ہے، اس کی ساری چیزیں فانی ہیں، دولت فانی، عزت فانی، حکومت فانی، حکومت والے سن لیں! یہ حکومت ان سے جانے والی ہے، دولت والے سن لیں! یہ دولت ان سے بے وفائی کرنے والی ہے، صحت والے سن لیں! یہ صحت ان سے منہ چُرانے والی ہے، جو چیز باقی رہے گی وہ اللہ ہے، اللہ کے دین کی محنت اور جاں فشانی ہے اور کوشش اور جدوجہد ہے، بڑا غنیمت وقت ہے، بڑا غنیمت وقت ہے جو گزر رہا ہے، اگر اس میں تم نے اپنے کاروبار سے وقت نکال کر کے ہدایت وتبلیغ کا اوّل تو اپنے اندر سلیقہ پیدا کیا اور پھر اس کے لئے کوشش کر لی تو اللہ تعالیٰ انعام میں دنیا میں یہ ملک تمہیں دے دے گا اور آخرت میں تم کو جنت عطا فرمائے گا، اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو یاد رکھو کہ تم اس ملک میں رہ نہیں سکتے، آج میں یہ سیاسی آدمی کی حیثیت سے نہیں بلکہ اسی روشنی میں جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر مسلمان کو عطا فرمائی ہے اس روشنی میں یہ کہہ رہا ہوں، تو اگر تم نے دین کے لئے خلوص کے ساتھ کام نہ کیا تو اس ملک میں تمہارا رہنا مشکل ہو جائے گا، اور جب وہ حالات پیدا ہوں گے تو نہ تمہاری دکانیں محفوظ رہیں گی اور نہ تمہارے کارخانے محفوظ رہیں گے۔

یاد رکھو حفاظت کا سامان صرف دین ہے، کسی ملک میں مسلمانوں کی حفاظت کا ذریعہ یہ ہے کہ وہ دین کے لئے جدوجہد کریں اور دین کو اتنا طاقتور بنائیں کہ پھر اللہ تعالیٰ اس قوم کی حفاظت اپنی طرف سے فرمائے اور اس کی عزت خدا کی طرف سے ہو اور پھر اس کو کوئی بگاڑ نہیں سکتا۔

یہاں اسی ملک برما میں جہاں ہم ابھی چند دن سے آئے ہوئے ہیں یہاں جو سب سے بڑی عقلمندی کا کام ہے اور جو سب سے زیادہ ضروری اور پہلا کام ہے، جو وقت کا فریضہ ہے وہ یہ ہے کہ یہاں دین کے لئے محنت کر لو، سب سے بڑی یہاں کی سیاست یہی ہے، سب سے بڑی یہاں کی پولیٹکس یہی ہے، سب سے بڑی یہاں کی حکمت یہی ہے اور سب سے بڑی یہاں کی نفع کی تجارت یہی ہے۔

اس کے بعد برما کے مسلمانوں نے جو دین کے لئے محنت کی اور جو حالات وہاں ہوئے ان سے ہم سب واقف ہیں ۲۰۱۵ء میں جب مسلمانوں کی نسل کشی شروع ہوئی تو بستیوں کی بستیاں جلا دی گئیں، بستیوں کے ایک کنارے سے آگ لگائی جاتی اور آگ جلتے جلتے ہوئے دوسرے کناروں تک پہنچ جاتی، بھاگنے والوں کو فوجی، عوام اور بدھشٹ پکڑ لیتے، نیم برہنہ کرتے اور پیچھے کی طرف ہاتھ باندھ کر اوندھے منہ زمین پر لٹا دیتے، پھر اپنی فرصت اور آسانی کے مطابق قتل کر کے اجتمائی طور پر دفن کر دیتے، عورتوں کی عصمتیں لوٹنا اور جسم کے ٹکڑے کاٹنا تو عام سی بات تھی، آگ جلا کر اس پر ٹین کے پتروں کو گرم کیا جاتا اور پھر معصوم بچوں کو اس پر بھونا جاتا جیسے مرغی بھونی جاتی ہے، شہروں میں فوجی اور پولس والے معصوم مسلمان نوجوانوں کو سرے عام پھانسی دیتے تھے، اور لوگ چاروں طرف کھڑے ہو کر ایسے تماشا دیکھتے جیسے کسی مداری کے اطراف کھڑے ہو کر لوگ بندر کا ناچ دیکھتے ہیں،

جولوگ کشتیوں سے بھاگے ان میں سے اکثر کو سمندری لٹیروں نے پکڑ کر مردوں کو قتل کر ڈالا اور عورتوں کو بازاروں میں بیچ دیا۔

برما فوجی اڈے کے لحاظ سے بہت اہمیت کا حامل ملک ہے، چین اور امریکہ دونوں وہاں اپنا فوجی اڈا بنانا چاہتے ہیں، اس لئے انھوں نے مسلمانوں کے قتل عام کو نظر انداز کر دیا، متعصب میڈیا نے اسے بالکل کور نہ کیا اور نہ اس کی سنگینی کا احساس دنیا کو ہونے دیا، خونی درندے جب خون کی ہولی کھیلتے کھیلتے تھک گئے تب جا کر یہ مسلمانوں کی نسل کشی رُکی۔

حضرت مولانا علی میاں ندویؒ کی تقریر سے ہم کو سبق سیکھنا چاہئے اور برما کے حالات سے ہم کو عبرت حاصل کرنا چاہئے، کیونکہ ہندوستان کے حالات بالکل ویسے ہی ہیں۔

T.V اور موبائل کی وجہ سے ہماری آنے والی نسلیں اتنی دیندار نہیں ہوں گی جتنی اس وقت کے نوجوان اور بڑی عمر کے حضرات ہیں، اس لئے اللہ تعالیٰ اس زمانے کے مسلمان بھائیوں کو توفیق دے کہ وہ اپنی مصروفیت اور کاروبار سے وقت نکال کر زیادہ سے زیادہ کوشش دعوت و تبلیغ کے کام کو آگے بڑھانے میں کریں، تاکہ اس زمانے میں سارے ہندو بھائیوں تک اسلام کی روشنی پہنچ جائے اور اللہ تعالیٰ ہماری آنے والی نسلوں کو برما جیسے حالات سے محفوظ رکھے اور اپنی امان میں لے لے۔ آمین یارب العلمین

ہندوستان کے چار مشہور مندروں کے نام جن کے پاس بیس لاکھ ٹن سونا ہے

(۱) ''تیروپتی مندر''۔ جو آندھرا پردیش میں ہے۔

(۲) ''سیدھی ونایک مندر''۔ جو ممبئی شہر میں ہے۔

(۳) ''سائی بابا مندر''۔ جو ناسک میں ہے۔

(۴) ''وشوناتھ مندر''۔ جو کاشی میں ہے۔

مرکز احیاء الفکر الاسلامی
وقت کی اہم ضرورت

مرکز احیاء الفکر الاسلامی ایک دینی، دعوتی، فکری، اصلاحی، ادبی، ثقافتی، تعلیمی اور جامع عالمی ادارہ ہے، جس کا قیام علماء حق دیوبند، سہارنپور اور لکھنؤ کی سرپرستی میں قرآن وحدیث اور اسلامی فکر کی دعوت وتبلیغ اور اشاعت کیلئے عمل میں آیا، تاکہ قوم کے اندر صحیح اسلامی روح وفکر اور دینی بیداری وحمیت پیدا کی جائے، عصر حاضر کے اسلوب میں اسلامی کتب دینی پمفلٹ اور دعوتی وفکری اور ادبی لٹریچر ورسائل تیار کر کے دنیا کے مختلف زبانوں میں شائع کیے جائیں، انٹر، ہائی اسکول پاس اور جدید تعلیم یافتہ حضرات نیز لڑکوں اور لڑکیوں کو الگ الگ پانچ سال کی قلیل مدت میں خصوصی کورس کے ذریعے عالم دین بنایا جائے اور مساجد ومکاتب قائم کیے جائیں، نیز اسلامی شفاخانوں کا قیام کیا جائے تاکہ نادار طلبہ کیساتھ غرباء اور مساکین کا علاج مفت اور اطمینان بخش ہو سکے، فرق ضالہ اور برادران وطن غیر مسلموں کو اسلام کی دعوت پیش کی جائے، اور ان کے سامنے اس کی ہمہ گیری اور پوری انسانی برادری کیلئے باعث رحمت بتایا جائے، اور پیام انسانیت پیش کیا جائے۔

ان مقاصد کی تکمیل کے لیے مرکز کے دائرہ کار کو مندرجہ ذیل شعبوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

۱- جامعة الامام ابی الحسن الاسلامية
۲- جامعة فاطمة الزهراء للبنات
۳- ڈپلومہ ان انگلش لینگویج اینڈ لٹریچر
٤- شعبہ کمپوٹر ٥- مكتبة الامام ابی الحسن العامة
٦- جمعية اصلاح البيان ۷- دعوت وارشاد
۸- دارالافتاء ۹- مجلس صحافت اسلامیہ
۱۰- دارالبحوث والنشر

ملت کے دردمند حضرات سے مخلصانہ اپیل ہے کہ وہ مرکز کا ہر طرح کا تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

مرکز احیاء الفکر الاسلامی، مظفرآباد، سہارنپور، یوپی
Mob: 09719831058 - 09719639955
Email. masood_azizinadwi@yahoo.co.in

دعوت وتبلیغ کا کام کیسے کریں؟

آج کل وہاٹس ایپ کا زمانہ ہے، آپ کو بھی روزانہ درجنوں میسیج آتے ہونگے، آپ ان درجنوں میسیج میں سے کون سا میسیج فارورڈ کرتے ہو اور کسے کرتے ہو؟ آپ وہی میسیج فورورڈ کرتے ہو جسے آپ پسند کرتے ہو اور انھیں لوگوں کو فارورڈ کرتے ہو جنھیں آپ پسند کرتے ہو۔

دعوت وتبلیغ کے کام میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے، آپ وہی بات لوگوں کو بتائیں گے جسے آپ پسند کرتے ہیں اور انھیں لوگوں کو بتائیں گے جن کے لئے آپ کے دل میں محبت ہوگی۔

جب آخرت کی کامیابی کی چاہ آپ کے دل میں ہوگی تو آپ دوسروں کو بھی آخرت میں کامیابی کی راہ بتائیں گے اور جن لوگوں کی محبت آپ کے دل میں ہوگی آپ ان کی آخرت میں کامیابی کے لئے کوشش کریں گے۔

عام انسانوں کے لئے اپنے دل میں محبت کیسے پیدا کریں:

عام لوگوں کے لئے اپنے دل میں محبت پیدا کرنے کے لئے اگر آپ چار باتیں اپنے ذہن میں رکھیں تو انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

حضرت آدم علیہ السلام آج سے تقریباً بارہ ہزار سال پہلے جنت سے دنیا میں تشریف لائے تھے، انسان اکثر ۲۵/سال کی عمر میں باپ اور ۵۰/سال کی عمر میں دادا بن جاتا ہے، یعنی ایک پیڑھی کا وقفہ ۲۵/سال ہے، اس حساب سے ہم حضرات آدم علیہ السلام کی ۴۸۰/ یا ۵۰۰/ویں پیڑھی ہیں یا ہمارے اور حضرت آدم علیہ السلام کے درمیان تقریباً ۵۰۰/لوگوں کا شجرہ ہے۔

اگر میں اپنا شجرہ بناؤں اور ۵۰/پیڑھی پیچھے تک جاؤں اور اگر آپ اور ہم ایک ہی دیہات سے ہیں تو بہت ممکن ہے کہ ۵۰/پیڑھی پہنچنے کے پہلے ہی ہمارے جدِ امجد اور آپ کے جدِ امجد ایک ہی شخص ہوں۔

اگر میں سو پیڑھی پیچھے جاؤں اور اگر آپ اور ہم ایک ہی شہر میں رہتے ہیں تو ممکن ہے کہ ہمارے جدِ امجد اور آپ کے جدِ امجد ایک ہی ہوں۔

اسی طرح جیسے جیسے پیچھے جائیں گے ہمارے رشتے قریب آتے جائیں گے اور ۵۰۰/پیڑھی پیچھے جانے پر ۱۰۰/فیصد آپ کے اور ہمارے دادا امجد ایک ہی تھے، یعنی حضرت آدم علیہ السلام، اس طرح دنیا کے سارے انسان ایک ہی خاندان سے ہیں اور بھائی بھائی ہیں۔

ایک بار ایک یہودی کا جنازہ گزرا اور نبی کریم ﷺ اس جنازے کو دیکھ کر رو دیئے، لوگوں نے کہا حضورؐ یہ ایک یہودی کا جنازہ ہے، آپ نے کہا میں اس زمانے میں موجود ہوں اور میرا ایک اُمتی بغیر ہدایت کے وفات پا گیا۔

جب نبی کریم ﷺ کو نبوت کی ذمہ داری ملی تو سبھی غیر مسلم تھے، اور سب نبی کریم ﷺ کے اُمتی تھے، جس نے نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کو مان لیا تو مسلمان کہلائے مگر آپ آخر سانس تک سارے لوگوں کی ہدایت کی کوشش اور دعا کرتے رہے، آپ کو مسلم اور غیر مسلم سب سے محبت تھی کیونکہ سب آپ کے اُمتی تھے، آپ نے کبھی کسی کے لئے بد دعا نہیں کی، نہ کسی سے نفرت کی۔

تو اس زمانے میں بھی دنیا کے سارے لوگ نبی کریم ﷺ کے اُمتی ہیں اور نبی کریم ﷺ ہر انسان سے محبت کرتے ہیں اور ان کے بغیر ہدایت کے انتقال کرنے پر رنجیدہ ہوتے ہیں، اگر ہم نبی کریم ﷺ سے محبت کرتے ہیں تو ان کو خوش کرنے والا کام کرنا چاہئے اور آپ کے اُمتیوں کی ہدایت کے لئے کوشش کرنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ دنیا میرا خاندان ہے اور میں ان سے محبت کرتا ہوں جو میرے خاندان والوں کی خدمت کرتے ہیں۔ (مشکوٰۃ)

قرآن کریم کی ایک آیت کا مفہوم ہے کہ تم میں ایک ایسی جماعت ہو جو لوگوں کو دین کی طرف بلائے اور برائی سے روکے اور یہی جماعت آخرت میں کامیاب ہوگی۔ (قرآن کریم سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۰۴)

تو سارے انسان آپس میں بھائی بھائی ہیں، سارے انسان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتی ہیں، سارے انسان خدا کا کنبہ ہیں اور لوگوں کو دین کی طرف بلانے میں ہی ہماری ۱۰۰ ر فیصد کامیابی کی گارنٹی ہے۔

مندرجہ بالا چار حقائق اگر ہم اپنے دل میں رکھیں تو انشاء اللہ غیر مسلم بھائیوں سے بھی ہم کو محبت ہوگی اور دعوت وتبلیغ کے کام کی طرف رجحان بڑھے گا۔

دعوت وتبلیغ کے بہت سے اصول ہیں، جسے اس مختصر کتاب میں بیان کرنا مشکل ہے، پھر بھی میں کچھ نکتے بتا دیتا ہوں:

اصول نمبرا: آپ کو دعوت وتبلیغ سے جڑے حکومت کے سارے قانون معلوم ہونے چاہئیں، ورنہ نیک کام کرتے کرتے کسی غلطی پر آپ جیل بھی جا سکتے ہیں۔

کچھ قوانین جو آپ کو یاد رکھنا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

اصول نمبرا: ہر شہری کو اپنے مذہب پر چلنے کی آزادی ہے اور اپنے مذہب کی تبلیغ کی آزادی بھی ہے، کسی بھی شہری کو دوسرے کے دین کو غلط کہنے کا حق نہیں ہے، کسی شہری کو دوسرے شہری کے دل کو دکھانے یا جذبات کو ٹھیس پہنچانے کا حق نہیں ہے، کسی قوم کا کوئی مذہبی اجتماع ہو تو اس میں دوسرے مذہب کے لوگوں کو آکر اپنے مذہب کی تبلیغ کا حق نہیں ہے۔

اصول نمبر۲: آپ کو دعوت دینے کا طریقہ معلوم ہونا چاہئے ورنہ آپ کے خیر کی باتوں سے بھی جھگڑا فساد ہو سکتا ہے۔

اصول نمبر۳: آپ میں خود داعی کی صفات ہونی چاہئیں ورنہ آپ کی بات میں اثر نہ ہوگا اور نہ لوگ آپ کی باتوں کو مانیں گے۔

اصول نمبر۴: آپ کا کوئی سرپرست ہو جو آپ کی غلطیاں آپ کو بتا کر اصلاح کرے اور آپ ایسی جماعت کے ساتھ مل کر ہی دعوت کا کام کیجئے جو ہندوستانی قانون کے دائرے میں رہ کر دعوت کا کام کرتے ہیں۔

وہ حضرات جن کے لئے اوپر بتائی گئی باتیں مشکل لگتی ہیں، وہ مندرجہ ذیل کام کریں، مندرجہ ذیل پانچ کتابیں پہلے خود پڑھیں پھر چار کتابیں لوگوں کو پڑھنے کے لئے دیں، ایک بار خود پڑھنے سے آپ کو دعوت وتبلیغ کا کچھ علم ہو جائے گا اور آپ کو معلوم رہے گا کہ آپ کیا علم لوگوں کے ساتھ بانٹنا چاہتے ہیں۔

(۱) دعوت وتبلیغ کیسے کریں۔

(۲) پوتر ویدا اور اسلام دھرم

(۳) بھگوت گیتا میں ایشور کے آدیش

(۴) حضرت محمدؐ کا پریچے۔

(۵) قرآن کریم کا ترجمہ (ان کی مادری زبان میں)

پہلی کتاب پڑھنے سے آپ کو دعوت وتبلیغ کی کچھ معلومات ہو جائیگی، دوسری کتاب میں یہی باتیں لکھی ہوئی ہیں جو آپ اس کتاب ''ہندو بھائی کون ہیں؟'' میں پڑھ رہے ہیں، مگر یہ کتاب داعی حضرات کو ذہن میں رکھ کر لکھی گئی ہے اور وہ کتاب ہندو بھائیوں کو ذہن میں رکھ کر لکھی گئی ہے۔

تیسری کتاب ''بھگوت گیتا میں ایشور کے آدیش'' میں گیتا میں جو اسلامی تعلیمات ہیں ان کو اجاگر کیا گیا ہے، چوتھی کتاب میں نبی کریم ﷺ کی سیرت اس طرح بیان کی گئی ہے، ہر قوم کا فرد کہہ اُٹھے کہ یہ تو ہمارے ہی پیغمبر تھے اور پانچویں کتاب قرآن ان کی مادری زبان میں دینے سے دل پر بہت گہرا اثر ہوتا ہے، کیونکہ یہ قرآن کی تاثیر ہے۔

اسی طرح اسلام مذہب کا تعارف نبی کریم ﷺ کی سیرت اور قرآن کی بہت سی باتوں کا علم لوگوں کو ہو جائے گا، ہدایت یہ اللہ کے ہاتھ میں ہے، ہم کسی کا مذہب تبدیل نہیں کر سکتے، ہم صرف علم کی روشنی پھیلا سکتے ہیں، ہدایت اللہ تعالیٰ صرف چاہنے والوں کو دیتا ہے۔

اگر ہم ایسا کرتے رہے تو انشاء اللہ اس کے سماج پر بہت گہرے اور اچھے اثرات ہوں گے۔

دعوتی کام کے لئے کچھ اہم کتابیں

(۱) اگر اب بھی نہ جاگے تو
شمس نوید عثمانی سیّد عبداللہ طارق
جسیم بک ڈپو، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی

(۲) حضرت محمد اور ہندوستانی مذہبی کتابیں
ڈاکٹر ایم۔اے۔شری واستو
مدھر سندیش سنگم
ای۔۲۰، ابوالفضل انکلیو، جامعہ نگر، نئی
دہلی۔۱۱۰۰۲۵
فون نمبر: ۶۹۲۵۱۵۶۔۲۶۷۴۱۔۳۲۷۔۰۱۱

(۳) کلکی اوتار اور محمد صاحب
تالیف۔ڈاکٹر وید پرکاش اپادھیائے
ترجمہ۔عزیز الحق عمری (M.A)
مکتب، نعیمیہ، صدر بازار، مئوناتھ بھنجن، یوپی

(۴) نراشنس اور آخری رسول
تالیف: ڈاکٹر وید پرکاش اُپادھیائے
ترجمہ: وصی اقبال
مرکزی مکتبہ اسلامی پبلی شرس، نئی دہلی۔۲۵

(۵) مذاہب عالم میں تصوّر خدا
اور اسلام کے بارے میں غیر مسلموں کے ۲۰ سوال
ڈاکٹر ذاکر نائیک
اسلامک بک سروس
۲۷۔۲۸۷۲ کوچہ چیلان، دریا گنج، نئی دہلی۔۱۱۰۰۰۲

(۶) اسلام اور ہندو دھرم کی مشترکہ باتیں۔
ڈاکٹر ذاکر نائیک
فرید بک ڈپو (پرائیویٹ) لیمیٹیڈ۔
۲۱۵۸۔ایم۔پی۔اسٹریٹ، پٹودی ہاؤس۔دریا گنج، نئی دہلی۔۲

(۷) مطالعہ مذاہب
ڈاکٹر محسن عثمانی ندوی
قاضی پبلی شرس وڈیسٹری بیوٹرس
بی۔۳۵۔نظام الدین ویسٹ، نئی دہلی۔۱۳

(۸) ہندوستانی مذاہب میں توحید رسالت اور آخرت کا تصوّر
مفتی محمد مشتاق تجاروی
مرکز جماعت اسلامی ہند
دعوت نگر، ابوالفضل انکلیو، جامعہ نگر م نئی دہلی۔۱۱۰۰۲۵

(۹) پیغمبر اسلام۔غیر مسلموں کی نظر میں
محمد یحییٰ خان
فرید بک ڈپو (پرائیویٹ) لمیٹیڈ۔

(۱۰) غلط فہمیاں۔اسلام کے متعلق شرانگیز بدگمانی کا ازالہ
سید حامد محسن
سلام سینٹر
۶۵، فسٹ مین، ایس۔آر۔کے۔گارڈن
جیا نگر، بنگلور۔۵۶۰۰۴۱
99001129956 / 9945177477
salaamcentrebangalore@gmail.com

(۱۱) بھگوت گیتا (خدا کا بیان)

ڈاکٹر ساجد صدیقی

۲۸۹، دھوبی گلی، انجمن چوک، نیو وارڈ، مالیگاؤں (ناسک)،

مہاراشٹر۔۴۲۳۲۰۳

9960651601 / 9960651602

dr.sajid24567@gmail.com

(۱۲) شانتی پیغام (ہندی)

روشنی پبلی کیشن ہاؤس

بازار نصر اللہ خان، رام پور، یوپی۔

(۱۳) ویدوں اور پرانوں کے آدھار پر ایکتا کی جیوتی (ہندی)

ڈاکٹر وید پرکاش اُپادھیائے

وِشوا یکتا پرکاشن

انگوری باغ، رام پور، یوپی

(۱۴) پُنر جنم ایک رحسیہ (ہندی)

مہاراج وکاسانند برہمچاری

اُتّم پبلی کیشن

ایمان نگر، سمستی پور۔۸۴۸۱۰۱

(۱۵) دعوتِ دین اور اس کا طریقہ وکار

مولانا امین حسن اصلاحی

مرکزی مکتبہ اسلامی پبلی شرس، نئی دہلی، ۲۵

Hindu Manner Customs and Ceremonies (۱۶)

Abbe: J.A. Dubais/ Henry.K.Beau champ

B-2, Vardhman Palace,

Nimri Commercial Centre,

Ashok Vihar, Phase- IV,Delhi-110052

Mohammad in World Scripture (۱۷)

Abdul Haque Vidyarthi,

Adam Publishers & Distributers

1542, Pataudi Haouse, Darya Ganj,

New Delhi- 110002

Mohammed in Parsi, Hindu and Buddhist Scriptures (۱۸)

Islamic Book Services,

2872, Kucha Chelan, Darya Ganj,

New Delhi- 110002

Tell: 3253514/3265380/3296557

Website: http//www.islamic-india.com

Mohammed in the Hindu Scripture (۱۹)

Dr. Ved Prakash Upadhyay

English Translation by Mohammed Alamgir

Printed by: A.S. Noordeen

P.O.Box No. 10066,

50704. Kuala Lumpur,

Tel- 03-40236003

Fax- 03- 40213675

Email: asnoordeen@gmail.com

holybook@tm.net.my

अन्तिम सन्देष्टा कब कहां और कौन? (۲۰)

लेखकः- मुफ्ती मुहम्मद सरवर फारूकी नदवी (आचार्य)

जामियत पयाम-ए-अमन, बराउलीया, नदवा रोड, डालीगंज,

लखनऊ, उत्तरप्रदेश (भारत)

لفظ ''ہندو'' اور ''قوم ہندو'' کے بارے میں تحقیق

''ہندو بھائی اور ہندو مذہب؟'' ہمارے دوست محترم جناب الحاج انجینئر قمرالدین خان صاحب کی ایک عمدہ تصنیف ہے، جس کا ہر عنوان اچھوتا اور نرالا ہے، جس کے ذریعہ بہت سی قیمتی معلومات سامنے آئیں گی، سب سے پہلے یہ بات ذہن نشین کرلینی چاہئے کہ ''ہندو کون ہیں اور اس کی اصل کیا ہے؟ اس سلسلہ میں ہندو دھرم کے ماہرین و محققین کے مابین اختلافات پائے جاتے ہیں، چونکہ ''لفظ ہندو'' قدیم دھرم گرنتھوں اور لغات میں نہیں ملتا، اس کا چلن اور رواج بہت بعد میں ہوا ہے، لسانیات، لغات اور تاریخ کی کتابوں میں ہندو لفظ کے مآخذ واصل پر بہت طویل بحث کی گئی ہے، اس لفظ کا استعمال کب سے شروع ہوا ہے، اس کے بارے میں تعیین ویقین کے ساتھ کچھ نہیں کہا جاسکتا، ہندوستان میں یہ لفظ ایران سے آیا ہے، پارسی کتاب ''اوستا'' میں ہندو کا لفظ ملتا ہے، ایسے ہی ایرانی دساتیر میں لفظ ''ہندو'' کا استعمال کیا گیا ہے، لیکن ''دساتیر'' کے سلسلے میں قاضی عبدالودود اور بعد میں ڈاکٹر نذیر احمد جیسے بہت سے محققین نے دلائل وثبوت سے یہ ثابت کردیا ہے کہ ''دساتیر'' جعلی ہے، قدیم ایرانی دستاویز کے سلسلہ میں دساتیر کی حیثیت مشکوک ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تیئس سو سال پہلے ہندو لفظ استعمال ہوتا تھا، سیر العقول میں اخطب بن طرفہ کے ایک شعر میں وید کے ماننے والوں کو ''ہندو'' کہہ کر مخاطب کیا گیا ہے، سکندر اعظم کے زمانے میں ہندو اور ہندوکش پہاڑوں کا ذکر ملتا ہے، اس نے ہندوکش پہاڑ پر جانے کی خواہش کا اظہار کیا تھا، نیز آٹھویں صدی کی سنسکرت زبان میں شعری تخلیق میروتنتر میں ہندو لفظ استعمال کیا گیا ہے۔

لیکن یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہندو کسے کہا جائے؟ اس سلسلے میں بھی اہل علم میں اختلاف پایا جاتا ہے، محقق اچاریہ رجنیش کہتے ہیں کہ: ''ویدوں میں ہندو لفظ کا کوئی ذکر نہیں ہے، اُپنشدوں میں بھی کوئی ذکر نہیں ہے، جیسے غیر ملکی بھارت میں آئے، ان کے سبب یہ پیدا ہوا، غیر ملکیوں کا جو پہلا گروہ بھارت آیا، ان کی زبان میں لفظ ''سین'' کے لئے لفظ ''ہاء'' استعمال ہوتا تھا، وہ ''س'' کے تلفظ کو ''ہا'' کی طرح ادا کرتے تھے، اس لئے سندھوندی کو انہوں نے ہندوندی کہا، اور راستے میں سب سے پہلے سندھوندی پڑتی تھی، تو اس سندھوندی کے پار جتنے لوگ بستے تھے ان کو ہندو کہا جاتا رہا''۔ (رجنیش فاؤنڈیشن نیوز لیٹر)

مشہور مصنف ومؤرخ ڈاکٹر گستاولی بان نے اپنی معروف کتاب ''تمدن ہند'' میں ہندو کی جو تعریف کی ہے وہ یہ ہے کہ ''جو پارسی، یہودی، عیسائی اور مسلمان وغیرہ نہ ہو وہ ہندو ہے''۔

گوبند داس کی تشریح کے مطابق ہندو ہونے کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ خدا پر ایمان رکھا جائے، ویدوں کو مانا جائے، آتما یا اوتاروں کو مانا جائے، یا ہندو قانون کی پابندی کی جائے، بس ہندو ہونے کیلئے یہ کافی ہے کہ جو شخص ہندو ہونے سے انکار نہ کرے وہ ہندو ہے۔

مشہور ہندو رہنما ''ورویر ساورکر'' نے اپنی کتاب ''ہندوتو'' میں کہا ہے کہ تمام وہ لوگ ہندو ہیں، جو سندھو دریا سے سمندر تک وسیع خطے کے باشندے ہیں اور ہندوستان کو اپنے باپ دادا کی سرزمین اور تیرتھ مانتے ہیں۔

مشہور گاندھی وادی ''ونوبا بھاوے'' کا کہنا ہے کہ ''ہندو'' وہ ہے جو ورن آشرم کو تسلیم کرے، گائے کا خادم ہو، وید منتروں کو ماں کی طرح قابل ستائش سمجھے، بتوں کی نافرمانی نہ کرے، پنرجنم کو مانتا ہو اور تشدد سے غمگین ہوتا ہو۔

ڈاکٹر راج بلی پانڈے کی تحقیق یہ ہے کہ بھارت ورش میں بسنے

والی قدیم قوموں کا اجتماعی نام ہندو ہے۔ (ہندو دھرم کوش صفحہ ۲۰۷)

مشہور مصنف جناب تن سکھ رام گپتا نے اپنی تحقیق اور رائے ان الفاظ میں پیش کی ہے: ''عملی طور پر ہندو وہ ہے جو ہندو ماں باپ سے پیدا ہوا ہو چاہے جنیو پہنے یا نہیں، دھرم شاستروں پر عقیدہ رکھتا ہو یا نہیں، پیدائش، موت اور کرم واد کو مانتا ہو یا نہیں، چاہے چار رینوں رشی رین، پتری رین، دیورین اور بھوت یا منش رین سے نجات پانا چاہتا ہو یا نہیں، زندگی کے چار قدروں دھرم، ارتھ، کام، موکش کی پیروی کرتا ہو یا نہیں، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا، ہندو ماں باپ سے پیدا ہونے والے بچوں میں اپنے ماحول کے اثرات سے یہ احساس رہتا ہے کہ وہ ہندو ہے نیز پنڈت جواہر لال نہرو مغربیت کے رنگ میں رنگے ہوئے ایک عظیم انسان تھے، انہوں نے ہندو دھرم کی بہت سی بنیادی قدروں سے اختلاف ہی نہیں کیا بلکہ ان سے نفرت تک کی ہے، پھر بھی وہ تاحیات ہندو ہی رہے، ہندو ہوکر ہندو تو کے نمائندے بن کر ہی انہوں نے ہندوستان کی آزادی کے دستاویز پر دستخط کئے۔ (ہندو دھرم پریچے صفحہ ۳۸)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ ''ہندو'' قوم کہاں سے وجود میں آئی ہے، اور چونکہ یہ قوم قدیم اور پرانی ہے، تو اس کی کوئی نہ کوئی سند اور تاریخ بھی ضرور ہوگی، قرآن وحدیث کے مطالعہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ''ہندو'' قوم آدم ثانی حضرت نوح علیہ السلام کی قوم میں سے نکلی ہوئی ہے، کیونکہ بخاری شریف کی ایک حدیث اس پر دلالت کرتی ہے، جس کے راوی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن حضرت نوح علیہ السلام کو لایا جائے گا اور ان سے ان کی قوم کے متعلق پوچھا جائے گا کہ تم نے احکام خداوندی اپنی قوم کو پہنچا دیئے تھے یا نہیں؟ وہ عرض کریں گے اے میرے پروردگار! میں نے اپنی قوم کو آپ کا پیغام پہنچا دیا تھا''۔

اس کے بعد حضرت نوح علیہ السلام کی قوم سے پوچھا جائے گا: ''کہ کیا تم تک ہمارے احکام پہنچا دیئے گئے تھے؟ وہ لوگ صاف انکار کریں گے اور کہیں گے کہ ہمارے پاس تو کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تھا'' جس پر حضرت نوح علیہ السلام کو گواہ پیش کرنے کا حکم ہوگا، تو حضرت نوح علیہ السلام گواہ کے طور پر حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کو پیش کریں گے، چنانچہ یہ امت محمدیہ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت نوح علیہ السلام کے پیغام رسالت پہنچانے کی تصدیق کریں گے، جس کا ذکر قرآن پاک میں موجود ہے: ''وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا''۔ (سورۂ بقرہ آیت ۱۴۳)

اور اسی طرح ہم نے تمہیں درمیانی امت بنایا تاکہ تم انسانوں پر گواہ رہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم پر گواہ رہیں۔

مذکورہ بالا آیت اور حدیث سے یہ پتہ چلتا ہے کہ ہندو قوم حضرت نوح علیہ السلام کی قوم میں سے نکلی ہوئی ہے، دنیا میں کوئی قوم یا کوئی امت ایسی نہیں ہے کہ جس کے پاس کوئی نبی یا رسول نہ آیا ہو، قرآن کریم میں ہے: ''لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ'' ہر قوم میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی یا رسول کو بھیجا ہے ''وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ'' اور دنیا میں کوئی امت نہیں گزری مگر یہ کہ اس میں کوئی نہ کوئی (اللہ کی طرف سے) ڈرانے والا آیا ہے، اب اگر کوئی امت یا آدمی اپنے نبی کو نہ پہچانے، تو اللہ کے پاس اس کے خلاف گواہ موجود ہے، دراصل ہندوؤں کے قوانین کی کتاب کا نام ''منواسمرتی'' ہے، جس کا تعلق منو سے ہے، اور ''منو'' حضرت نوح علیہ السلام کو کہا جاتا ہے، اور ہندو ہی ایک ایسی قوم ہے جو اپنے نبی کو نہیں پہچانتی، اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ہندو قوم حضرت نوح علیہ السلام کی قوم میں سے ہے، بہرحال ہمارے ذمہ فرض ہے کہ ہم ان ہندو بھائیوں کو راہ راست پر لانے کی کوشش کریں اور ان کو اپنے اخلاق وکردار کے ذریعہ بتلائیں کہ سیدھا اور سچا راستہ مذہب اسلام ہے، اگر ہم نے ان کے بارے میں فکر نہ کی، ان کو سیدھے راستے پر لانے کی کوشش نہ کی، ان کو ان کا بھولا ہوا سبق یاد نہ دلایا اور ان کو خالق کائنات سے روشناس نہ کرایا، تو کل قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہم سے ضرور پوچھے گا، تو ہم کیا جواب دیں گے۔ ❁❁❁